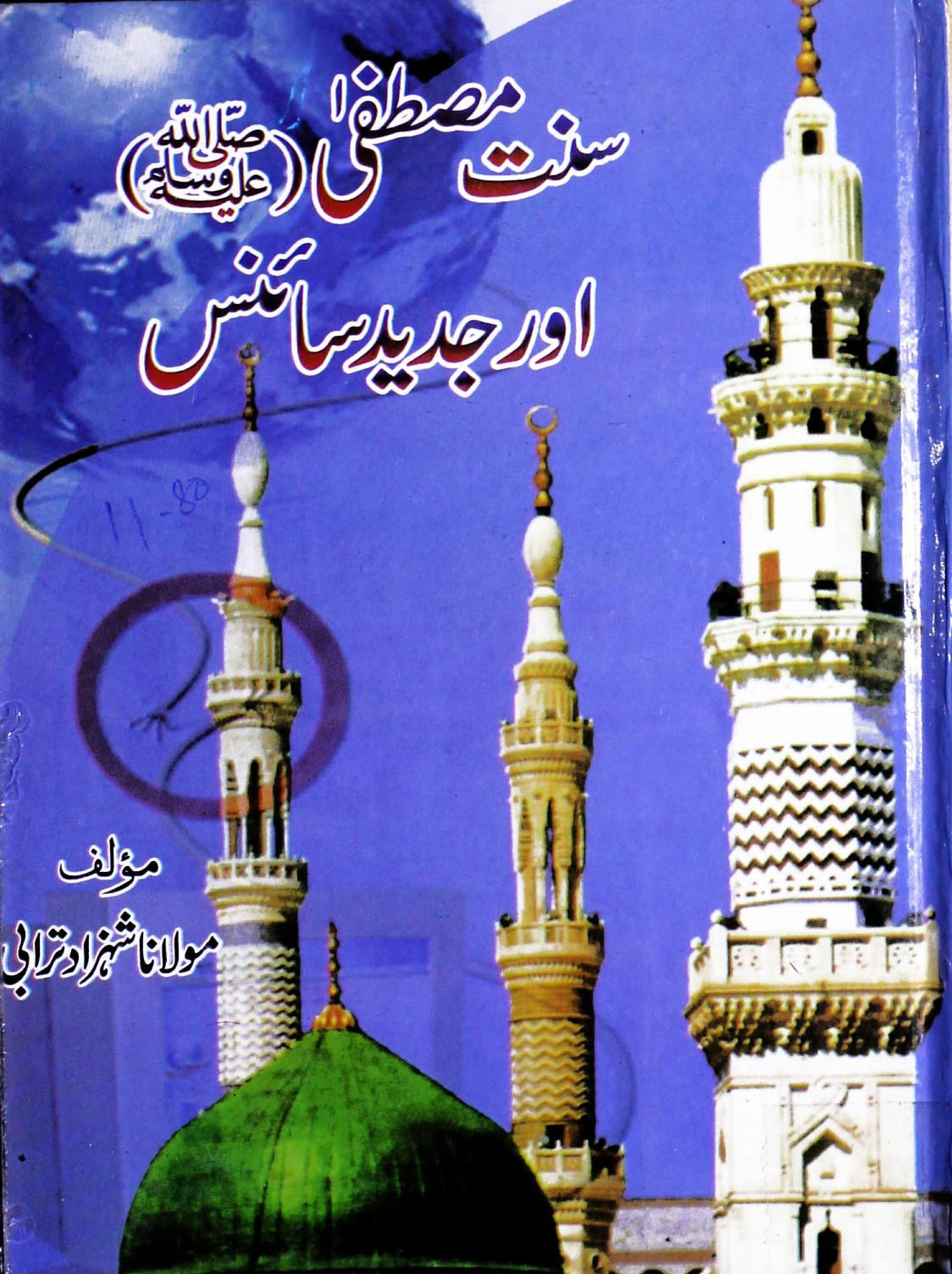

سنت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)
اور جدید سائنس

مؤلف

مولانا شہزاد ترابی

باہتمام: حافظ محمد جمیل قادری عطاری ہزاروی

ناشر:- مکتبہ غوثیہ ہول سیل سابق سبزی منڈی کراچی 5

Marfat.com

Marfat.com

﴿لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ﴾

سرکار (ﷺ) کی ایک سو بارہ سنتوں پر جدید سائنسی تحقیق جسے پڑھ کر آپ کا دل باغ باغ ہو جائے گا۔

مولانا شہزاد ترابی قادری کی نئی تحقیق

﴿سنت مصطفیٰ (ﷺ) اور جدید سائنس﴾

مؤلف

﴿مولانا شہزاد ترابی﴾

باہتمام:۔ حافظ محمد جمیل قادری عطاری ہزاروی۔

ناشر:۔ مکتبہ غوثیہ ہول سیل پرانی سبزی منڈی محلہ فرقان آباد کراچی 5۔

فون:۔ 4926110-4910584

موبائل:۔ 0300-2196801-0300-2134630

Email:-maktabaghosia2004@yahoo.com

qasimhazarvi@hotmail.com

Marfat.com

﴾جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴿

نام کتاب ....﴾سنت مصطفیٰ (ﷺ) اور جدید سائنس۔

مئولف ....﴾مولانا شہزاد ترابی قادری۔

98196

باہتمام ....﴾حافظ محمد جمیل قادری عطاری ہزاروی صاحب۔

کمپوزنگ ....﴾غوثیہ کمپوزنگ سینٹر پرانی سبزی منڈی کراچی نمبر5۔

کمپوزر ....﴾محترمہ فاطمہ عالیہ صاحبہ۔

پروف ریڈنگ ....﴾مولانا شہزاد ترابی قادری۔ محمد طارق طیب (ابن آزاد)

زیرنگرانی ....﴾حافظ محمد جمیل عطاری، قادری، ہزاروی۔

زیرسرپرستی ....﴾مولانا محمد قاسم عطاری، قادری، ہزاروی۔

سن اشاعت ....﴾ اپریل 2004ء

تعداد ....﴾ 1100.

صفحات ....﴾ 189.

قیمت ....﴾ [redacted]

﴾ناشر......﴿

مکتبہ غوثیہ ہول سیل پرانی سبزی منڈی کراچی 5۔

فون:۔ 4926110-4910584

موبائل:۔ 0300-2196801-0300-2134630

☆☆☆☆............☆☆☆☆

Marfat.com

﴿انتساب﴾

اس عظیم ہستی کے نام جس کے کلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنا کلام کہا۔ جس کے اخلاق کو حق تعالیٰ جل جلالہٗ نے خُلقِ عظیم کہا اور جس کی سنتوں کو کائنات کے ہر شخص کے لئے شفا، رحمت اور دکھ درد کا علاج بنایا میری مراد سرکار دو عالم، شہنشاہ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات اقدس ہے جن کے شب و روز اُمّت کے غم میں روتے ہوئے گزرے۔

طالبِ غمِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

الفقیر محمد شہزاد قادری ترابی۔

(امیر تحریک تحفظ اسلام)

مؤلف کو خط لکھنے کا پتہ

مولانا محمد شہزاد قادری ترابی کو ملے مکتبہ فیضان اشرف نزد شہید مسجد کھارادر کراچی پاکستان۔

خط لکھنے والے حضرات سے گزارش ہے کہ وہ جوابی لفافہ ضرور بھیجیں

Marfat.com

☆ فہرست ☆

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
1	انتساب	1
2	نماز اور جدید سائنسی انکشافات	12
3	مسواک کی سنت اور موجودہ سائنس	17
4	وضو اور سائنسی تحقیق	21
5	کھانے کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق	27
6	سیدھے ہاتھ سے کھانا کھانا اور جدید سائنسی تحقیق	28
7	مل کر کھانا اور جدید سائنسی تحقیق	29
8	بیٹھ کر کھانا اور جدید سائنسی تحقیق	29
9	برتن کو چاٹنا اور جدید سائنسی تحقیق	30
10	انگلیوں کا چاٹنا اور جدید سائنسی تحقیق	31
11	ٹیک لگا کر کھانے کے نقصانات اور سائنسی تحقیق	31
12	زیادہ کھانے کے نقصانات اور جدید سائنسی تحقیق	32
13	کھانے کے بعد پانی پینے کے نقصانات اور جدید سائنسی تحقیق	33
14	کھانے کے بعد خلال کرنے کی سنت اور سائنسی تحقیق	33
15	قیلولہ کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق	34
16	پانی پینے کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق	35

Marfat.com

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
17	پانی چوس کر پینا اور جدید تحقیق	36
18	پانی تین سانس میں پینا اور جدید سائنسی تحقیق	36
19	برتن میں سانس نہ لینا اور جدید سائنس	36
20	کھلے برتن میں پانی پینا اور جدید سائنسی تحقیق	37
21	لباس کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق	37
22	عورتوں کے باریک لباس کے نقصانات اور سائنسی انکشافات	38
23	تنگ لباس کے نقصانات اور وبال، سائنسی انکشافات	39
24	مسجد میں داخلے کا طریقہ اور سائنسی تحقیق	40
25	سیدھی کروٹ لیٹنا اور جدید سائنسی تحقیق	42
26	زمین پر سونا اور جدید تحقیق	42
27	نرم بستر کے نقصانات اور سائنسی تحقیق	43
28	بستر کو جھاڑنا اور جدید سائنسی تحقیق	44
29	الٹا لیٹنا اور جدید سائنسی تحقیق	44
30	باوضو سونا اور جدید تحقیق	45
31	بغیر منڈیر والی چھت کے نقصانات اور تحقیق	46
32	عمامے کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق	46
33	داڑھی منڈوانا اور جدید سائنسی تحقیق	48

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
34	ختنہ کرنا اور جدید سائنسی تحقیق	50
35	سرکارِ اعظم (ﷺ) کا چلنا اور جدید سائنسی تحقیق	51
36	پیدل چلنا اور جدید تحقیق	52
37	ناخن ترشوانا اور جدید سائنسی تحقیق	52
38	ناخن پالش کی لعنت اور سائنسی تحقیق	53
39	نکاح کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق	54
40	آبادی کی روک تھام کی مذمت اور رپورٹ	56
41	زنا کی آفت اور سائنسی انکشافات	57
42	برباد جوانی اور سائنسی انکشافات	59
43	فلمیں دیکھنے کی لعنت اور سائنسی انکشافات	60
44	گندے لٹریچر کی تباہ کاریاں اور تحقیق	61
45	جماہی کو روکنا اور جدید سائنسی تحقیق	63
46	چھینکنا اور جدید سائنسی تحقیق	64
47	سُرمہ لگانا اور جدید سائنسی تحقیق	64
48	تیل لگانا، کنگھی کرنا اور جدید سائنسی تحقیق	65
49	زلفوں والی سنت اور تحقیق	66
50	بیٹھ کر جوتے پہننا اور جدید تحقیق	67

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
51	خوشبو کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق	68
52	طلاق ناپسندیدہ فعل اور جدید تحقیق	69
53	مسکراہٹ کے فوائد اور جدید سائنسی تحقیق	70
54	شوہر کو اذیت دینے والی عورت اور جدید تحقیق	72
55	شہد کی مکھی کی خصوصیات اور جدید سائنسی تحقیق	73
56	آبِ زم زم اور جدید سائنسی تحقیق	79
57	جُذام کی بیماری اور جدید تحقیق	81
58	غُصے کی تباہی اور جدید سائنسی انکشافات	82
59	جھوٹ کے نقصانات اور سائنسی انکشافات	83
60	گالیاں دینا اور سائنسی انکشافات	85
61	شراب کے نقصانات اور جدید سائنسی تحقیق	86
62	لِپ اسٹک اور بیوٹی رپورٹ	91
63	میک اپ کے نقصانات اور سائنسی انکشافات	91
64	روزہ کے فوائد اور سائنسی انکشافات	92
65	کھجور سے افطاری اور جدید تحقیق	93
66	نظر بد کی حقیقت اور جدید سائنس	100
67	عصاء رکھنے کی سنت اور سائنس	101

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
68	نام کا اثر اور سائنسی انکشافات	103
69	توکل اور جدید سائنسی انکشافات	104
70	قرآن کی حقانیت اور جدید سائنسی انکشافات	105
71	بارش کا پانی اور سائنس	114
72	روغن زیتون کی مالش اور جدید تحقیق	117
73	ماں کے دودھ کے فوائد اور جدید سائنس	118
74	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وظیفہ اور جدید تحقیق	119
75	زکوٰۃ دینے سے مال کا بڑھنا اور جدید تحقیق	121
76	تجارت کے معاملات اور جدید تحقیق	122
77	سور کا حرام گوشت اور جدید سائنسی تحقیق	124
78	جھٹکے کا گوشت اور جدید تحقیق	125
79	مریض کی عیادت اور سائنسی انکشافات	127
80	بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنا اور سائنسی انکشافات	129
81	کلونجی میں شفا اور جدید تحقیق	130
82	دودھ پینے کی سنت اور جدید تحقیق	132
83	کدّو اور جدید تحقیق	133
84	کھیرے کے فوائد اور جدید تحقیق	134

Marfat.com

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
135	چقندر کی برکتیں اور جدید تحقیق	85
136	ذخیرہ اندوزی کا وبال اور جدید سائنسی انکشافات	86
137	اولاد کے حقوق اور جدید تحقیق	87
139	نقل اتارنے کی ممانعت اور تحقیقی دنیا	88
139	دُعا کے برکات اور جدید تحقیق	89
142	آنسو بہانا سنت مصطفیٰ (ﷺ) اور سائنسی تحقیق	90
143	کھیلوں کے نقصانات اور تحقیق	91
145	تحفہ دینے کی سنت اور جدید مشاہدات	92
146	انٹرنیٹ کی تباہ کاریاں اور تحقیق	93
148	ظالموں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب اور جدید تحقیق	94
150	نام محمد (ﷺ) پر انگوٹھے چومنا اور جدید تحقیق	95
151	گفتگو کا اسلامی طریقہ اور تحقیق دنیا	96
152	روحانیت کی حقیقت اور سائنس	97
154	مسور کی دال اور جدید تحقیق	98
155	جَو کا آٹا اور جدید تحقیق	99
156	سرکہ اور جدید تحقیق	100
158	کھجور کے فوائد اور سائنسی علوم	101

Marfat.com

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
160	مچھلی کی غذائیت اور جدید تحقیق	102
162	محبت کی شادیاں اور سائنسی انکشافات	103
165	عدل وانصاف اور جدید تحقیق	104
168	خواب کی حقیقت اور جدید تحقیق	105
170	اسلام، حقوق اور تحقیقی منظر	106
177	مراقبہ اور جدید تحقیق	107
179	اذان، بھلائی کی جانب بڑھانے کی آواز اور تحقیق	108
181	اچھی نیت اور جدید سائنسی تحقیق	109
182	علم غیب رسول (ﷺ) اور جدید تحقیق	110
186	وعدہ پورا کرنا اور جدید تحقیق	111
187	لمحہ فکریہ	112

Marfat.com

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہٖ الکریم

اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم.

انسان کے زندگی گزارنے کے طریقے بہت سے ہیں ہر مذہب کا اپنا طریقہ ہے۔ مگر مسلمانوں کے لئے وہ کونسا طریقہ ہونا چاہیے جس کے مطابق وہ زندگی گزاریں۔

قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ جسکا ترجمہ اور مفہوم کچھ یوں ہے "(اے اس دنیا میں رہنے والو!) میرے محبوب (ﷺ) کی زندگی تمہارے لئے عملی نمونہ ہے"۔

معلوم ہوا کہ سرکار اعظم (ﷺ) نے ہمیں زندگی گزارنے کے طریقے سکھائے ہیں ہمیں کفر کی تاریکی سے نکال کر ایمان کی روشنی عطا فرمائی، مسلمانوں کو ایک پہچان دی، اپنا امتی بنایا جسکا امتی بننے کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام نے تمنا کی تھی۔

سرکار (ﷺ) کی تمام ادائیں مسلمانوں کے لئے زندگی گذارنے کے سُنہری اصول ہیں۔ سرکارِ اعظم (ﷺ) کی ہر بات اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوتی ہے جیسا کہ قرآنِ مجید میں ارشاد ہوتا ہے جسکا ترجمہ اور مفہوم کچھ یوں ہے۔

"میرے محبوب (ﷺ) اپنی خواہش سے نہیں بولتے مگر جب بھی بولتے ہیں وحی الٰہی کے مطابق کلام کرتے ہیں"۔

معلوم ہوا کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) کی زندگی سارے عالم کے لئے عملی نمونہ ہے۔ دنیا میں کوئی ایسی شخصیت نہیں ہے جسکے اقوال و اطوار ہر ہر لمحہ قلمبند ہوں۔ یہ شان صرف اور صرف سرکار اعظم (ﷺ) کی ہے۔ میرے محبوب (ﷺ) کھانا کھائیں تو حدیث، پانی پئیں تو حدیث، چلیں تو حدیث، ٹھہر جائیں تو حدیث، نکاح فرمائیں تو حدیث، ہجرت کریں تو

Marfat.com

حدیث، جہاد کریں تو حدیث اور اللہ اللہ مسکرائیں تو حدیث، روئیں تو حدیث، کلام فرمائیں تو حدیث اور خاموش رہیں تو بھی حدیث۔ (سبحان اللہ)

الغرض کہ ہر ادا بے مثال ہے۔ ہر ادا میں فائدہ اور سارے عالم کے لئے حکمتوں کا سرچشمہ ہے۔ میرے مولا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیاری اداؤں کو صحابہ کرام علیہم الرضوان نہ صرف لکھ لیتے تھے بلکہ اس پر یہ کمال تھا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان ہمارے پیارے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہر ادا کو اپنی زندگی اور اپنے کردار میں سجالیا کرتے تھے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ہر کام سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنت کے مطابق ہوتا تھا۔

حدیث شریف حضرتِ بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سرکار اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا "جس نے میری کسی سنت کو رواج دیا جو میرے بعد متروک ہوگئی تھی تو اس کو اس سنت پر عمل کرنے والوں کے ثواب کے برابر ثواب ملے گا۔ عمل کرنے والوں کے ثواب میں کسی قسم کی کمی کئے بغیر اور جس نے کوئی گمراہی میں ڈالنے والی نئی چیز گڑھی جس سے نہ اللہ تعالیٰ راضی ہو اور نہ اسکا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تو اس کو عمل کرنے والوں کے مجموعی گناہوں کے برابر گناہ ملے گا۔ ان کے گناہوں میں کسی قسم کی کمی کئے بغیر"۔ (ترمذی شریف، ابن ماجہ)

حدیث شریف حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ "تم ایسے زمانے میں ہو کہ اگر تم میں سے کسی نے عمل کا دسواں حصہ بھی چھوڑ دیا تو ہلاک ہو جائے گا۔ پھر ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ اگر کسی نے دسویں حصے پر بھی عمل کرلیا تو نجات پا جائیگا"۔ (بحوالہ: ترمذی شریف)

حدیث شریف حضرتِ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ "میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کو مضبوطی سے

Marfat.com

تھامے رہنا اور سختی سے اس پر کاربند رہنا اور نئی گڑھی ہوئی باتوں سے بچتے رہنا کیونکہ ہر نئی گڑھی ہوئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے"۔ (بحوالہ: ابوداؤد، ترمذی شریف)

دیگر احادیث مُبارکہ میں بھی سرکارِ اعظم (ﷺ) نے اپنی سنتوں پر عمل کرنے کا حکم فرمایا اور اِسے نجات کا راستہ، صراطِ مستقیم اور مشکلات کا حل ارشاد فرمایا ہے۔

سرکارِ اعظم (ﷺ) کی سُنت فلاح کا راستہ ہے، ہدایت کا نور ہے، کامرانی اور کامیابی کی طرف جانے کا راستہ ہے، معرفتِ الٰہی جل جلالہ کا خزانہ ہے، عاشقوں کے دل کا چین ہے، بیماریوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے، پریشان حالوں کے لئے دُکھ کا درماں ہے، محبتِ رسول (ﷺ) کی کُنجی ہے، قُربِ رسول (ﷺ) کا ذریعہ ہے، دعویٰ محبت کی دلیل ہے، ظُلمت کے اندھیرے میں نور ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رِضا کا باعث ہے۔

آج سائنس نے بہت ترقی کرلی ہے سائنسدان چاند پر پہنچ گئے، خلا میں خلائی اسٹیشن قائم کر لئے، سمندر کا پیٹ چیر کر رکھ دیا، دریاؤں کی تہہ تک پہنچ گئے، مواصلاتی سیارے بنالئے، ایسے ایسے طیارے بنالئے جو اتنے تیز رفتار ہیں کہ طیارہ گذر جاتا ہے آواز کو پیچھے چھوڑ دیتا ہے۔ ایٹمی ٹیکنالوجی بنالی، میزائل اور راکٹ بنالئے، انٹرنیٹ جیسی ایجاد نکالی۔ مگر میرے سرکارِ اعظم (ﷺ) کی سنتوں سے پیچھے رہ گئے۔ میرے مولا (ﷺ) نے چودہ سو سال پہلے جو فرمایا اب جا کر اس پر تحقیق ہورہی ہے اور سائنس اَب اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ مسلمانوں کے نبی (ﷺ) کی ہر ادا میں کمال اور حکمت ہے۔

ایک سائنسدان نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ "مسلمانوں کو علاج کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ ان کے نبی (ﷺ) کی تعلیمات پر عمل ان کے لئے بیماری سے شفا ہے، پریشانیوں سے رہائی اور حکمتوں کا سرچشمہ ہے"۔

Marfat.com

یوں سمجھ لیجئے کہ:۔

انسان کی عقلیں اوراس کی سوجھ بوجھ — نئے نویلے فیشن اوراس کی گونج گونج
ادوار کی ترقیاں اوراس کی وسعتیں — جس میں آکر سمٹ جائیں وہ ہیں سنتیں
محبوب کی سنتوں کا وہ ہے سمندر — عاشق کے لئے سیرابی ہے جس کے اندر
یہ اس ہستی کی سنتیں ہیں اللہ اکبر! — سائنس نے بھی گھٹنے ٹیک دیئے جس کے در پر
پھر کیوں نہ کریں عمل مسلماں اس پر — ہو قرب مصطفیٰ (ﷺ) اور رضائے الٰہی جس کے اندر

نماز اور جدید سائنسی انکشافات

نماز اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان عبادت ہے یہ وہ تحفہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب (ﷺ) کو اپنے دیدار سے سرفراز فرمانے کے بعد عطا فرمایا یہ ایسی عبادت ہے جسکا کوئی ثانی نہیں ہے اس کے پڑھنے سے وہ سکون، اطمینان، مٹھاس اور لذت ملتی ہے جو کائنات کی کسی چیز میں نہیں ہے کیونکہ بندہ اپنے رب تعالیٰ کے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ اسکی معراج ہو جاتی ہے۔

جہاں اس کے باطنی فوائد ہیں وہیں اِس کے ظاہری اور دُنیاوی فائدے بھی ہیں جسے ہم نے نہیں بلکہ جدید سائنسی تحقیق نے بھی ثابت کیا ہے۔

نماز اور ورزش نماز ایک بہترین ورزش ہے سُستی، کاہلی اور پُرفتن دور میں نماز ہی ایک چیز ہے جس کو صحیح طور پر پڑھا جائے تو دنیا کے تمام دکھوں کا مداوا بن سکتی ہے۔ نماز کی ورزشیں جہاں بیرونی اعضاء کی خوشنمائی و خوبصورتی کا ذریعہ ہیں وہاں دل، گردے، جگر، پھیپھڑے، دماغ، آنتیں، معدہ، ریڑھ کی ہڈی، گردن، سینہ اور تمام قسم کے گلینڈز (Glands) کی نشوونما کرتی ہے۔ آدمی جب ساری رات سویا رہتا ہے جسکی وجہ سے اعضاء سُست ہو جاتے ہیں جسم کا دورانِ خون سُست ہو جاتا ہے اب اِس جسم کو ایسی ورزش کی

Marfat.com

ضرورت ہے جو جسم کو دوبارہ چُست کردے تو اللہ اکبر! فجر کی نماز رکھ دی گئی تا کہ بندے میں چُستی پیدا ہو۔ اِس کے بعد پھر بندہ طویل کام کاج کے بعد پریشان ہوتا ہے تو ظہر کی نماز کا حُکم دیا گیا تا کہ بندہ سارے خیالات کو بُھلا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جُھک جائے۔

عصر کا وقت جب آتا ہے تو عصر کی نماز کا حُکم ہوتا ہے تا کہ بندہ کسی بھی طریقے سے اپنے رب جل جلالہٗ کی یاد میں رہے غافل نہ ہو اور یہی کیفیت مغرب کی بھی ہے۔

اسکے بعد بندہ کھانا کھاتا ہے۔ پھر عشاء کی نماز کا وقت ہوتا ہے اس میں زیادہ رکعتیں ہیں تا کہ آدمی جو کھانا کھاتا ہے وہ اس کی برکت سے ہضم ہو جائے کیونکہ جو کھانا جسم میں ہضم نہیں ہوتا وہ طرح طرح کی بیماریوں کا باعث بنتا ہے۔

﴿نماز سے بیماریوں کا علاج﴾ ایک پاکستانی ڈاکٹر، ڈاکٹر ماجد فزیوتھراپی میں اعلیٰ ڈگری کے لئے یورپ گئے جب وہاں ان کو بالکل نماز کی طرح ورزش سکھائی گئی تو یہ اس ورزش کو دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ہم نے آج تک نماز کو ایک دینی فریضہ سمجھا اور ادا کیا لیکن یہاں تو عجیب وغریب انکشافات ہیں کہ ورزش کے ذریعے تو بڑے بڑے امراض ختم ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ دماغی بیماریوں، اعصابی امراض، نفسیاتی امراض، بے چینی، دل کے امراض، جوڑوں کے امراض، معدے اور السر کی شکایت، شوگر، آنکھوں اور گلے کی بیماریوں سے انسان محفوظ ہو جاتا ہے۔ وہ سب ورزشیں حالت نماز میں موجود ہیں۔

﴿قیام اور سائنسی تحقیق﴾

قیام میں نمازی جس حالت میں ہوتا ہے اگر روزانہ پینتالیس منٹ ایسی حالت میں کھڑا رہے تو دماغ اور اعصاب میں زبردست قوت اور طاقت پیدا ہوتی ہے قوت فیصلہ اور قوت مدافعت میں زیادتی ہوتی ہے۔

Marfat.com

﴾رکوع اور جدید سائنس﴿

رکوع کے متعلق سرجنز کا بیان ہے کہ رکوع سے کمر کے درد کے مریض یا ایسے مریض جن کے حرام مغز میں ورم ہو گیا ہو بہت جلد صحتیاب ہو جاتے ہیں۔ رکوع سے دماغ اور آنکھوں کی طرف دوران خون کے بہاؤ کی وجہ سے دماغ و نگاہ کی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے۔

﴾سجدہ اور جدید سائنس﴿

نمازی جب سجدہ کرتا ہے تو اس کے دماغ کی شریانوں کی طرف خون زیادہ ہو جاتا ہے۔ جسم کی کسی بھی پوزیشن میں خون دماغ کی طرف زیادہ نہیں جاتا صرف سجدے کی حالت میں دماغی اعصاب، آنکھوں اور سر کے دیگر حصوں کی طرف خون متوازن ہو جاتا ہے جسکی وجہ سے دماغ اور نگاہ بہت تیز ہو جاتے ہیں۔

﴾سلام پھیرنا اور جدید سائنس﴿

ڈاکٹر عبدالواحد کی ریسرچ ہے کہ سلام پھیرنے کے لئے نمازی کو سر دائیں بائیں کرنا پڑتا ہے تو ایسا کرنے والا دل کی بیماریوں اور اسکی اندرونی پیچیدگیوں سے ہمیشہ بچا رہتا ہے اور بہت کم ان بیماریوں میں مبتلا ہوتا ہے۔

﴾نماز تہجد اور جدید سائنسی تحقیق﴿

تہجد کی نماز کے بارے میں جدید تحقیق ہے کہ پچھلی رات کو جاگنے سے انسانی جسم پر مندرجہ ذیل فوائد مرتب ہوتے ہیں۔

۱...... ﴿ دل کے امراض کے لئے تریاق اعظم ہے۔

۲...... ﴿ اعصابی کھچاؤ اور جکڑاؤ کے لئے مفید ہے۔

Marfat.com

۳...... دماغی امراض خاص طور پر پاگل پن کیلئے آخری علاج ہے۔

۴...... نگاہوں کا علاج ہے خاص طور پر جن کی نگاہ میں دو چیزیں نظر آتی ہیں۔

۵...... انسانی جسم میں نشاط و فرحت اور غیر معمولی طاقت پیدا کرتا ہے جو سارا دن اسے ہشاش بشاش رکھتی ہے۔

ایک فزیشن اور نماز ایک مشہور ڈاکٹر نے اپنے اعصاب کی کمزوری، جوڑوں کے درد اور دیگر عضلاتی امراض کے لئے اپنا علاج نماز کے ذریعے کیا مسلسل نمازی علاج کے بعد وہ صحت مند ہو گیا اور تمام ادویات کا استعمال چھوڑ کر صرف نماز کے زیر علاج رہنے لگا۔

فجر کا وقت اور جدید تحقیق

نماز فجر اس وقت ہوتی ہے جب رات ڈوبنے کو ہوتی ہے اور اس وقت آدمی رات کے سکون اور آرام کے بعد اٹھتا ہے۔ سائنس اور حفظانِ صحت کا اصول ہے کہ کسی بھی ورزش کو کرنے کے لئے آہستہ آہستہ اپنی رفتار قوت اور لچک میں اضافہ کیا جائے حتیٰ کے دوڑنے کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ اس میں پہلے آہستہ آہستہ دوڑیں پھر تیز پھر تیز اور پھر سبک رفتار بن جائیں۔

صبح کی نماز کا بنیادی مقصد انسان کو طہارت اور صفائی کی طرف مائل کرنا ہے۔ بیکٹر یا (Bacteria) کی ایک قسم رات سوتے وقت منہ میں پیدا ہو جاتی ہے اگر وہ غذا لعاب یا پانی کے ذریعے اندر چلی جائے تو معدے کی سوزش اور آنتوں کے ورم اور السر کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔

ظہر کا وقت اور جدید تحقیق

سورج کی تمازت ختم ہو کر (جو زوال سے شروع ہوتی ہے) زمین کے اندر سے ایک

Marfat.com

گیس خارج ہوتی ہے یہ گیس اس قدر زہریلی ہوتی ہے کہ اگر آدمی کے اوپر اثر انداز ہو جائے تو وہ قسم قسم کی بیماریوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ دماغی نظام اس قدر درہم برہم ہو جاتا ہے کہ آدمی پاگل پن کا گمان کرنے لگتا ہے۔ جب کوئی بندہ ذہنی طور پر عبادت میں مشغول ہو جاتا ہے تو اسے نماز کی نورانی لہریں اس خطرناک گیس سے محفوظ رکھتی ہیں۔ اب نورانی لہروں سے یہ زہریلی گیس بے اثر ہو جاتی ہے۔

عصر کا وقت اور جدید تحقیق

زمین دو طرح سے چل رہی ہے ایک گردش محوری اور دوسری طولانی، زوال کے بعد زمین کی گردش میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ یہ گردش کم ہوتی چلی جاتی ہے اور عصر کے وقت تک یہ گردش اتنی کم ہو جاتی ہے کہ دن کے حواس کے بجائے رات کے حواس کا دروازہ کھلنا شروع ہو جاتا ہے اور شعور مغلوب ہو جاتا ہے۔ ہر ذی شعور انسان اس بات کو محسوس کرتا ہے کہ عصر کے وقت اس کے اوپر ایسی کیفیت طاری ہوتی ہے جس کو وہ تکان، بے چینی اور اضمحلال کا نتیجہ قرار دیتا ہے۔ عصر کی نماز شعور کو اس حد تک مضمحل ہونے سے روک دیتی ہے جس سے دماغ پر خراب اثرات مرتب ہوں۔ وضو اور عصر کی نماز قائم کرنے والے بندے کے شعور میں اتنی طاقت آجاتی ہے کہ وہ لاشعوری نظام کو آسانی کے ساتھ قبول کر لیتا ہے اور اپنی روح سے قریب ہو جاتا ہے۔ دماغ روحانی تحریکات قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

مغرب کا وقت اور جدید تحقیق

آدمی بالفعل اس بات کا شکر ادا کرتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے رزق عطا فرمایا ایسا گھر اور بہترین رفیقۂ حیات عطا کی جس نے اس کی اور اس کے بچوں کی غذائی ضروریات پوری کیں شکر کے جذبات سے وہ مسرور اور خوش خرم اور پر کیف ہو جاتا ہے اس کے اندر خالق

Marfat.com

کائنات کی وہ صفات متحرک ہو جاتی ہیں جن کے ذریعے کائنات کی تخلیق ہوئی ہے جب وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ پرسکون ذہن سے محو گفتگو ہوتا ہے تو اس کے اندر کی روشنیاں بچوں میں براہ راست منتقل ہوتی ہیں اور ان روشنیوں سے اولاد کے دل میں ماں باپ کا احترام اور وقار قائم ہوتا ہے بچے غیر ارادی طور پر ماں باپ کی عادتوں کو تیزی کے ساتھ اپنے اندر جذب کرتے ہیں اور ان کے اندر ماں باپ کی حمیت و عشق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے مختصر یہ کہ مغرب کی نماز صحیح طور پر اور پابندی کے ساتھ ادا کرنے والے بندے کی اولاد بہت سعادت مند ہوتی ہے اور ماں باپ کی خدمت کرتی ہے۔

عشاء کا وقت اور جدید تحقیق

آدمی جب اپنے کاروبار سے فارغ ہو کر گھر آتا ہے تو وہ کھانا کھاتا ہے اور کھانا کھا کر آرام کرنے کے لئے لیٹ جاتا ہے جس کی وجہ سے مہلک امراض پیدا ہوتے ہیں۔ عشاء کی نماز پڑھنے سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ آدمی جسمانی امراض سے بچ جاتا ہے بلکہ سارے دن کی بے سکونی اور پریشانی کے بعد عشاء کی نماز میں سکون اور قرار محسوس کرتا ہے۔

اللہ اکبر! کیا شان ہے کہ بندہ ظاہری اور باطنی دونوں طرف سے فائدہ حاصل کرتا ہے۔ موجودہ جدید سائنسی تحقیق نے بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے مگر افسوس لوگ پھر بھی نماز سے غافل ہیں وہ وقت کب آئے گا جب ہر مسلمان نماز پابندی کے ساتھ ادا کرے گا۔

مسواک کی سنت اور موجودہ سائنس

مسواک سرکار دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی وہ سنت مبارکہ ہے جسے ساری زندگی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنائے رکھا۔ یہاں تک کہ بوقت وصال بھی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مسواک استعمال فرمائی۔

Marfat.com

﴿حدیث شریف﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ سرکار اعظم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ ”مسواک کا استعمال اپنے لئے لازم کرلو کیونکہ اس میں منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔ (بخاری شریف)

﴿جدید تحقیق﴾ ایک صاحب منہ کی بدبو کے لئے اعلیٰ قسم کے ٹوتھ پیسٹ استعمال کر چکے تھے۔ ادویات، منجن اور طرح طرح کی دافع تعفن ادویات استعمال کیں۔ انہوں نے مشورہ کیا تو پیلو کا مسواک استعمال کرنے کا مشورہ دیا گیا اور ساتھ ہی یہ احتیاط بتائی گئی کہ روزانہ مسواک کے ریشے نئے ہوں یعنی روزانہ ریشوں کو کاٹتے رہیں اور نئے ریشے استعمال کرتے رہیں (یہ ہر آدمی کے لئے ضروری ہے ورنہ مسواک کے فوائدِ مطلوبہ سے محرومی ہوگی) تھوڑے عرصے کے بعد وہ شخص تندرست ہوگیا۔

﴿مسواک، بلغم اور قوت حافظہ﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسواک قوت حافظہ کو بڑھاتی ہے اور بلغم کو دور کرتی ہے۔ (حاشیہ طحطاوی علیٰ مراقی الفلاح، مطبوعہ مکتبہ غوثیہ کراچی)

﴿جدید تحقیق﴾ دائمی نزلے کے وہ مریض جنکا بلغم رکا ہوا ہوتا ہے جب وہ مسواک استعمال کرتے ہیں تو بلغم اندر سے خارج ہوتا ہے جس سے دماغ ہلکا ہوتا ہے۔ ایک پیتھا لوجسٹ کہنے لگے کہ میرے تجربے اور تحقیق میں یہ بات واضح ہوچکی ہے کہ مسواک دائمی نزلے کے لئے تریاق ہے حتیٰ کہ اس کے مستقل استعمال سے ناک کے آپریشن اور گلے کے آپریشن کے چانس بہت کم ہوجاتے ہیں۔

مسواک کے ریشے نرم ہوتے ہیں اور اس کے اندر کیلشیم اور فاسفورس پایا جاتا ہے پنجاب کے علاقوں میں یہ درخت اکثر شور اور کلر زدہ اور ویران علاقوں میں پائے جاتے ہیں اور ماہرین ارضیات کی جدید تحقیق سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ دماغ کی خوراک اور معاون

Marfat.com

جہاں اور بہت سی چیزیں ہیں وہاں فاسفورس بھی ہے اور یہ فاسفورس لعاب اور مساموں کے ذریعے دماغ تک پہنچتا ہے اسلئے دماغ طاقتور اور قوی ہوتا ہے۔

﴿مسواک دانتوں کی مضبوطی اور پیلاہٹ ختم کرنے کا ذریعہ﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسواک میں دس خصلتیں ہیں۔ دانتوں کی زردی دور کرتی ہے، آنکھوں کی بینائی کو تیز اور مسوڑھوں کو مضبوط بناتی ہے، منہ کو صاف کرتی ہے، ملائکہ خوش ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا، سنت کی اتباع، نماز کے ثواب میں اضافہ، جسم کی تندرستی یہ سب اُمور حاصل ہوتے ہیں۔ (دار قطنی)

﴿دانتوں کی پیلاہٹ اور مسواک﴾ اکثر لوگ شکایت کرتے ہیں کہ دانت پیلے ہیں اور دانتوں سے سفیدی کا استر اُتر جاتا ہے۔ مسواک کے نئے نئے ریشے دانتوں کی پیلاہٹ کے لئے مفید تر ہوتے ہیں۔

﴿مسواک والی نماز﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکار اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ ''مسواک کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت بغیر مسواک نماز پر ستر گنا زائد ہے۔

﴿سائنسی تحقیق﴾ دراصل اللہ تعالیٰ کی حمد کے لئے منہ کا صاف ہونا ضروری ہے۔ اگر کھانا کھایا ہے اور مسواک کے بغیر نماز کا وضو کر کے نماز پڑھی ہے تو خوراک کے ذرات زبان میں اٹکتے رہیں گے اور نماز کے خشوع وخضوع میں فرق پڑیگا۔

نمازی کو نماز کے لئے کھڑا ہونا ہے اگر منہ سے بدبو نکلی تو لوگ نفرت کریں گے اور

Marfat.com

نمازیوں کو تکلیف پہنچے گی۔ لہٰذا مسواک سے منہ کی بدبو ختم ہوتی ہے مسواک کرنے سے منہ کے اندر ایسی لہریں پیدا ہو جاتی ہیں جس سے تلاوت، تسبیح اور ذکر میں مزا آتا ہے۔

برش اور مسواک میں فرق

برش ماہرین جراثیم کی برسہابرس کی تحقیق کے بعد یہ بات پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہے جس برش کو ایک دفعہ استعمال کیا جائے اسکا استعمال صحت اور تندرستی کیلئے اس وقت مُضر ہے جب اس کو دوبارہ استعمال کیا جائے کیونکہ اس کے اندر جراثیموں کی تہہ جم جاتی ہے اگر اس کو پانی سے صاف کیا بھی جائے تو جراثیم مصروف نشو ونما رہتے ہیں دوسری بات برش دانتوں کے اوپر سے چمکیلی اور سفید تہہ کو اُتار دیتا ہے جس کی وجہ سے دانتوں کے درمیان خلا پیدا ہوتا ہے اور دانت آہستہ آہستہ مسوڑھوں کی جگہ چھوڑ جاتے ہیں اس سے غذا کے ذرات دانتوں کے درمیان خلاؤں میں پھنس کر مسوڑھوں اور دانتوں کے لئے نقصان کا باعث بنتے ہیں۔

مسواک اور سائنس

ہر اس لکڑی کا مسواک دانتوں کے لئے موزوں ہوتا ہے جسکے ریشے نرم ہوں اور دانتوں کے درمیان خلاؤں کو زیادہ نہ کریں اور مسوڑھوں کو زخمی نہ کریں لیکن ان میں سب سے زیادہ اہم تین قسم کی لکڑی کے مسواک ہیں۔

۱) پیلو کا مسواک۔ (۲) کنیر کا مسواک۔ (۳) نیم کی کیکر کا مسواک۔

نیت صرف سنت کی رکھو

اللہ اللہ! علمائے کرام نے کیا پیاری بات ارشاد فرمائی کہ مسواک کرو تو صرف یہ نیت کرو کہ یہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنت ہے کیونکہ اگر ہم نے سنت کی نیت کر کے مسواک کی تو کیا

Marfat.com

دانت صاف نہیں ہونگے؟ کیا منہ کی بدبو ختم نہیں ہوگی؟

سارے فوائد خود بخود حاصل ہوجائینگے اور سنت کی نیت کرنے سے یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ ہمیں سوشہیدوں کا ثواب بھی ملے گا۔

﴿وضو اور سائنسی تحقیق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ ”جب بندہ وضو کرتا ہے اپنا چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ چہرے کے سارے گناہ نکل جاتے ہیں اور جب ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ہاتھوں کے سارے گناہ نکل جاتے ہیں، جب پیروں کو دھوتا ہے تو پیروں سے کیئے ہوئے سارے گناہ پانی کے ساتھ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہوکر وضو سے نکلتا ہے“۔

﴿وضو اچھی صحت کا بہترین نسخہ﴾

﴿القرآن﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”اے ایمان والو جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ دھوؤ اور سروں کا مسح کرو اور گھٹنوں تک پاؤں دھوؤ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہولو“۔ (سورۂ المائدہ پارہ ۶، آیت نمبر ۶)

قرآن کے بہت سے حیرت انگیز حقائق میں سے یہاں ایک عظیم نسخے کا بیان کیا جارہا ہے کہ ایک دن آئے گا جب غیر مسلم بھی اس طہارت یعنی وضو کی نقل کریں گے۔ جس کی برکات بغیر اس کا احساس کیئے ہوئے ہم پچھلی چودہ صدیوں سے حاصل کررہے ہیں۔

سائنس تو آج مانتی ہے مگر قرآن مجید نے ہمیں چودہ سو سال پہلے اس کا فائدہ بتا دیا

Marfat.com

ہے۔ آیئے اب دیکھیں کہ طہارت اور وضو سے کس طرح انسانی صحت کو فائدہ پہنچتا ہے۔

وضو کے تین اہم فوائد

(۱) خون کی شریانوں کے عمل پر وضو کے اثرات

خون کی شریانوں کے عمل کا نظام دو بڑے حیاتیاتی اصولوں پر قائم ہے پہلا اصول دل کا وہ کام ہے جس سے خون کو خلیاتی ریشوں بلکہ بالخصوص ایک ایک خلیہ تک پہنچانا ہے۔ دوسرا اصول جسم میں استعمال شدہ خون کو دل تک واپس پہنچانا ہے۔ اگر ایک دفعہ یہ دوطرفہ دورانِ خون درہم برہم ہو جائے تو ڈائسٹا لک خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ ڈائسٹا لک دل کی دھڑکن کا وہ عمل ہے جس سے دل کا پٹھا کھچاؤ کے بعد ڈھیلا پڑتا ہے جس کی وجہ سے شریانوں سے واپس آنے والے خون سے دوبارہ بھر جاتا ہے۔ خون کے اس دباؤ کے بڑھنے سے بڑھاپے کے عمل میں تیزی آجاتی ہے بلکہ موت کی آمد کی رفتار میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔

اس دوطرفہ خون کا سب سے اہم پہلو کیا ہے؟

اس سوال کا جواب بہت سالوں سے معلوم ہو چکا ہے۔ یہ ان رگوں یا شریانوں کا صحت مند عمل ہے. جس سے خون کو دل سے وریدوں تک پہنچایا جاتا ہے اور پھر بال سے باریک بافتوں اور شریانوں سے خون کو دوبارہ دل تک پہنچایا جاتا ہے۔ خون کی بافتیں ان لچکدار ٹیوبوں سے مماثلت رکھتی ہیں جو دل سے (شاخیں) نکل کر بدن میں پھیلتی ہیں اور جوں جوں انکا فاصلہ بڑھتا ہے اسی قدر انکی شاخیں پتلی ہوتی جاتی ہیں۔ اگر یہ باریک ٹیوبیں سخت ہو کر اپنی لچک کم کر دیں تو دل پر دباؤ بڑھ جاتا ہے اس کو علم صحت کی اصطلاح میں شریانوں کا سخت ہونا کہا جاتا ہے۔

ہماری زندگی کے مختلف پہلوان شریانوں کے سخت غیر لچکدار اور سکڑنے کا باعث

98196

Marfat.com

ہوتے ہیں طب کے علم میں یہ مضمون جو تیز تر بڑھاپے اور فرسودگی کی بنیاد ہے ایک الگ اور تحقیق طلب شعبہ ہے۔ غیر مناسب غذا اور اعصابی ردعمل خون کی شریانوں اور باریک رگوں پر بے حد نقصان دہ طریقے سے اثر پذیر ہوتی ہے۔ اگر خون کی رگوں کے سخت ہونے کے عمل کا بغور مطالعہ کیا جائے تو کیا کوئی ایسا عملی طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے جس سے زوال یا انحطاط کو روکا یا کم کیا جا سکے۔

خون کی نالیوں کا سخت، غیر لچکدار یا سکڑنا کوئی اچانک عمل نہیں ہے بلکہ یہ سلسلہ ایک لمبے عرصہ پر محیط ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں وہ نالیاں جو دل سے دوری پر یعنی دماغ، پاؤں اور ہاتھوں میں ہوتی ہیں زیادہ اثر قبول کرتی ہیں۔ غیر لچکدار اور سکڑنے کا عمل کم رفتار سے شروع ہو کر وقت کے ساتھ ساتھ تیزی سے بڑھتا جاتا ہے۔

لیکن ہماری روزمرہ زندگی میں ایک خاص چیز ہے جو ایک طرح سے خون کی نالیوں کو متبادل طریقے سے پھیلنے اور سکڑنے کے عمل کے ذریعے ورزش مہیا کرتی ہے وہ خاص چیز ہے "پانی"۔ پانی جو درجہ حرارت (ٹمپریچر کا اتار چڑھاؤ پیدا کرتا ہے) گرم پانی خون سے ان نالیوں کو جو دل سے فاصلہ پر ہوتی ہیں کھول کر یا چوڑا کر کے لچک اور طاقت مہیا کرتا ہے۔ اسی طرح سرد پانی ان کو سکڑنے کے عمل سے گزارتا ہے اسی طرح ورزش کا یہ عمل ان غذائی چیزوں کو جو نسوں میں خون کی سست گردش کی وجہ سے ہی ممکن ہوتا ہے ان سائنسی اور طبی حقائق کو جاننے کے بعد اب یہ ممکن ہو گیا ہے کہ آیت کریمہ میں دی گئی اس نصیحت کو بخوبی سمجھا جا سکتا ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ وضو میں ہاتھ، پاؤں، اور منہ کو دھو لیا جائے کیا یہ بجائے خود ایک قرآنی معجزہ نہیں ہے؟۔ بطور خاص کیا آیت کریمہ کے دوسرے حصے کے راز کو نہ سمجھنا ناممکن ہے؟ جس میں فرمایا گیا ہے کہ "اللہ پوری کردے اپنی نعمت تم پر"۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں خون کی گردش کا بیش بہا انعام عطا کیا اُس کا ارشاد ہے کہ ہم

Marfat.com

وضو کا عمل کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اس طرح ہو کہ دورانِ خون اس طرح متناسب طریقے سے قائم رہے کہ ہم مکمل طور پر صحت مند رہیں۔

محترم حضرات! وضو کی لاتعداد برکتوں میں سے یہ صرف ایک تحفہ ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ اس حقیقت کو نظر انداز کر دیا جائے کہ کس طرح وضو کا عمل جسمانی اور ذہنی ضعف اور فرسودگی کو کم رفتار بنا دیتا ہے جو دماغ میں خون کی نسوں کے سخت اور غیر لچکدار ہونے کی بناء پر ہوتی ہے۔ وضو کی برکات سب سے زیادہ اس شخص کی صحت پر نظر آتی ہے جو ہمیشہ سے اس کا عادی رہا ہو۔

یہ فطری امر ہے کہ وضو کی برکات اور فیوض صرف طبی حقائق پر ہی ختم نہیں ہو جاتے ہمارا مقصد اس کتاب میں سائنسی تشریحات تک ہی محدود ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صرف منہ اور ہاتھ دھونے کے ساتھ ساتھ، صفائی کے ساتھ ساتھ، خون پر اثر، جلد پر اچھے اثرات سکون و توانائی ملتی ہے۔ یہ سب ظاہری اور سائنسی تشریحات ہیں روحانی فوائد تو سینکڑوں تعداد میں اپنی جگہ ہیں۔

انسانی جلد کے متعلق حسی خصوصیات

پروفیسر ڈاکٹر ٹیجا ئٹ ٹیجا سین کے سامنے ان کے مخصوص شعبے علم تشریح الاعضاء کے متعلق کچھ قرآنی آیات اور احادیث پیش کی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ جینیاتی افزائش کے متعلق ہو بہو یہی تفصیلات بدھ ازم کی کتابوں میں بھی ہیں۔

بعض مسلم حضرات نے ان سے ان کتابوں میں اس کی تفصیلات کو دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کیا۔ ایک سال بعد پروفیسر ٹیجا سین کنگ عبدالعزیز یونیورسٹی میں بیرونی ممتحن کے طور پر تشریف لائے تو ان کے سابقہ وعدے کی طرف توجہ دلائی گئی تو انہوں نے معذرت کی اور کہا کہ انہوں نے بدھ ازم میں علم تشریح الاعضاء سے متعلق بات بغیر یقین کے کہی تھی اور جب انہوں

Marfat.com

نے بدھ ازم کی کتابوں میں چھان بین کی تو معلوم ہوا کہ اس موضوع پر بدھ ازم کی کتب میں کچھ نہیں ہے۔

پھر اس کے بعد پروفیسر موصوف سے مختلف موضوعات پر سوالات ہوئے اس میں ایک سوال جلدیات اور انسانی جلد کی حسی خصوصیات سے متعلق جدید سائنسی دریافتوں اور انکشافات سے متعلق تھا ان سے پوچھا گیا کہ اگر جلد کو جلایا جائے یا جھلسایا جائے تو تکلیف ہوتی ہے۔ تو ان کا جواب تھا:۔ "Yes,if the burn is Deep"

اور قرآن مجید میں چودہ سو سال پہلے اس بات کو بتا دیا گیا تھا کہ کافروں کو جہنم میں جو عذاب دیا جائے گا اس سے اس کی جلد تلف ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ ان کو نئی جلد عطا فرمائے گا تو وہ اس عذاب کو اپنے حواس کے ذریعے محسوس کریں گے یہ بات جلد کے عصبی نظام کی طرف اشارہ کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ:۔

﴿القرآن﴾ ترجمہ:۔ ''جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا عنقریب ہم ان کو آگ میں داخل کریں گے جب کبھی ان کی کھالیں پک جائیں گی ہم ان کے سوا اور کھالیں انہیں بدل دیں گے کہ وہ عذاب کا مزہ لیں بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے''۔ (سورۃ النساء آیت نمبر ۵۶ پارہ نمبر ۵)

جب پروفیسر صاحب سے پوچھا گیا کہ کیا آپ جلد میں حسی عصبی کے حوالے سے متفق ہیں تو پروفیسر صاحب نے کہا کہ ہاں میں متفق ہوں۔

جلد کی حس کے متعلق بہت پہلے علم ہو چکا تھا کیونکہ قرآن مجید میں بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی احکام خداوندی کے خلاف چلے گا تو سزا کے طور پر اس کی جلد جلا دی جائے گی پھر اس کو اللہ تعالیٰ نئی جلد عطا کرے گا تا کہ اس کو دوبارہ تکلیف و عذاب سے گزارا جائے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جلن کی درد کا ماخذ جلد پر ہے اس لئے ایک کے بعد دوسری جلد لگا دی جائے گی۔ کیونکہ جلد جلنے کی حساسیت کا مرکز ہے اور اگر جلد مکمل طور پر آگ سے جل کر

Marfat.com

ختم ہو جائے تو اس کی حساسیت ضائع ہو جائے گی اس لئے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کافروں کو یہ عذاب دے گا اور یکے بعد دیگرے نئی جلد عطا کرتا رہے گا۔

طب جدید نے دریافت کیا ہے کہ وہ اعصاب جو درد کا ادراک رکھتے ہیں خواہ وہ درد چوٹ لگنے جلنے یا شدید گرمی کی وجہ سے ہو وہ اعصاب فقط جلد میں ہی پائے جاتے ہیں یعنی اگر جسم میں سوئی چبھوئی جائے تو درد صرف جلد پر ہوگا لیکن اگر سوئی جلد سے آگے گزار دی جائے تو بقیہ گوشت میں فی الواقع درد نہیں ہوگا یہ بات تو دور جدید کی تحقیق ہے لیکن قرآن مجید اس کو چودہ سو سال قبل بیان کر چکا ہے جیسا کہ مذکورہ آیت میں درج ہے اس لئے مزید تکلیف پہنچانے کے لئے جلد کو ہی بار بار تبدیل کیا جائے گا۔ پھر انہوں نے سوال کیا:۔ But who is "Allah"

ان کو بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ تمام موجودات کا خالق ہے اگر آپ رحم کے متلاشی ہیں تو رحم آپ کو اس رحمٰن اور رحیم جل جلالہٗ کی ذات سے ہی مل سکتا ہے جس نے اپنے محبوب (ﷺ) کو علم عطا کیا وہ ذات کتنی اعلیٰ ہے۔ پھر پروفیسر اپنے ملک واپس چلے گئے اور انہوں نے وہاں اپنے نئے حاصل کردہ علوم اور انکشافات پر مبنی کئی لیکچر دیئے پھر ایک موقع ایسا آیا کہ پروفیسر صاحب کا موضوع "Medical Science in the Quran And Sunnah" تھا۔ پروفیسر ٹیجا سین نے ایک کانفرنس کے موقع پر قبول اسلام کا اعلان کیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ:۔ کنز الایمان:۔ اور جنہیں علم ملا وہ جانتے ہیں کہ جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا وہی حق ہے اور عزت والے خوب سراہے کی راہ بتاتا ہے"۔ (پارہ ۲۲، آیت نمبر ۶ سورۂ سبا)

یہ وہ حقانیت ہے جسے سائنس نے بھی تسلیم کیا۔

Marfat.com

﴾وضو کا بچا ہوا پانی اور سائنسی ریسرچ﴿

﴾حدیث شریف میں ہے کہ وضو کا بچا ہوا پانی پینا شفا ہے﴿

اس ضمن میں (Q.M.C) کے ڈاکٹر فاروق احمد نے اپنی ریسرچ بیان کی جو وضو کا بچا ہوا پانی پیئے گا تو اس کا اثر مندرجہ ذیل اعضاء پر پڑتا ہے۔

۱...... ﴿اس کا اثر مثانے پر پڑتا ہے اور خوب کھل کر پیشاب آتا ہے اور پیشاب کی رکاوٹ کم ہو جاتی ہے۔﴿۲...... ﴾ناجائز شہوت کو ختم کرتا ہے۔﴿۳...... ﴾قطرات بعد از پیشاب کے مرض کے لئے شفاء کا ذریعہ ہے۔﴿۴...... ﴾جگر، معدے اور مثانے کی گرمی اور خشکی کو دور کرتا ہے۔

﴾کھانے کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق﴿

کھانا انسان کے جسم کی ضرورت ہے۔ بھوک لگتی ہے تو آدمی کھانا کھاتا ہے تاکہ اس کا پیٹ بھر جائے اور اس کے بدن میں توانائی پیدا ہو۔ ہر جاندار کھاتا ہے۔ کافر بھی کھاتا ہے یہودی بھی کھاتا ہے، عیسائی بھی کھاتا ہے، جانور بھی کھاتا ہے اور انسان بھی کھاتا ہے مگر جب مسلمان کھانا کھائے تو اس کا کھانا سنت مصطفیٰ (ﷺ) کے مطابق ہونا چاہئے۔

﴾کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا اور جدید تحقیق﴿

﴾حدیث شریف﴿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ ”جو یہ پسند کرے کہ اس کے گھر میں اللہ تعالیٰ خیر زیادہ کرے تو جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اٹھایا جائے اس وقت بھی وضو کرے یعنی ہاتھ منہ دھوئے“۔ (ابن ماجہ شریف)

Marfat.com

﴾جدید تحقیق﴿ انسان کی عادت میں یہ ہے کہ وہ بے شمار چیزوں کو ہاتھ لگاتا ہے ان میں کئی گندی چیزیں اور صاف چیزیں ہوتی ہیں جو گندی چیزیں ہوتی ہیں ان میں جراثیم ہوتے ہیں اور جب ہم ان کو ہاتھ لگاتے ہیں تو وہ جراثیم ہمارے ہاتھوں پر لگ جاتے ہیں اگر کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ نہ دھوئے جائیں تو وہ جراثیم کھانے کے ساتھ پیٹ میں چلے جاتے ہیں جو کہ مختلف بیماریاں پیدا کرتے ہیں اسلئے سرکارِ اعظم (ﷺ) کا حکم ہے کہ ”کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھولیا کرو“۔

﴾جدید تحقیق﴿ سرکارِ اعظم (ﷺ) کا حکم ہے کہ ”کھانے سے پہلے کلی بھی کی جائے“ سارا دن ہوا اور سانس کے ذریعے گرد و غبار اور جراثیم اندر جاتے رہتے ہیں اب اگر نوالہ کھائیں گے تو ان جراثیم کو بھی نگل جائیں گے اس لئے کلی کرنیکا حکم دیا گیا ہے تاکہ آدمی کے منہ میں جراثیم نہ جائیں اور منہ صاف رہے۔

﴾سیدھے ہاتھ سے کھانا اور جدید سائنسی تحقیق﴿

﴾حدیث شریف﴿ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ ”جب کوئی کھانا کھائے تو سیدھے ہاتھ سے کھائے اور پانی پیئے تو سیدھے ہاتھ سے پیئے“۔ (مسلم شریف)

﴾جدید سائنسی تحقیق﴿ سیدھے ہاتھ سے غیر مرئی شعاعیں نکلتی ہیں اور الٹے ہاتھ سے بھی نکلتی ہیں لیکن سیدھے ہاتھ کی شعاعیں فائدے مند اور الٹے ہاتھ کی شعاعیں نقصان دہ ہوتی ہیں یعنی سیدھے ہاتھ سے شفاء اور الٹے ہاتھ سے کھانے میں بیماریاں پیدا ہوتی ہیں لہٰذا سیدھے ہاتھ سے کھانا کھانا شفاء کو اپنے اندر ڈالنا ہے۔

Marfat.com

﴿مل کر کھانا اور جدید سائنسی تحقیق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے کہ سرکار (ﷺ) کا فرمان مبارک ہے کہ ''اکٹھے ہو کر کھاؤ الگ الگ نہ کھاؤ کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے''۔(ابن ماجہ شریف)

﴿پیتھالوجی کے پروفیسر کا انکشاف﴾

پیتھالوجی کے ایک پروفیسر نے انکشاف کیا ہے کہ جب مل کر کھانا کھایا جاتا ہے تو تمام کھانے والوں کے جراثیم کھانے میں مل جاتے ہیں جو دوسری تمام بیماریوں کے جراثیموں کو ختم کر دیتے ہیں اور اس طرح وہ کھانا نقصان نہیں پہنچاتا ہے بعض اوقات شفاء کے جراثیم مل کر تمام کھانے کو شفاء بنا دیتے ہیں جو کہ معدے کی بیماریوں کے لئے مفید ہے۔

﴿بیٹھ کر کھانا اور جدید سائنسی تحقیق﴾

بیٹھ کر کھانا سرکارِ دو عالم (ﷺ) کی سنت ہے۔ڈاکٹر بلین کیور آف اٹلی مشہور عام ڈاکٹر، (ڈاکٹر اغذیہ) اسکا کہنا ہے کہ کھڑے ہو کر غذا نہ کھاؤ ایسا کرنے سے تم دل اور تلی کے مرض میں پھنس جاؤ گے۔بیٹھ کر کھانا کھاؤ کیونکہ کھڑے ہو کر کھانا نفسیاتی امراض پیدا کرتا ہے۔

﴿کھانا کھانے کے طریقے اور جدید سائنسی تحقیق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ اعظم (ﷺ) کو کھجور کھاتے دیکھا اور سرکارِ اعظم (ﷺ) زمین سے لگ کر اس طرح بیٹھے تھے کہ دونوں گُھٹنے کھڑے تھے۔(مُسلم شریف)

سیدھا پاؤں کھڑا کر کے اُلٹا پاؤں بچھا کر بیٹھنا اور جس طرح نماز میں التحیات میں

Marfat.com

بیٹھتے ہیں اس طرح بیٹھنا یہ تینوں سرکارِ اعظم (ﷺ) کی سُنتیں ہیں۔

﴿جدید سائنسی تحقیق﴾ دونوں پاؤں کھڑے کر کے اکڑوں بیٹھ کر کھانے سے بقدر ضرورت کھانا ہی معدے میں جاتا ہے اور بے ضرورت کھانا معدے میں نہیں جاتا جتنا کم کھانا معدے میں جائے اتنا ہی آدمی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔

سیدھا پاؤں کھڑا کر کے الٹا پاؤں بچھا کر اگر کھانا کھایا جائے تو کھانا معمول سے کچھ زیادہ معدے میں جائے گا اور اس طرح بیٹھ کر کھانے سے تلی کے امراض سے محفوظ رہیں گے اور اس کی رانوں کے اعصاب مضبوط رہیں گے۔

التحیات کی حالت میں بیٹھ کر کھانا زیادہ کھایا جائے گا یہ طریقہ محنت کرنے والوں، زیادہ پیدل چلنے والوں، ورزش کرنے والوں کے لئے بہت ہی فائدے مند ہے ان تین سنتوں کے مطابق کھانا کھانے والا کبھی بیماری کا منہ نہیں دیکھے گا۔

﴿برتن کو چاٹنا اور جدید سائنسی تحقیق﴾

﴿حدیث شریف﴾ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ ”جو رکابی کو اور اپنی انگلیوں کو چاٹ لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت میں آسودہ یعنی سیر رکھتا ہے“۔ (نزھۃ المجالس)

﴿جدید سائنسی تحقیق﴾ جدید سائنس کہتی ہے کہ کھانے کی پلیٹ یا برتن کے پیندے میں وٹامنز اور خاص طور پر برتن کے پیندے میں وٹامن بی کمپلیکس اور ایسے غذائی اجزاء ہوتے ہیں جو تمام کھانوں میں کم اور اس پیندے میں زیادہ ہوتے ہیں۔ غذا میں موجود معدنی نمکیات تو صرف پیندے ہی میں ہوتے ہیں۔

Marfat.com

﴿انگلیوں کا چاٹنا اور جدید سائنسی تحقیق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے انگلیوں اور برتن چاٹنے کا حکم دیا اور یہ فرمایا کہ "تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے"۔ (مسلم شریف)

آجکل کسی دعوت میں اگر برتن یا انگلیاں چاٹتے ہوئے کسی شخص کو لوگ دیکھ لیں تو اُس کو گھورتے ہیں کہ شاید یہ بھوکا ہے بسا اوقات کوئی یہ بھی کہہ دیتا ہے کہ کھانا اور دوں؟ یا اور کھانا لے لیجئے۔ مطلب یہ کہ لوگ اس بات کو اچھا نہیں سمجھتے مگر آج تو سائنس بھی اس بات کو تسلیم کرتی ہے۔

﴿جدید سائنسی تحقیق﴾ ہاضم رطوبت کا اثر نشاستہ دار پر پڑتا ہے مزید اس رطوبت کا اثر لبلبے پر پڑتا ہے جس سے شوگر کے مریضوں کو فائدہ پہنچتا ہے اور جسم میں انسولین کی کمی واقع نہیں ہوتی۔ انگلیوں کا چاٹنا بھی اسی بات کی غمازی کرتا ہے کہ وہ رطوبت ہاضم انگلیوں پر لگی رہتی ہے کچھ تو کھانے کے ساتھ اندر چلی جاتی ہے اور باقی انگلیوں پر لگی ہوئی رطوبت کھانے کے بعد انگلیوں کے چاٹنے سے منہ میں چلی جاتی ہے۔

انگلیوں کو چاٹا جائے تو اس کا آنکھوں، دماغ اور معدے پر گہرا اثر پڑتا ہے افسوس! کہ پھر بھی ہمارے مسلمان فیشن پرستی کا شکار ہیں۔ فیشن میں ڈوب کر وہ اسلامی طریقوں کو بھول چکے ہیں جس کی وجہ سے بیماریوں نے آگھیرا ہے اللہ کرے کہ ہم بھی پابندِ سنت ہو جائیں۔

﴿ٹیک لگا کر کھانے کے نقصانات اور سائنسی تحقیق﴾

ٹیک لگا کر کھانا کھانا خلافِ سنت ہے۔ اگر ٹیک لگا کر کھانا کھایا جائے تو اس کے تین نقصانات ہیں۔

Marfat.com

۱...... کھانا صحیح طور پر چبایا نہیں جائے گا اور اس میں لعاب جس مقدار میں ملنا تھا اور پھر معدے میں جا کر نشاستے دار غذا کو ہضم کرنا تھا وہ نہیں مل سکے گا جس سے نظام انہضام متاثر ہوگا۔

۲...... ٹیک لگا کر بیٹھنے سے معدہ پھیل جاتا ہے جس سے غیر ضروری خوراک معدے میں چلی جائے گی اور نظام انہضام متاثر ہوگا۔

۳...... ٹیک لگا کر کھانے سے آنتوں اور جگر کے نظام پر برا اثر پڑتا ہے۔

زیادہ کھانے کے نقصانات اور جدید سائنسی تحقیق

سرکارِ اعظم (ﷺ) نے اپنی حیات ظاہری میں کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

سائنسی تحقیق جدید سائنس اس وقت بار بار اس بات پر زور دے رہی ہے کہ کم کھائیں زیادہ دیر زندہ رہیں گے اور بار بار لوگوں کو اس کے فوائد بتائے جاتے ہیں زیادہ کھانے سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اس کو پروفیسر رچ بارڈ (ڈیوز بری انگلینڈ) نے ترتیب دیا ہے۔

(۱) دماغی امراض (۲) آنکھوں کے امراض (۳) زبان اور گلے کے امراض (۴) سینے اور پھیپھڑوں کے امراض (۵) دل اور والوز کے امراض (۶) جگر اور پتے کے امراض (۷) شوگر (۸) ہائی بلڈ پریشر (۹) دماغی شریان کا پھٹنا (۱۰) فالج اور لقوہ (۱۱) نفسیاتی امراض (۱۲) ڈپریشن (۱۳) نچلے جسم کا سن ہونا۔

میرے مولا (ﷺ) کا ہر عمل غلاموں کی تعلیم کے لئے ہے۔ لہٰذا یوں سمجھ لیجئے کہ میرے سرکارِ اعظم (ﷺ) نے اپنے غلاموں کو کم کھانے کا حکم فرما کر خطرناک بیماریوں سے بچایا ہے اور سرکار (ﷺ) چودہ سو سال قبل ان بیماریوں کو بھانپ چکے تھے۔

Marfat.com

کھانے کے بعد پانی پینے کے نقصانات اور سائنسی تحقیق

سرکارِ اعظم (ﷺ) کھانے کے فوراً بعد سوائے شدید ضرورت پانی نہ پیتے بلکہ کچھ دیر بعد نوش فرماتے۔ (احیاء العلوم، شمائل الرسول)

جدید سائنسی تحقیق مشہور ہندو سائنسدان ڈاکٹر کرنل چوپڑا اپنی کتاب میں ایک واقعہ لکھتا ہے کہ "میں نے مسلسل تحقیقات کے بعد جب اپنی تحقیق کو عام کیا کہ کھانے کے بعد پانی پینا معدے کے عضلات کو ڈھیلا کر دیتا ہے۔ معدے کی اندرونی جھلی کے ورم کا باعث بنتا ہے معدے میں الکلی کی کمی کا باعث بنتا ہے اور بعض اوقات یہی پانی معدے کے امراض کی وجہ سے دل کے امراض کا باعث بنتا ہے۔ تو اسی اثناء میں مجھے ایک مسلمان پروفیسر ملے فرمانے لگے آپ کی تحقیق کی بڑی دھوم ہے لیکن یہ تحقیق کوئی نئی نہیں بلکہ یہ تو صدیوں پہلے ہمارے رہبرِ اعظم سرکارِ اعظم (ﷺ) نے بیان کر دی۔ اسکی بات سنتے ہوئے میں نے اسکی تصدیق چاہی تو پروفیسر نے احادیثِ مبارکہ کی کتب میں مجھے یہ بات دکھا دی۔

کھانے کے بعد خلال کرنے کی سنت اور سائنسی تحقیق

حدیث شریف سرکارِ دوعالم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ "جو کھانے کے بعد دونوں ہاتھوں کو اچھی طرح دھوئے اور کلی کرنے کے بعد خلال کرے وہ خوب ہے"۔ (طبرانی شریف)

جدید سائنسی تحقیق کھانے کے بعد غذائی اجزاء دانتوں اور مسوڑھوں کے درمیان پھنس جاتے ہیں اور ایک خاص پلازمہ بن کر مسوڑھوں کے تعلق کو ختم کرتے ہیں اور دانت آہستہ آہستہ مسوڑھوں سے جدا ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ دانت گر جاتے ہیں۔ اگر ان غذائی ذرات کو خلال کے ذریعے دانتوں سے نہ نکالا جائے تو پائیوریا یا ملشورے کا سخت خطرہ ہوتا ہے بلکہ

Marfat.com

مالخورہ ہوتا ہی اس بے احتیاطی سے ہے۔ اور پھر جب مسوڑھوں میں اس بے احتیاطی سے پیپ پڑ جائے تو یہ پیپ لعاب کے ذریعے معدے میں چلی جاتی ہے اور معدے کے مہلک امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

خاص طور پر معدے کی تیزابیت کی وجہ سے السر کا سخت خطرہ ہوتا ہے ایک احتیاط یہ کی جائے کہ جو غذائی ذرہ منہ سے بغیر خلال نکلے اسکو نگل یا کھا سکتے ہیں اور جو غذائی ذرہ خلال کے ذریعے نکلے اسکو پھینک دیں۔

قیلولہ کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق

قیلولہ کرنا سرکار دو عالم (ﷺ) کی سنت مبارکہ ہے۔ دوپہر کو کچھ دیر سونے کو قیلولہ کہا جاتا ہے میرے مولا سرکار دو عالم (ﷺ) کی عادت شریفہ تھی کہ سرکار (ﷺ) دوپہر کو کچھ دیر قیلولہ فرماتے تھے۔

جدید سائنسی تحقیق نئی دہلی نے پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے حوالے سے بتایا ہے کہ دوپہر کی نیند عارضہ قلب یعنی (کارونری ہارٹ ڈیسز) کی وہ شریانیں جو قلب کے اطراف گھومتے ہوئے دل کے تغذیہ کا باعث بنتی ہیں اور جسکی رکاوٹ کے باعث دل کمزور ہو جاتا ہے اور بعض وقت کارونری تھرامبوسس کے جان لیوا دورے پڑتے ہیں قیلولہ ان سب بیماریوں سے نجات کا موجب ہوتا ہے۔

مزید بتایا کہ یونان کے ڈاکٹروں نے دوپہر کے سونے والے مریضانِ قلب کے تفصیلی معائنے کے بعد بتایا کہ دوپہر کے سونے کی عادت اور مذکورہ عارضہ میں کمی کا بڑا گہرا تعلق ہے یہ انکشاف برطانیہ کے طبی جریدہ لانسٹ نے کیا ہے ڈاکٹروں کے تجربہ میں کہا گیا ہے کہ دوپہر میں نصف گھنٹہ کی نیند عارضہ قلب میں تقریباً 30 فیصد کمی کی موجب ہوتی ہے شمالی

Marfat.com

امریکہ اور جنوبی یورپ میں جہاں دوپہر میں سونے کی عادت نہیں ہے عارضہ قلب میں مبتلا افراد کی تعداد زیادہ ہے اور منطقہ حارہ کے ممالک میں جہاں دوپہر میں سونے کی عادت عام ہے اس لئے وہاں مریضوں کی تعداد بہت کم ہے۔

﴿پانی کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق﴾

پانی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے جس کے بغیر آدمی کا زندہ رہنا مشکل ہے پانی کی قدر و قیمت وہاں محسوس ہوتی ہے جہاں پانی نہیں ملتا پانی ہر کوئی استعمال کرتا ہے اگر ہم سرکار دو عالم (ﷺ) کی سنت کے مطابق اسے استعمال کریں تو اس کا استعمال بھی ثواب سے خالی نہ ہوگا سرکار دو عالم (ﷺ) نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

﴿جدید سائنسی تحقیق﴾ کھڑے ہو کر پانی پینے میں چند دشواریاں آتی ہیں پہلی تو یہ کہ اس سے پوری طرح آسودگی نہیں ہوتی دوسری یہ کہ اس سے پانی معدے میں اتنی دیر نہیں ٹھہرتا کہ جگر سے اعضاء تک انکا حصہ پہنچ سکے۔ تیزی کے ساتھ معدے کی طرف آتا ہے جس سے خطرہ رہتا ہے کہ اس کی حرارت سرد پڑ جائے اور اس میں پیچیدگی پیدا ہو جائے بہر حال ان سب طریقوں سے پانی پینے والے کو نقصان پہنچتا ہے اگر اتفاقاً یا بوقت ضرورت ایسا ہو بھی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں اور جو لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کے عادی ہوں تو ان کا معاملہ دیگر ہے اس لئے کہ یہ عادتیں طبعیت ثانیہ بن جاتی ہیں۔

کھڑے ہو کر پانی پینے سے پاؤں پر ورم کا خطرہ رہتا ہے اور اگر پاؤں پر ورم آنا شروع ہو جائے تو جسم کے تمام حصوں پر ورم کا خطرہ رہتا ہے اور کھڑے ہو کر پانی پینے سے استقاء ہو جاتا ہے جو ایک بیماری ہے جس میں مریض کا تمام بدن پھول جاتا ہے۔

Marfat.com

﴾پانی چوس کر پینا اور جدید تحقیق﴿

۱...... ﴾پانی کے بڑے بڑے گھونٹ پینے سے خطرہ ہوتا ہے کہ پانی کا کوئی حصہ ہوائی نالی میں نہ چلا جائے اور نظام تنفس میں نقص نہ پڑ جائے۔

۲...... ﴾پانی کے بڑے بڑے گھونٹ پینے سے معدے کی حرارت پر اثر پڑتا ہے۔

۳...... ﴾پانی چوس کر پینے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ منہ میں اگر کوئی ذرہ اٹکا ہوا ہو تو وہ دانتوں سے نکل کر صاف ہو جائے گا۔

﴾پانی تین سانس میں پینا اور جدید سائنسی تحقیق﴿

اگر تین سانس میں پانی نہ پیا جائے تو مندرجہ ذیل بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔

۱...... ﴾پانی سانس کی نالی میں جا کر نظام تنفس میں اٹک جاتا ہے جس سے بعض اوقات موت واقع ہونے کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔

۲...... ﴾اسکا زیادہ نقصان دماغ کے پردوں پر پڑتا ہے کیونکہ پانی کی لہریں دماغ کے پردوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں دماغ میں فلوئڈ ہے اس کی نسبت پانی سے ہے اگر آہستہ آہستہ پانی پیا جائے تو مضر اثرات کبھی بھی دماغ پر نہیں پڑیں گے۔

۳...... ﴾معدے میں فوراً زیادہ مقدار میں پانی چلا جائے تو اسکی اندرونی کیفیت میں پھیلاؤ ہو جاتا ہے اگر یہ پھیلاؤ اوپر کی سطح سے ہو تو دل اور پھیپھڑوں کے نقصان کا خطرہ رہتا ہے۔

﴾برتن میں سانس نہ لینا اور جدید سائنسی تحقیق﴿

﴾حدیث شریف﴿ ”حضرتِ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا ہے“۔ (بخاری و مسلم)

Marfat.com

﴿جدید سائنسی تحقیق﴾ اگر پیالے میں سانس لیا جائے تو اس میں خطرہ ہوتا ہے کہ پانی سانس کی نالی میں چلا جائے اور سانس کی گھٹن کا باعث بنے۔ پانی کے اندر جراثیم داخل ہو جاتے ہیں پانی میں سانس لینے سے خطرہ ہوتا ہے کہ پانی سانس کی نالیوں میں چلا جائے تو پھر دماغ اور ناک کے پردوں میں ورم کا باعث بن جاتا ہے۔

﴿کھلے برتن میں پانی پینا اور جدید سائنسی تحقیق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا سرکار اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس ایک شیشے کا پیالہ تھا جس میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پانی پیا کرتے تھے۔ (ابن ماجہ)

﴿جدید سائنسی تحقیق﴾ انسان کو جب پیاس لگتی ہے تو وہ پانی پیتا ہے اور اگر تنگ برتن میں پیا جائے تو دل کو فرحت حاصل نہیں ہوتی۔ کھلے برتن یعنی پیالے میں پانی پینا چاہیے۔

مشہور ریاضی دان فیثا غورث کی کتاب میں اسکا ایک مقولہ ہے "پانی کھلے برتن میں جوتا چمڑے کا اور آٹا جو کا یہ تینوں چیزیں مجھے مل جائیں تو میں آسمانوں کا حساب لگا سکتا ہوں"۔

﴿لباس کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق﴾

لباس انسان کی ضرورت ہے۔ انسان کچھ عرصہ کھائے بغیر تو رہ سکتا ہے مگر لباس کے بغیر انسان نہیں رہ سکتا ہے۔ پھر کیوں نہ جب مسلمان لباس پہنے تو سنت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مطابق پہنے تا کہ اس کے ظاہری و باطنی فوائد حاصل ہوں۔

﴿سفید لباس اور جدید تحقیق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ "سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ پاکیزہ اور صاف و شفاف ہوتے ہیں اور اپنے

Marfat.com

مُردوں کو سفید کپڑوں میں کفن دیا کرو۔ (نسائی شریف)

﴿جدید سائنسی تحقیق﴾ رنگ اور روشنی کے ماہرین نے سفید لباس کو کینسر سے بچاؤ کا ذریعہ قرار دیا ہے حتیٰ کہ ماہرین کے کہنے کے مطابق جو سفید لباس پہنے گا تو اسے جلدی گلینڈز کا ورم، پسینے میں مسامات کا بند ہونا، پھپوند کے امراض جیسی خطرناک اور تکلیف دہ بیماریاں نہیں ہونگی۔ انہوں نے جلدی الرجی اور ہائی بلڈ پریشر کے شکار مریضوں کو ہمیشہ سفید لباس پہننے کا مشورہ دیا ہے کہ کرومو پیتھی کے اصول کے مطابق سفید لباس دماغ اور جلد کا محافظ ہے۔

﴿لباس کی صفائی اور جدید سائنس﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن کی تمام خوبیوں میں لباس کو ستھرا رکھنا اور کم پہ راضی ہونا"۔

﴿جدید سائنسی تحقیق﴾ اصل میں میلا کچیلا لباس ویسے ہی برا لگتا ہے اور ہر کوئی گندے لباس سے نفرت کرتا ہے آدمی کا لباس اسکی پہچان ہوتا ہے الغرض کہ میلا کچیلا لباس فطرت کے مطابق ناپسندیدہ ہے۔

معاشرتی انسان اگر ناصاف اور گندے میلے لباس کو پہن کر لوگوں سے ملے گا تو معاشرے میں اس کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جائے گا بلکہ اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا اور یہ نگاہ طرفین کو نفسیاتی امراض میں مبتلا کرتی ہے۔

اسکے ناصاف لباس پر عفونت اور گندگی کی انواع واقسام کے جراثیم لگے ہوئے ہوتے ہیں اور بعض جراثیم مرض کو پھیلانے والے ہوتے ہیں جس سے پورے معاشرے میں بیماریاں پھیل کر ماحول اور فضاء کو مکدر کرسکتی ہیں۔

Marfat.com

عمل طہارت اسلام ہی نے یورپ کو دیا ہے حالانکہ یورپ کی تاریخ میں یہ بات واضح ہے کہ یہ لوگ مہینوں غسل نہیں کرتے تھے کیونکہ برفانی لوگ اسلئے زیادہ بیرونی صفائی پر زور دیتے ہیں اور جسم کی عفونت اور سرانڈ ختم کرنے کیلئے صرف باڈی اسپرے پر اکتفا کرتے ہیں۔

عورتوں کے باریک لباس کے نقصانات اور جدید سائنس

حدیث شریف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اعظم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ جہنمیوں کے دو گروہوں کو میں نے دیکھا (یعنی میرے بعد ظاہر ہوں گے) کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے لئے پھرتے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ظلماً ماریں گے، ایسی عورتیں ہوں گی جو کپڑے پہنے ہوئے بھی ننگی ہوں گی غیر مرد کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہوں گی۔ اس کی طرف مائل ہونے والی ہوں گی اور ان کے سر ایسے پھولے ہوئے ہوں گے جیسے بڑے بڑے اونٹوں کے جھکے ہوئے کوہان ہوتے ہیں یہ عورتیں جنت میں داخل نہ ہوں گی اور جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے محسوس کی جاتی ہے۔ (مسلم شریف)

جدید سائنسی انکشافات:۔ ڈاکٹر بیٹر کی وارننگ:۔ مذکورہ ڈاکٹر روحانیت کا بڑا محقق ہے لیڈ بیٹر کے مطابق جس لباس سے نسوانی جسم کی جھلک نظر آئے اس جسم۔ سے میں نے غلیظ اور نسواری لہروں کو نکلتے ہوئے دیکھا ہے۔

الیکٹرولائٹ ریز کے نقصانات سورج میں موجود الیکٹرولائٹ ریز سخت گرمی میں جلد اور جسم کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے اگر لباس موٹا ہو تو یہ شعائیں لباس سے باہر رک جاتی ہیں اور اگر لباس باریک ہو تو یہ شعائیں جلد کو بہت زیادہ نقصان پہنچاتی ہیں۔

Marfat.com

﴿سبق﴾ محترم حضرات! افسوس کے ساتھ یہ بات کہی جارہی ہے کہ آجکل عورتیں باریک لباس پہننے میں فخر محسوس کرتی ہیں یہی نہیں بلکہ باریک لباس پہن کر باریک سا دوپٹہ گلے میں ڈال کر گلیوں اور بازاروں میں بے پردہ گھومتی ہیں جس سے مرد انکی طرف مائل ہوتے ہیں انہی عورتوں کے بارے میں حدیث مبارکہ میں فرمایا گیا کہ "کپڑے پہنے ہوئے ننگی عورتیں" کیونکہ باریک لباس میں جسم چھلکتا ہے یہ ہمارے مردوں کا کام ہے کہ وہ عورتوں کو ان کاموں سے روکیں "عورت کی بے پردگی مرد کی بے غیرتی کی علامت ہے" باریک لباس اسلامی اور سائنس دونوں اعتبار سے نقصان دہ ہے۔

﴿تنگ لباس کے نقصانات اور وبال، سائنسی تحقیق﴾

﴿تنگ لباس اور فزیالوجی﴾ تنگ لباس سے لوکل مسلز مردہ اور کمزور ہو جاتے ہیں کیونکہ باہر کے مسلز میں جیسے حرکت ہوتی ہے ایسے ہی اندرونی باریک مسلز ہوتے ہیں اور ان میں بھی حرکت ہوتی ہے جیسا کہ سوئی اگر جلد کے اندر چلی جائے تو وہ ان باریک مسلز کی حرکت کی وجہ سے کہاں سے کہاں چلی جاتی ہے۔

جب تنگ لباس زیب تن کیا جاتا ہے تو ان باریک مسلز کو بہت نقصان پہنچتا ہے ان کی حرکات رک جاتی ہیں جس سے ذہنی دباؤ اعصابی تناؤ اور کھینچاؤ جیسے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

﴿سبق﴾ تنگ لباس آج کل فیشن بن چکا ہے تنگ لباس پہننے سے جسم کا ابھار نظر آتا ہے اور لوگوں کی نگاہیں اس طرف مائل ہوتی ہیں تنگ لباس والی عورتوں کو دیکھ کر مرد کو شرم آجاتی ہے مگر عورتیں تنگ لباس پہن کر فخر محسوس کرتی ہیں حالانکہ اس سے بے پردگی بھی ہوتی ہے اور اس کے سنگین جسمانی نقصان ہیں بے پردگی سے اس جسم کے ابھرے ہوئے حصے ظاہر ہوتے ہیں

Marfat.com

جو سخت گناہ ہے مگر عورتیں اس بات کو نہیں سمجھتی ہیں اللہ کرے کہ یہ بات ان کی سمجھ میں آ جائے اور ہماری ماؤں، بہنوں کو شرم و حیا کی چادر نصیب ہو کیونکہ حیا ایمان کی شاخ ہے۔

﴿مسجد میں داخلے کا طریقہ اور سائنسی تحقیق﴾

﴿سنت طریقہ﴾ مسجد میں داخل ہونے کا سنت طریقہ یہ ہے سب سے پہلے سیدھا پاؤں مسجد میں رکھا جائے پھر دعا پڑھی جائے اور مسجد سے نکلتے وقت الٹا پاؤں مسجد سے نکالا جائے پھر دعا پڑھی جائے۔

﴿سائنسی تحقیق﴾ موجودہ سائنسدان یہ کہتے ہیں کہ اگر آدمی سیدھا پاؤں آگے بڑھائے گا اور اسکی موت واقع ہو جائے تو وہ آگے کی جانب گرتا ہے اور جب الٹا پاؤں آگے بڑھائے اور اس کی موت واقع ہو جائے تو وہ پیچھے کی جانب گرتا ہے۔

﴿سنت کی حکمت﴾ اللہ اکبر! سنت کی حکمت دیکھئے جب آپ سیدھا پاؤں مسجد میں داخل کریں اور موت آ جائے تو آپ کا وصال مسجد میں ہوگا اور باہر نکلتے وقت الٹا پاؤں آگے بڑھایا جائے اور موت واقع ہو جائے تو بھی آپکا وصال مسجد میں ہوگا۔

﴿سونے کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق﴾

اللہ اللہ! کیا سونا تھا میرے سرکار اعظم (ﷺ) کا کہ رات کے اکثر حصے میں تو اپنی گنہگار امت کیلئے دعائیں کرتے تھے رو رو کر راتیں گزار دیتے کچھ دیر سوتے وہ بھی امت کو سونے کا سلیقہ سکھانے کی خاطر، عظمتیں، شفاء اور صحتمندی بخشنے کیلئے میرے سرکار (ﷺ) کے سونے کا طریقہ ثمرات اور برکات سے بھرپور ہے یہ میں نہیں کہتا بلکہ موجودہ سائنس اس بات کی تائید کرتی ہے۔

Marfat.com

﴿سیدھی کروٹ لیٹنا اور جدید سائنسی تحقیق﴾

﴿حدیث شریف﴾ سرکار اعظم (ﷺ) جب اپنی خوابگاہ پر تشریف لے جاتے تو اپنا سیدھا ہاتھ مبارک اپنے سیدھے رخسار کے نیچے رکھ کر لیٹتے۔ (شمائل ترمذی)

﴿جدید سائنسی تحقیق﴾ دل الٹی جانب ہے اگر الٹی طرف لیٹیں تو مندرجہ ذیل عوارضات کا قوی خطرہ ہوتا ہے دل کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں کیونکہ بائیں کروٹ لیٹنے سے معدے اور آنتوں کا بوجھ دل پر پڑتا ہے جسکی وجہ سے دوران خون اور دل کی حرکت میں کمی پیدا ہو جاتی ہے۔ نیند کے بارے میں ممبئی ہسپتال کے تجربات (ممبئی آڈیٹوریم) ڈاکٹر لال شرما نے کئے ہیں۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ جن مریضوں کو مسلسل سیدھی کروٹ سلایا گیا وہ مریض بہت جلد صحتیاب ہو گئے اور جن مریضوں کو الٹی کروٹ سونے دیا گیا وہ بے چین ہی رہے جدید تحقیق نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ سیدھی طرف سونا دل اور معدے کے امراض سے بچاتا ہے حتیٰ کہ بے ہوشی سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔

﴿زمین پر سونا اور جدید تحقیق﴾

سرکارِ اعظم (ﷺ) کو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا مختار بنایا ہے بقول آپ (ﷺ) کہ میں اگر چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں مگر میں نے اس کو پسند کیا کہ آج کھاؤں اور کل اپنے رب جل جلالہ سے مانگوں۔ باوجود اس شان کے آپ (ﷺ) چٹائی پر سوتے تھے اگر چٹائی نہ ہوتی تو زمین پر بھی لیٹ جایا کرتے تھے۔

﴿زمین پر سونے کے متعلق جدید تحقیق﴾

جدید تحقیق کے مطابق زمین پر بیٹھنے اور سونے سے نہ صرف بہت سی بیماریوں سے

Marfat.com

نجات ملتی ہے بلکہ موٹاپا بھی نہیں آتا اور پیٹ بھی نہیں بڑھ سکتا۔ زمین پر سونے سے غرور و تکبر جیسی بیماریاں بھی ختم ہو جاتی ہیں۔

﴿نرم بستر کا استعمال اور سائنسی تحقیق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے سرکارِ اعظم (ﷺ) کے سونے اور آرام کرنے کا بستر چمڑے کا ہوتا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوتی تھی۔ (شمائل ترمذی)

﴿ڈاکٹر نکسن وزیٹر کی سائنسی تحقیق﴾

ڈاکٹر صاحب نے آرام دہ اور نرم بستر کے مندرجہ ذیل نقصانات بتائے ہیں۔

۱...... ﴿ایک چست اور چلتا پھرتا انسان جب آرام دہ بستر استعمال کرتا ہے تو اس کے عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور وہ تمام زندگی کے معمولات میں سست پڑ جاتا ہے۔

۲...... ﴿بہت زیادہ نرم بستر گردوں پر برا اثر ڈالتا ہے حتّٰی کہ گردوں کی نالیوں میں پیچیدہ ورم پیدا ہو جاتا ہے۔

۳...... ﴿آرام دہ بستر ریڑھ کی ہڈی کو بہت نقصان پہنچاتا ہے اور میرے مشاہدے میں ایسے مریض ہیں جو آرام دہ بستر کی وجہ سے ریڑھ کی ہڈی کے مریض بن گئے۔

۴...... ﴿بچوں کی ہڈیاں نرم ہوتی ہیں اگر انہیں نرم بستر استعمال کروایا جائے تو ان کی ہڈیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں اور پوری زندگی معذوری ان کا مقدر بن جاتی ہے۔

۵...... ﴿آرام دہ بستر کمر کے درد کا باعث بن جاتا ہے کیونکہ کمر اور پشت کے عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور اگر مسلسل نرم بستر استعمال کیا جائے تو یہ درد بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔

دونوں جہاں کے سرکار (ﷺ) چٹائی پر سوتے تھے بعض اوقات آپ (ﷺ) کے

Marfat.com

پھول سے زیادہ نازک جسمِ اطہر پر نشان پڑ جاتے۔

﴿بستر کا جھاڑنا اور جدید سائنسی تحقیق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی بستر پر لیٹے تو اندر کی طرف چادر اور بستر جھاڑ لے کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ اس کے نیچے کیا ہے۔ (ابنِ ماجہ شریف)

﴿جدید تحقیق﴾ ایک صاحب کا واقعہ ہے کہ سردی کے موسم میں ان کے بستر میں رضائی کی گرمی کی گرمائش کی وجہ سے سانپ چھپ گیا جب وہ سونے کے لئے لیٹے تو اس سانپ نے انہیں ڈس لیا جسکی وجہ سے وہ صاحب فوت ہو گئے۔

اس طرح سے بیشمار خطرات ہیں لہٰذا کوشش کرنی چاہئے کہ بستر پر جانے سے قبل بستر کو جھاڑ لینا چاہئے کم از کم تین مرتبہ بستر کو جھاڑ لینا چاہئے تا کہ کوئی موذی جانور یا چھوٹا موٹا جانور آپ کے جسم کے کسی حصے کو نقصان نہ پہنچا سکے۔

﴿اُلٹا لیٹنا اور جدید سائنسی تحقیق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) کا گزر ایک اُلٹے سونے والے پر ہوا آپ (ﷺ) نے پیر مبارک مار کر فرمایا "اٹھو یہ جہنمیوں کا لیٹنا ہے۔" (ابن ماجہ شریف)

﴿جدید سائنسی تحقیق﴾ اوندھے منہ لیٹنے سے تمام اعضاء ہضم اور اعضائے رئیسہ اوندھے اور بے ترتیب ہو جاتے ہیں اسکا سب سے پہلا نقصان دماغ پر پڑتا ہے لہریں اپنی ترتیب سے ہٹ کر دوسرا منفی رُخ اختیار کر لیتی ہیں حالانکہ وہ مسلسل مثبت انداز سے انسان کو

Marfat.com

فائدہ پہنچاتی ہیں جب یہ لہریں منفی آتی ہیں تو آدمی کو ڈراؤنے خواب نظر آتے ہیں۔

حتیٰ کہ ماہرین نفسیات کے مطابق ایسے شخص کی زندگی کا رُخ بھی اپنی ترتیب سے ہٹ جاتا ہے اور وہ الٹی سوچ کا حامل ہو جاتا ہے۔ الٹے لیٹنے سے پیٹ بھی پھول جاتا ہے حالانکہ آپ دبلے پتلے ہیں اگر اُلٹے لیٹتے ہیں تو آپ کا پیٹ پھول جائے گا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم اُلٹا نہیں لیٹتے تو ہم کو نیند نہیں آتی ہماری اُلٹے لیٹنے کی عادت ہوگئی ہے اُن کو اِن تحقیقات کے بعد ذرا سوچنا چاہئے کہ ہمارے آقا (ﷺ) کا حکم کس قدر فوائد سے بھرپور ہے۔

﴿باوضو سونا اور جدید تحقیق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے مجھ سے فرمایا کہ "جب تم بستر پر جانے کا ارادہ کرو تو وضو کرو۔ جسطرح نماز کیلئے وضو کرتے ہو اور پھر سیدھے پہلو پر لیٹو"۔ (بخاری و مسلم)

﴿جدید سائنسی تحقیق﴾ نیند اصل میں آرام کا وقت ہے آرام اور سکون کے لئے وضو بہت ضروری ہے جیسا کہ آپ نے پڑھا کہ وضو اعضاء کو تعدیل میں لاتا ہے۔ وضو سے خرابی اور بے سکونی کا معقول علاج ہے وضو ڈپریشن کا فوری علاج ہے اس سکون کے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ وضو کر کے سویا جائے۔

وضو کر کے اگر پاک صاف ہو کر ذکر اللہ کر کے سویا جائے تو سکون اور چین کی نیند آتی ہے اس کہ علاوہ ہمیں کیا معلوم کہ ہماری زندگی کی آخری رات ہو مگر افسوس کہ ہم فلمیں، ڈرامے دیکھ کر اُلٹے سو جاتے ہیں اور بعض لوگ تو فلمیں اور بیہودہ ڈانس دیکھتے دیکھتے ہی سو جاتے ہیں ٹی وی اور وی سی آر بند کرنا بھی انہیں یاد نہیں رہتا پھر کہتے ہیں کہ بیماریاں آتی ہیں سکون

Marfat.com

ہمارے گھروں سے چلا گیا ہے یاد رکھئے! سکون صرف اور صرف تعلیماتِ سرکارِ اعظم (ﷺ) میں ہے۔

﴿بغیر مُنڈیر والی چھت پر سونا اور تحقیق﴾

سرکارِ اعظم (ﷺ) نے حدیث شریف میں بغیر مُنڈیر والی چھت پر سونے کی ممانعت فرمائی۔

﴿جدید تحقیق﴾ اول تورات کو آدمی پیشاب وغیرہ کے لئے اُٹھے اور اندھیرے میں پتہ نہ چلے تو وہ چھت سے گر کر جاں بحق ہو جائے گا۔

دوم یہ کہ بعض افراد کو سونے میں چلنے کی عادت ہوتی ہے لہٰذا اگر وہ بغیر مُنڈیر والی چھت پر نیند میں چلا تو پھر جان ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔

سوم یہ کہ بعض افراد کی نیند بہت گہری ہوتی ہے اور وہ لیٹے لیٹے کہاں سے کہاں نکل جاتے ہیں ایسے افراد کیلئے بھی بغیر مُنڈیر والی چھت پر سونا خطرے سے خالی نہیں اِسی لئے سرکارِ اعظم (ﷺ) نے منع فرمایا۔

﴿عمامے کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق﴾

افسوس کہ غیر مسلم اپنا شعار چھوڑتے نہیں اور مسلمان اپنا شعار اپناتے نہیں اے مسلمانو! ہمارے سرکارِ اعظم (ﷺ) کی سنتِ عمامہ وہ عظیم سنت ہے جس کے فوائد موجودہ سائنس بھی مانتی ہے۔

﴿حدیث شریف﴾ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ عمامہ باندھو تمہارا حلم (بُردباری) بڑھے گا۔ (حاکم، طبرانی)

Marfat.com

﴿جدید تحقیق﴾ عمامہ باندھنے سے متعلق فوائد جو سائنسی تحقیق نے بیان کئے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱...... فزیالوجی کی تحقیق اور ریسرچ کے مطابق جب حرام مغز محفوظ رہیگا تو جسم کا اعصابی نظام اور عضلاتی نظام دُرست اور منظم رہیگا اور ایسا عمامے کے شملے میں ممکن ہے۔

۲...... عمامے کا شملہ نچلے دھڑ کے فالج سے بچاتا ہے کیونکہ عمامے کا شملہ حرام مغز کو سردی، گرمی اور موسمی تغیرات سے محفوظ رکھتا ہے اسلئے ایسے آدمیوں کو سرسام کے خطرات بہت کم رہتے ہیں۔

۳...... عمامے کا شملہ ریڑھ کی ہڈی کے ورم سے بھی بچاتا ہے۔

۴...... دردِ سر کیلئے لئے عمامہ شریف بہت مفید ہے جو عمامہ باندھے گا اِسے دردِ سر کا خطرہ بہت کم ہو جائیگا۔

۵...... عمامہ شریف دماغی تقویت اور یادداشت بڑھانے میں موجب اثر ہے۔

۶) عمامہ شریف باندھنے سے دائمی نزلہ نہیں ہوتا اگر ہو بھی جائے تو اس کے اثرات کم ہوتے ہیں۔

۷...... جو آدمی عمامہ شریف باندھے گا وہ لو لگنے سے بچ جائیگا۔

۸...... جمالیاتی نقطہء نظر سے بھی عمامہ ''چہرہ'' کو بارعب اور پرکشش بنادیتا ہے۔

۹...... جنگ اور زلزلوں کی فلک شگاف آوازوں یا طوفانی بادوباران کی کڑک سے کانوں کو صدموں سے بچانے کے لئے عمامہ کا استعمال نہایت مفید رہتا ہے۔

۱۰...... چنانچہ ہوائی حملوں سے بچاؤ کے لئے منہ کے بل لیٹ کر سر اور چہرہ کو ڈھانکنے کے احکام دیئے جاتے ہیں اگر سر پر عمامہ کی سنت رہے تو ہم ان تمام خطرات سے بیک وقت بچ

Marfat.com

سکتے ہیں غرض یہ کہ اس پیاری سنت میں بیشمار حکمتیں پوشیدہ ہیں۔

روسی ماہر کا عمامے اور ٹوپی کے متعلق بیان

مشہور روسی ماہر نے بالوں کے گرنے سے متعلق لکھا ہے کہ پگڑی اور اوڑھنی یا بغیر ٹوپی کے ننگے سر چلنا بالوں کیلئے نقصان دہ ہے۔

ننگے سر بالوں پر براہِ راست دھوپ کی گرمی، سردی کے اثرات سے نہ صرف بال بلکہ پورا چہرہ اور دماغ بھی متاثر ہوتا ہے۔ جس سے صحت بھی متاثر ہو سکتی ہے۔

مشہور شاعر اکبر الہ آبادی کی کہاوت

ہندوستان کے مشہور شاعر اکبر الہ آبادی اپنے ایک شعر میں کہتے ہیں کہ جب تک مسلمانوں نے پگڑی اور عمامہ باندھے رکھا انگریزوں کے رسم و رواج کی دھول اُن کے دماغ پر اثر انداز نہ ہو سکی مگر جب سے مسلمانوں نے پگڑی اور عمامہ چھوڑا ہے انگریزوں کے طور طریقے اِن کے ذہنوں پر سوار ہو گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج کا مسلمان پتلون میں شرٹ ڈال کر گلے میں ٹائی کا پھندا ڈال کر اور پیروں میں چمکدار جوتے پہن کر چلنے میں فخر محسوس کرتا ہے عمامے اور ٹوپی والے شخص کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

داڑھی مُنڈوانا اور جدید سائنسی تحقیق

حدیث شریف سرکارِ اعظم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ مونچھیں کترواور داڑھیوں کو کثرت دو۔ اور یہود و نصاریٰ کے خلاف کرو۔ (بیہقی شریف)

داڑھی رکھنا فطرت میں سے بھی ہے مسلمان کا زیور بھی ہے داڑھی مُنڈوانا حرام ہے ایک مُٹھی سے کم کرنا یعنی خشخشی داڑھی رکھنا بھی حرام ہے اس کے علاوہ آج کل فرنچ کٹ داڑھی رکھی جاتی ہے۔ یہ داڑھی کا مذاق ہے سنت طریقہ داڑھی رکھنے کا ایک مُٹھی ہے یہ تمام انبیاء کرام

Marfat.com

علیہم السلام کی سنت میں سے ہے اس کو مُنڈ وانے کے بیشمار نقصانات ہیں جس پر سائنس نے تحقیق کی ہے۔

﴿داڑھی مُنڈ وانے کے نقصانات اور جدید انکشافات﴾

شیو سے جتنا زیادہ جلد کو نقصان پہنچتا ہے شاید جسم کے کسی حصے کو پہنچتا ہو دراصل شیو کا نشتر جلد کو مسلسل رگڑتا رہتا ہے اور ہر آدمی کی خواہش ہوتی ہے کہ چہرے پر ایک بال بھی نہ ہو کہ چہرے کہ حسن ونکھار میں کمی واقع نہ ہو اب بار بار ایک تیز استرے یا بلیڈ سے جلد کو چھیلا جاتا ہے جس سے چہرے کی جلد حساس ہو جاتی ہے اور طرح طرح کے امراض کو قبول اور حصول کی صلاحیت پیدا کر لیتی ہے۔

کند استرا یا بلیڈ چہرے پر پھیرنے میں زیادہ طاقت استعمال کرنی پڑتی ہے جس سے جلد مجروح ہو جاتی ہے یہ زخم آنکھوں سے نظر نہیں آتے لیکن اِن کی جلن کا احساس ہوتا رہتا ہے جب جلد پر کوئی خراش آجائے تو جراثیم کو داخلے کا ذریعہ مل جاتا ہے اسطرح داڑھی مونڈ ھنے والا طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

چہرے پر پہلے معمولی پھنسیاں نکل سکتی ہیں پھر (Impeigo) کے علاوہ ایک خصوصی جلدی سوزش جسے "حجام" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے یعنی (Barbac Sycosis) جیسی خطرناک جلدی بیماریاں لگ سکتی ہے۔

اسکے علاوہ بعض ایسی خطرناک چھوتی بیماریاں چہرے پر اور پھر اس کے ذریعے پورے جسم کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہیں وہ بیماریاں مندرجہ ذیل ہیں۔

﴿۱﴾ چہرے پر مسوں کا نکل آنا۔

﴿۲﴾ چہرے کی جلد کا خشک ہو جانا۔

﴿۳﴾ کیل اور جھائیاں کا ہو جانا۔

Marfat.com

﴿۴﴾ ناک پر دانے کیل اور مہاسے کا نکل آنا۔

﴿۵﴾ عام پھوڑے پھنسیوں کا ہو جانا۔

﴿۶﴾ ایگزیما ہونا۔

﴿۷﴾ پتی اچھلنا، الرجی وغیرہ وغیرہ۔

یہ سب نقصانات دنیاوی ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو معاف فرمائے کہ قیامت کے دن اسکا کیا عذاب ہوگا کیونکہ داڑھی مُنڈوانا یہودیوں کی سی صورت بنانے کے مترادف ہے اگر کل قیامت کے دن ہم سے سرکارِ اعظم (ﷺ) نے منہ پھیر لیا تو ہمارا کیا ہوگا؟۔

﴿ختنہ کرنا اور جدید سائنسی تحقیق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ چار چیزیں رسولوں (علیہم السلام) کی سنت ہیں۔

۱) ختنہ کرنا (۲) عطر لگانا (۳) مسواک کرنا (۴) نکاح کرنا۔ (ترمذی شریف)

﴿جدید تحقیق﴾ ڈاکٹر واچر نے ختنہ کے متعلق تحقیق میں وضاحت کی ہے:۔

﴿۱﴾ جس کی ختنہ ہو وہ شرمگاہ کے سرطان سے بچ جاتا ہے۔

﴿۲﴾ ختنہ کے نہ کرنے سے پیشاب کی بندش، گردے کی پتھری کے خطرات موجود رہتے ہیں

﴿۳﴾ ختنہ سے مرد غیر ضروری شہوت اور خیالات کے انتشار سے بچ جاتا ہے۔

﴿۴﴾ بعض خطرناک بیماریوں کے جراثیم عضو خاص کے گھونگھٹ میں پھنس کر اندر ہی اندر بڑھنا شروع ہو جاتے ہیں جس سے عضو خاص کا ایگزیما خارش اور الرجی ہو جاتی ہے۔

بعض لوگ ایسے دیکھنے میں آئے ہیں کہ ختنہ نہ ہونے کی وجہ سے اولاد سے محرومی ہو جاتی ہے قوتِ باہ میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور طرفینِ نشاط اور سرور سے محروم رہتے ہیں جوان

Marfat.com

کا انسانی حق ہے۔ اطباء اور بعض ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ بچے کے ختنہ نہ کئے ہوئے ہوں اور وہ مرض ام صبیان جس میں بچہ بیہوشی کے خطرناک دوروں میں مبتلا ہو تو ختنہ کر دینے سے جلد شفایاب ہو جاتا ہے اور اس سے بہتر اور کوئی علاج غیر مختون مریض بچے کا نہیں ہے۔ اس کھال کی موجودگی میں یہ حصہ بدن کا نہایت حساس ہوتا ہے جسکا اثر بلوغت کے وقت محسوس ہوتا ہے اسکے کٹ جانے سے نرمی میں کمی آجاتی ہے۔

﴿سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا چلنا اور جدید سائنسی تحقیق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ سعید جریری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتِ طفیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا الحمد للہ! سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو میں نے دیکھا ہے میں عرض گزار ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کیسا دیکھا؟ فرمایا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سفید اور نمکین حُسن والے ہیں جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) چلتے تو یوں محسوس ہوتا کہ گویا ڈھلان سے اتر رہے ہیں۔ (ابوداؤد شریف)

﴿جدید سائنسی تحقیق﴾ ڈاکٹر کلیم خان نے اس موضوع پر وسیع ریسرچ کی ہے انکے مطابق سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چلنے کے انداز میں پاؤں کے پنجوں پر وزن زیادہ پڑتا ہے اسکے بیشمار فوائد ہیں۔ ﴿۱﴾ جو شخص اِس انداز سے چلے گا وہ کبھی جوڑوں کا مریض نہیں بن سکتا۔

﴿۲﴾ پہلے اِس انداز سے چلنے کی مشق کرے پھر چلنا شروع کرے لمبے سفر میں نہیں تھکے گا۔

﴿۳﴾ یورپین سیّاحوں کی معلوماتی کتابوں میں یہ بات واضح ہے کہ اگر آپ کا سفر لمبا اور طویل ہے تو پاؤں کے پنجوں پر وزن دے کر قدرے جھک کر چلو سفر جلدی طے ہو جائیگا۔

﴿۴﴾ اِس انداز سے چلنے والوں کی نگاہ تیز ہوتی ہے۔

﴿۵﴾ اعصابی کھچاؤ اور بے چینی ختم ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

﴿پیدل چلنا اور جدید تحقیق﴾

سرکارِ اعظم (ﷺ) پیدل چلا کرتے تھے گھوڑے اور دراز گوش پر بھی کبھی کبھی سواری فرماتے تھے مگر اکثر پیدل چلا کرتے تھے علماءِ حدیث فرماتے ہیں کہ کبھی سواری کی لگام تھام کر پیدل چلنا چاہئے یعنی مقصد آدمی کا پیدل چلنا ہے آج اِس نعمت کو چھوڑ کر ہم پریشان ہیں تمام یورپ پیدل چلتا ہے اور مزید پیدل چلنے کی ترغیب دیتا ہے۔

﴿اونچی ایڑھی کے جوتے کے نقصانات اور جدید تحقیق﴾

عورتوں کو اونچی ایڑھی کے سینڈل اور جوتے پہننے کا شوق ہے اور وہ نہیں جانتیں کہ اس سے ان کے پاؤں ٹانگوں اور پورے جسم کی ساخت کو کیسے نقصان پہنچتے ہیں آجکل فیشن کی خاطر اونچی ایڑیوں کے تنگ جوتے عام طور پر پہنے جاتے ہیں۔

تنگ جوتوں اور سینڈلوں سے پاؤں اور ٹانگوں کے بعض حصوں میں دوران خون میں رکاوٹ پڑتی ہے اور پاؤں پنڈلیاں ٹانگیں اور کبھی کبھی کمر میں درد ہوتا ہے اسکے نتیجے میں ورم درید اور دلمہ رگ کے عارضے بھی ہوجاتے ہیں یعنی ٹانگوں یا پیروں کی رگوں میں خون کے لوتھڑے ہوجاتے ہیں اگر خواتین ایسی جوتیاں پہننا چھوڑ دیتی ہیں جلد ہی ان کی ایسی شکایات کے خطرات کم ہوجاتے ہیں۔

﴿ناخن تراشنا اور جدید سائنسی تحقیق﴾

ناخن تراشنا سرکارِ اعظم (ﷺ) کی سنت مبارکہ ہے ناخن ہر کوئی کاٹتا ہے اگر سنت کے مطابق کاٹے اور سنت کی نیت کرلے تو سنت کا بھی ثواب ملے گا۔

﴿جدید سائنسی تحقیق﴾ ناخنوں کی صفائی کے بارے میں ایک رسالے سوشیل میڈیسن میں ڈاکٹر سیل اور یارک نے لکھا ہے کہ نسل انسانی میں اسکا استعمال محدود اور ان کا صاف نہ

Marfat.com

رہنا بڑا پر خطر ہوا کرتا ہے اسلئے زیادہ بڑھے ہوئے ناخن جراثیم کی پناہ گاہ اور اکثر متعدی بیماریوں مثلاً ٹائیفائڈ، اسہال اور پیچش، ہیضہ اور آنتوں کے کیڑے اور ورم پیدا کرنے والے جراثیم کے پھیلانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر سیل لکھتے ہیں کہ بڑھے ہوئے ناخن مضر صحت ہوتے ہیں بعض لوگ اپنے ناخن اپنے دانتوں سے کترتے ہیں یہ ایک گندی عادت ہے ناخنوں کو ہمیشہ انکی قدرتی حدود پر قائم رکھنا چاہیے۔

پیٹ کے کیڑوں کے انڈے انسانی ناخن میں پوشیدہ رہتے ہیں اور انسان جب کھانا کھاتا ہے تو یہ انڈے غذا میں شامل ہو کر پیٹ کے اندر چلے جاتے ہیں اور اندر ہی اندر پھلتے پھولتے رہتے ہیں۔

تحقیق کے مطابق جو خواتین ناخن بڑھاتی ہیں وہ خون کی کمی کا شکار ہو جاتی ہیں اور ایسی عورتیں نفسیاتی امراض کا زیادہ شکار ہوں گی حتیٰ کہ ایک ماہر نفسیات کے بقول ناخن بڑھانا اتنا خطرناک ہے کہ انسان کو اتنا نفسیاتی مریض بنا دیتا ہے کہ وہ خودکشی کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔

﴿ناخن پالش کی لعنت اور سائنسی انکشافات﴾

﴿کرومو پیتھی کا اصول﴾ کرومو پیتھی کے ماہرین کے مطابق رنگ انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں اور انسان جس رنگ کو بار بار دیکھتا ہے تو اس کا اثر انسانی زندگی پر غالب ہوتا ہے چونکہ اکثر ناخن پالش سرخ رنگ کی ہوتی ہے اور یہ رنگ اشتعال غصہ اور بلڈ پریشر ہائی کرتا ہے اس لئے وہ لوگ جو پہلے سے اس مرض میں مبتلا ہوں ان کے امراض میں فوری اضافہ ہو جاتا ہے اور صحت مند آدمی بھی آہستہ آہستہ ان امراض کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

انسانی صحت اور تندرستی کے لئے ہر رنگ کا ایک منفرد مزاج ہوتا ہے موجودہ فیشن نے مختلف ناخن پالش کے استعمال کی ترغیب دی ہے ان مختلف رنگوں کی الرجی عام آدمی کے لئے بھی نا قابل برداشت ہے تو کیا ایک مریض برداشت کر سکے گا؟

ناخن پالش ناخن کے مسامات کو بند کر دیتی ہے مزید چونکہ ناخن پالش میں رنگدار کیمیکل ہوتے ہیں اس لئے کیمیکل بے شمار امراض کا باعث بنتے ہیں خاص طور پر اس کا جسم کے ہارمونز سسٹم پر بہت اثر پڑتا ہے جس سے خطرناک زنانہ امراض پیدا ہوتے ہیں۔

محترم حضرات! یہ لعنت عورتوں میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے ان کو ان کاموں میں بالکل دیر نہیں لگتی ذرا بھی خوشی کا موقع ہو فوراً ہی ناخن پالش لگاتی ہیں نیل پالش کے نقصانات آپ اوپر پڑھ چکے ہیں۔

اب دینی نقصانات پڑھیے کہ نیل پالش کو اگر دھو بھی لیا جائے تو اس کے اجزاء ناخنوں کی تہہ میں جم جاتے ہیں جس سے وضو نہیں ہوتا اگر غسل فرض ہو جائے تو غسل بھی نہیں ہوگا اور غسل نہ ہوا تو ہماری نمازوں کا کیا بنے گا اور اگر عورت اسی حالت میں مرگئی تو نہ جانے کیا آفت آئے کیونکہ ناخن پالش میں اسپرٹ ڈالی ہوتی ہے جو کہ ایک قسم کی شراب ہے اور یہ حرام ہے۔ کچھ خواتین ایسی ہوتی ہیں کہ ناخن پالش وضو کرنے کے بعد لگاتی ہیں کہ نماز ہو جائے گی مگر جب اس میں شراب ملی ہوگی تو حرام چیز کے ساتھ نماز پڑھنا گناہ ہے۔ لہٰذا اس قسم کے فیشن سے اجتناب کرنا چاہیئے کہ ہم ایسا کام ہی کیوں کریں کہ جس سے اللہ عزوجل اور اس کے رسول کی نافرمانی ہو۔ اس لئے ہماری ماؤں بہنوں کو اس قسم کی چیزیں لگانے سے بچنا چاہیئے کیونکہ اس کا دنیا میں بھی نقصان ہے اور آخرت میں بھی نقصان ہے۔

﴿نکاح کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق﴾

نکاح کرنا سرکار اعظم (ﷺ) کی سنت ہے۔

Marfat.com

﴿حدیث شریف﴾ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم (ﷺ) نے فرمایا کہ اے نوجوانو! تم میں سے جو شخص نفقہ اور مہر کی طاقت رکھتا ہوا سے نکاح کر لینا چاہئے کیونکہ نکاح نگاہ کو بہت روکنے والا ہے اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے والا ہے اور تم میں سے جو شخص اسکی طاقت نہ رکھے اس کو چاہئے کہ وہ روزہ رکھے اس لئے کہ روزہ شہوت کو ختم کرتا ہے"۔ (بخاری شریف)

﴿ڈاکٹر واچر لوہک کے انکشافات﴾ ڈاکٹر واچر لوہک سڈنی کے عظیم معالج ہیں۔ انہوں نے ایک انٹرویو میں اس بات کی وضاحت کی ہے کہ اگر بلوغت کے بعد شادی کو دیر کی جائے تو جسمانی جنسی ہارمونز کی طبعی کیفیت ختم ہو جاتی ہے اور وہ آہستہ آہستہ زوال کی طرف مائل ہوتے جاتے ہیں۔ غدہ فوق الکلیہ (Adrend Glands) کی رطوبت میں کمی واقع ہو کر جسمانی ہیجان میں پہلے سے زیادہ اور آہستہ آہستہ کمی واقع ہو جاتی ہے۔

بلوغت کے بعد شادی نہ ہونے کی وجہ سے معاشرتی برائیاں پھیلنے کے خطرات بڑھتے ہیں اگر شادی ہو بھی جائے تو پھر بھی وہ برائیوں کی عادت ختم نہیں ہوتی یوں یہ معاشرہ روز بروز خراب ہوتا جاتا ہے۔

اس وقت معاشرتی برائیوں کی بنیادی وجہ نوجوان نسل میں جذباتی اور جنسی رجحان ہے اور شادی اسی رجحان پر قابو پانے کا بہترین نسخہ ہے لیکن رواج اور فیشن کی زندگی نے شادی کو مشکل اور زنا کو آسان بنا دیا ہے۔ پورا یورپ جنسی اسکینڈلوں میں مبتلا ہے یورپ کے صدر وزیر اعظم سے لے کر ہر آخری آدمی جنسی گمراہی میں مبتلا نظر آتا ہے۔ اسلام ایک مسیحا مذہب ہے۔ اسکی ہر ایک ایک شق راہِ مستقیم ہے نہ کہ راہِ ضلالت؟ والدین کو چاہئے کہ وہ بالغ ہوتے ہی اپنی اولاد کی شادی کر دیں تا کہ وہ برائیوں کی طرف نہ جائیں۔

Marfat.com

﴾آبادی کی روک تھام کی مذمت اور جدید تحقیق﴿

﴾حدیث شریف﴿ ابوداؤد، نسائی و حاکم میں معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص سرکار دو عالم (ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ) میں نے عزت و مال و منصب ایک عورت میں پائے مگر اس کے بچہ نہیں ہوتا کیا میں اس سے نکاح کرلوں؟۔ سرکار دو عالم (ﷺ) نے منع فرمایا۔ پھر دوبارہ حاضر ہو کر عرض کیا حضور اکرم (ﷺ) نے منع فرمایا۔ تیسری مرتبہ حاضر ہو کر پھر عرض کی ارشاد فرمایا کہ ''ایسی عورت سے نکاح کرو جو محبت کرنے والی بچہ جننے والی ہو کہ میں تمہارے ساتھ اور (دوسری) امتوں پر کثرت ظاہر کرنے والا ہوں گا''۔

﴾جدید تحقیق﴿ ہماری تمام طاقتیں اس پر استعمال ہو رہی ہیں کہ نسلوں کو کم کیا جائے اور الٹے سیدھے اشتہارات دیئے جاتے ہیں کہ آبادی میں کمی کی جائے حالانکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نعمت ہے جس کو کوئی نہیں روک سکتا مگر افسوس کہ الٹی سیدھی دوائیاں کھلا کر عورتوں کو ان کی نسلوں کو بانجھ کیا جا رہا ہے۔ مشاہدات اور تجربات کے مطابق جو خواتین بچوں کو کم کرنے کے لئے ادویات استعمال کرتی ہیں انکی صورت حال کچھ یوں ہوتی ہے۔

ایک گائناکالوجسٹ میڈی کیون (میکسیکو امریکہ یونیورسٹی کی چیف) نے خواتین کو انتباہ کیا ہے کہ خبردار اگر بچے کم کرنے کے لئے ادویات کا سہارا لیا تو بیشمار بیماریاں تمہارا دامن تھام لیں گی پھر یہی نہیں کہ تم مسلسل بیمار ہو جاؤ گی بلکہ کینسر کا خطرہ تمہارے سروں پر منڈلاتا رہے گا۔ عالمی ادارۂ صحت W.H.O نے خواتین کے بریسٹ اور انجائنا کے اسباب میں ان ادویات کے استعمال کو دخل ہے رپورٹ کے مطابق جو خواتین ایسی ادویات مسلسل استعمال کرتی رہیں گی وہ کسی نہ کسی وقت کینسر میں مبتلا ہو سکتی ہیں۔ اس میں بے ہوشی کے دورے غصہ

Marfat.com

جیسے مرض ہو سکتے ہیں یہ بالکل بے معنی ہے اس سے بچنا چاہئے کیونکہ کوئی عقلمند ذہن اس قسم کی ادویات کے استعمال کی اجازت نہیں دیتا۔ اسکے علاوہ ٹی وی پر چابی والی گولیاں اور سبز ستارہ وغیرہ کے اشتہارات دیئے جاتے ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ بہت بے پردگی کی بات ہے کیونکہ حدیث میں اس کی ممانعت ہے کہ عورت عورت کے لئے بھی پردہ ہے جب کہ اس الٹے سیدھے کام میں بہت بے پردگی ہے ہمارے لئے حدیث شریف پر عمل کرنا زیادہ درست ہے نہ کہ سبز ستارہ والوں کی بات پر اور پھر میڈیا بھی اس کام کو بڑھ چڑھ کر پیش کرتا ہے۔ یہ لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ آنے والا بچہ اپنا رزق خود لے کر آتا ہے اپنے پروردگار کی طرف سے۔

زنا کی آفت اور سائنسی انکشافات

نکاح ایک واحد علاج ہے جو انسان کو شہوانی وسوسوں اور شہوت پرستی سے بچالیتا ہے اگر والدین اولاد کو صحیح تربیت نہ دیں اور اس کا علاج بالغ ہونے کے بعد جلد از جلد نہ کر دیں تو پھر انسان دو بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے پہلی بیماری وہ زنا کا عادی ہو جاتا ہے یا پھر وہ اپنی جوانی اپنے ہاتھوں سے ضائع کر دیتا ہے ان دونوں بیماریوں کو بہت خطرناک کہا گیا ہے۔

زنا کاری ایک سخت گناہ ہے اور یہ وہ بیماری ہے جس میں ہزاروں لوگ مبتلا ہیں سب سے زیادہ یہ بیماری یورپی ممالک میں پائی جاتی ہے ان کے نزدیک یہ کوئی عیب نہیں سمجھا جاتا مسلمانوں کو اسلام نے اس بیماری کی طرف جانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس سے آخرت کا ہی نہیں بلکہ دنیاوی نقصان بھی بہت زیادہ ہے جو کہ زنا کار اپنی زندگی میں دیکھتا ہے زنا کی نحوستیں زنا کار پر ہمیشہ رہتی ہیں جسے زنا کار خود بھی محسوس کرتا ہے۔

حدیث شریف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اعظم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ دونوں آنکھوں کا زنا (شہوت سے) نگاہ کرنا ہے اور

Marfat.com

دونوں کانوں کا زنا (شہوت سے) باتیں سننا ہے اور ہاتھ کا زنا (شہوت سے) کسی کا ہاتھ پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا شہوت سے قدم اٹھا کر چلنا ہے اور دل کا زنا یہ ہے کہ (شہوت سے) وہ خواہش کرتا ہے اور طمع کرتا ہے (حتیٰ کہ زنا ہو جاتا ہے جو کہ حرام ہے)۔ (مسلم شریف)

یورپ میں زنا کی تباہ کاریاں اور بربادیاں

امریکہ: جج بن لنڈ سے جسکو ڈنور کی عدالت جرائم اطفال میں صدر ہونے کی حیثیت سے امریکہ کے نوجوانوں کی اخلاقی حالات سے واقف ہونے کا بہت زیادہ موقع ملا ہے اپنی کتاب (Rovolt of Modern youth) میں لکھتا ہے کہ امریکہ میں بچے قبل از وقت بالغ ہونے لگے ہیں اور کچی عمر میں انکے اندر منفی احساسات پیدا ہو جاتے ہیں اس نے نمونے کے طور پر 312 لڑکیوں کے حالات کی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ ان میں 256 ایسی تھی جو کہ گیارہ اور تیرہ برس کی درمیانی عمر میں بالغ ہو چکی تھی اور انکے اندر ایسی منفی خواہشات اور جسمانی مطالبات کے آثار پائے جاتے تھے (جو کہ ایک 18 برس اور اس سے بھی زیادہ عمر کی لڑکی میں ہونا چاہئے) ڈاکٹر ایڈتھ ہو کر اپنی کتاب کے صفحہ نمبر 82 تا 86 میں لکھتی ہیں کہ نہایت مہذب اور دولتمند طبقوں میں یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے کہ سات آٹھ برس کی لڑکیاں اپنے ہم عمر لڑکوں سے عشق و محبت کے تعلقات رکھتی ہیں جنکے ساتھ بسا اوقات مباشرت بھی ہو جاتی ہے۔

خواہش کی کثرت امریکہ میں جن عورتوں نے زنا کاری کو مستقل پیشہ بنالیا ہے ان کی تعداد کم از کم چار پانچ لاکھ کے درمیان ہے مگر امریکہ کی بیوہ کو ہندوستان کی بیوہ پر قیاس نہ کر لیجئے۔ وہ خاندانی بیوہ نہیں ہے بلکہ وہ ایک ایسی عورت ہے جو کل تک کوئی آزاد پیشہ کرتی تھی۔ بری صحبت میں خراب ہوگئی اور قحبہ خانے میں آبیٹھی۔ چند سال یہاں گذارے گی پھر اس کام کو

Marfat.com

چھوڑ کر کسی دفتر یا کارخانے میں ملازم ہو جائے گی۔

تحقیقات سے یہ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کی 50% لڑکیاں ہسپتالوں، دفتروں اور دکانوں کی ملازمتیں چھوڑ کر آتی ہیں عموماً پندرہ اور بیس سال کی عمر میں یہ پیشہ شروع کیا جاتا ہے اور پچیس سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد وہ عورت جو کل بیوہ تھی قحبہ خانے سے منتقل ہو کر کسی دوسرے آزاد پیشے میں چلی جاتی ہے اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے امریکہ میں چار پانچ لاکھ بیواؤں کی موجودگی درحقیقت کیا معنی رکھتی ہے۔

دیکھا کہ سب سے پہلے یہ بیماری شہوت سے دیکھنے اور چھونے سے پیدا ہوتی ہے جسکی صداقت کی گواہی سائنس نے بھی دی کہ اگر ہم اس بیماری کو قریب ہی نہ آنے دیں مطلب یہ کہ شہوت کہ ساتھ دیکھنا اور چھونا چھوڑ دیں تا کہ زنا کاری تک نوبت نہ پہنچے۔

﴿برباد جوانی اور جدید سائنسی انکشافات﴾

سرکارِ اعظم (ﷺ) نے ان لوگوں کو ملعون فرمایا ہے جو اپنے ہاتھوں سے منی نکالتے ہیں۔

﴿جدید سائنسی انکشافات﴾ موجودہ سائنس اور ڈاکٹری رپورٹ بھی کہتی ہے کہ اپنے ہاتھوں سے جوانی ضائع کرنا یعنی منی نکالنا بیشمار بیماریوں کو جنم دیتا ہے جن کا ذکر درج ذیل ہے۔

﴿۱﴾ تھوڑا کام کرنے کے بعد تھکاوٹ زیادہ محسوس ہوتی ہے۔

﴿۲﴾ وزنی چیز اٹھانے سے قطرہ نکلنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

﴿۳﴾ انسان شادی کے قابل نہیں رہتا۔

﴿۴﴾ صبح اٹھنے کے بعد جسم ٹوٹنا شروع ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

﴿۵﴾ جسم پھولنا شروع ہو جاتا ہے۔

﴿۶﴾ چہرے سے رونق ختم ہو جاتی ہے۔

﴿۷﴾ کمزوری اور غم بڑھ جاتا ہے۔

﴿۸﴾ قوتِ حافظہ میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

﴿۹﴾ بات بات پر غصہ آتا ہے۔

﴿۱۰﴾ انسان چڑچڑا ہو جاتا ہے۔

اس کے علاوہ کئی بیماریاں ہیں جن کی موجودہ میڈیکل رپورٹ نے تصدیق کی ہے مگر افسوس کہ آج نوجوان اس بیماری میں کثرت سے مبتلا ہیں اس کی وجہ گندے لٹریچر اور فلمیں دیکھنا ہے ہمیں اس بیماری سے بھی بچنا چاہئے۔

﴿فلمیں دیکھنے کی لعنت اور سائنسی انکشافات﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ دونوں آنکھیں زنا کرتی ہیں اور دونوں پاؤں زنا کرتے ہیں اور شرم گاہ زنا کرتی ہے۔ (احمد شفیف)

﴿فلموں کے نقصانات اور جدید انکشافات﴾

فلمیں دیکھنا بھی ایک نشہ ہے اس کے دیکھنے والے ہر عمر کے افراد ہیں آٹھ سال کی عمر کے بچے سے لے کر ساٹھ سال کے بوڑھے، لڑکے اور لڑکیاں بھی ہیں پاکستان میں لڑکیاں نسبتاً کم اور لڑکے زیادہ ہیں۔ اس بیماری میں مبتلا پندرہ سال سے پینتالیس سال عمر والے زیادہ لوگ ہیں سوسائٹی کا بہت بڑا حصہ اس بیماری سے متاثر ہو رہا ہے اس بیماری نے ہر انسان کو خراب کیا ہوا ہے اور اس سے ہمارے بچوں پر اچھا اثر نہیں پڑتا ہماری لڑکیاں گھروں سے

Marfat.com

بھاگ جاتی ہیں۔ نوجوان غلط کاموں میں مبتلا ہیں، ذہنیت گندی ہوتی جا رہی ہے معاشرے میں اس کے بہت گندے نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔

انگریز جو تباہی سو سالوں میں نہ مچا سکا اس نے وہ تباہی میڈیا کے ذریعے پندرہ سالوں میں مچا دی ہے ہماری نوجوان نسل پر اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے ان کی زبانوں پر گانے اور گالیاں ہیں یہ والدین کا فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کو ان کاموں سے روکیں ٹی وی، وی سی آر، ڈش انٹینا اور لیڈ بالکل نہ رکھیں کیونکہ یہ فساد کی جڑیں ہیں ہماری اولاد والدین سے بغاوت کر دیتی ہے، اولاد والدین پر ہاتھ اٹھاتی ہے اور ان کی عزت کا پاس نہیں کرتی۔

کتنی شرم کی بات ہے کہ ماؤں، بہنوں اور بہو کے ساتھ بیٹھ کر مرد گندی فلمیں دیکھتے ہیں جس میں الٹے سیدھے ناچ گانے اور بیہودہ کپڑوں میں ملبوس عورتیں ڈانس کرتی ہیں اور ہم سب ملکر اسے دیکھتے ہیں یہ سب بیماریاں اور پریشانیاں اسی کی وجہ سے ہیں یہ سب اسی کی نحوست کا نتیجہ ہے۔

گندے لٹریچر کی تباہ کاریاں اور جدید تحقیق

بعض کالجوں میں لڑکے اور لڑکیاں ساتھ مل کر پڑھتے ہیں۔ یہاں اشتعال کے اسباب بھی موجود ہیں اور اس کو تسکین دینے کے اسباب بھی۔ جس ہیجان جذبات کی ابتداء بچپن میں ہوتی تھی، یہاں پہنچ کر اس کی تکمیل ہو جاتی ہے بدترین فحش لٹریچر لڑکوں اور لڑکیوں کے زیرِ مطالعہ رہتا ہے۔ عشقیہ افسانے، نام نہاد "آرٹ" کے رسالے جنسی مسائل پر نہایت گندی کتابیں اور مانع حمل کی معلومات فراہم کرنے والے مضامین۔ یہ ہیں وہ چیزیں جو عنفوان شباب میں کالجوں کے طلبہ اور طالبات کیلئے سب سے زیادہ جاذب نظر ہوتی ہیں۔

مشہور امریکن مصنف ہینڈرچ فالون کہتا ہے کہ یہ لٹریچر جسکی سب سے زیادہ مانگ امریکن یونیورسٹیوں میں ہے گندگی، فحش اور بیہودگی کا بدترین مجموعہ ہے جو کسی زمانے میں اس

Marfat.com

قدر آزادی کے ساتھ پبلک میں پیش نہیں کیا گیا۔

اس لٹریچر سے جو معلومات حاصل ہوتی ہیں دونوں صنفوں کے جوان افرادان پر نہایت آزادی اور بیباکی سے مباحثے کرتے ہیں اور اس کے بعد عملی تجربات کی طرف قدم بڑھایا جاتا ہے۔ لڑکے اور لڑکیاں ملکر (Pettang Parties) کے لئے نکلتے ہیں جس میں شراب اور سگریٹ کا استعمال خوب آزادی سے ہوتا ہے اور ناچ رنگ سے پورا لطف اٹھایا جاتا ہے۔ لُنڈ سے کا اندازہ ہے کہ ہائی اسکول کی کم سے کم 45 فیصد لڑکیاں کالج چھوڑنے سے پہلے خراب ہو چکی ہوتی ہیں اور بعد کے تعلیمی مدارج میں اوسط اس سے بہت زیادہ ہوتا ہے وہ لکھتا ہے۔ ''ہائی اسکول کا لڑکا بمقابلہ ہائی اسکول کی لڑکی کے جذبات کی شدت میں بہت پیچھے رہ جاتا ہے۔ عموماً لڑکی ہی کسی نہ کسی طرح پیش قدمی کرتی ہے اور لڑکا اس کے اشاروں پر ناچتا ہے''۔

﴿تین شیطانی قوتیں﴾

ایک امریکن رسالے میں ان اسباب کو جن کی وجہ سے وہاں بداخلاقی کی غیر معمولی اشاعت ہو رہی ہے اسطرح بیان کیا گیا ہے۔

تین شیطانی قوتیں ہیں جن کی تثلیث آج ہماری دنیا پر چھا گئی ہے اور یہ تینوں ایک جہنم تیار کرنے میں مشغول ہیں۔ فحش لٹریچر، جو جنگِ عظیم کے بعد حیرت انگیز رفتار سے اپنی بے شرمی اور کثرت اشاعت میں بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ متحرک تصویریں جو شہوانی محبت کے جذبات کو نہ صرف بھڑکاتی ہیں بلکہ عملی سبق دیتی ہیں۔ عورتوں کا گرا ہوا اخلاقی معیار جو ان کے لباس اور بسا اوقات انکی برہنگی اور سگریٹ کے روز افزوں استعمال اور مردوں کے ساتھ ان کے ہر قید امتیاز سے نا آشنا اختلاط کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ یہ تین چیزیں ہمارے ہاں بڑھتی چلی جا رہی ہیں اور انکا نتیجہ مسیحی تہذیب و معاشرت کا زوال اور آخر کار تباہی ہے اگر ان کو نہ روکا گیا

Marfat.com

تو ہماری تاریخ بھی روم اوران دوسری قوموں کے مماثل ہو جائے گی جن کو یہی نفس پرستی اور شہوانیت شراب اور عورتوں اور ناچ رنگ سمیت فنا کے گھاٹ اُتار چکی ہے۔

یہ تین اسباب جو تمدن و معاشرت کی پوری فضا پر چھائے ہوئے ہیں ہر اس جوان مرد اور اس جوان عورت کے جذبات میں ایک دائمی تحریک پیدا کرتے ہیں جسکے جسم میں تھوڑا سا بھی گرم خون موجود ہے۔

﴿ جماہی کو روکنا اور جدید سائنسی تحقیق ﴾

﴿ حدیث شریف ﴾ حضرتِ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص جماہی لے تو اسکو چاہیئے کہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے کیونکہ کھلے منہ میں شیطان گھس جاتا ہے۔ (مسلم شریف)

﴿ جدید سائنسی تحقیق ﴾ جماہی آتے وقت تمام جسم کے جوڑ کھل جاتے ہیں اور ہاتھ دینے سے وہ مقدار سے زیادہ نہیں کھلتے اگر وہ زیادہ کھل جائیں تو جوڑ جدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ جماہی لیتے ہوئے چونکہ انسان گہرا سانس لیتا ہے اسلئے ہوا میں گرد وغبار اٹک جاتے ہیں اگر یہی جراثیم اندر چلے جائیں تو صحت اور توانائی کو نقصان دیتے ہیں۔

جماہی میں الٹا ہاتھ اسلئے استعمال کرتے ہیں کہ وہ جراثیم! الٹے ہاتھ کو لگ جائیں گے اگر اسی کام کے لئے سیدھا ہاتھ استعمال کیا جاتا تو چونکہ سیدھا ہاتھ کھانے کے لئے استعمال ہوتا ہے اور جماہی لیتے وقت اس کو جراثیم لگ جاتے اور یہی جراثیم کھانے کے ذریعے جسم میں مرض اور بیماریوں کا باعث بنتے ہیں۔ جماہی سستی، کسل مندی اور خماری کی علامت ہے۔

Marfat.com

﴾چھینکنا اور جدید سائنسی تحقیق﴿

﴾حدیث شریف﴿ حضرتِ عبادہ بن صامت شداد بن اوس وحضرتِ واثلہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی کو ڈکار یا چھینک آئے تو بلند آواز نہ کرے کہ شیطان کو یہ بات پسند ہے کہ ان میں آواز بلند کی جائے۔

(شعب الایمان)

﴾جدید سائنسی تحقیق﴿ تمام دن کی مصروف زندگی میں انسان مختلف امور کو انجام دیتا ہے بعض افراد کا پیشہ ایسا ہے کہ انہیں گرد وغبار میں کام کرنا پڑتا ہے اسطرح یہ گرد وغبار ناک تک پہنچتا رہتا ہے قدرت نے ناک کے بالوں کو دراصل انہی ذرات اور گرد وغبار میں موجود جراثیموں کے روکنے کا اہم کام عطا فرمایا ہے چھینکنے سے یہ گرد وغبار اور جراثیم باہر نکل جاتے ہیں حتّٰی کہ چھینک کی ہوا اتنی زوردار ہوتی ہے کہ کسی جراثیم کو وہاں رکنے کی مہلت ہی نہیں ملتی اگر یہی جراثیم، گرد وغبار اندر چلے جائیں تو بیشمار امراض کا باعث بن سکتے ہیں کتنی ہی ایسی بیماریاں ہیں جو صرف سانس کے ذریعے ہی پھیلتی ہیں اور پھر خطرناک صورت اختیار کر لیتی ہے اللہ تعالیٰ نے چھینک کے نظام کو ان تمام بیماریوں کے خاتمے کا سبب بنایا ہے اسلئے سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے چھینک کو پسند فرمایا۔

﴾سرمہ لگانا اور جدید سائنسی تحقیق﴿

﴾حدیث شریف﴿ حضرتِ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) سونے سے پہلے ہر آنکھ میں سرمہءِ اثمد کی تین سلائی لگایا کرتے۔ (ترمذی شریف)

﴾جدید سائنسی تحقیق﴿ سرمہ جہاں سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنت ہے وہاں اسکے

Marfat.com

دنیاوی فوائد بھی بہت ہیں آنکھوں کی چمک دمک کا ذریعہ ہے۔

﴿۱﴾ سرمہ اعلیٰ درجہ کا دافع تعفن ہے یعنی اینٹی سپٹک ہے۔

﴿۲﴾ جدید تحقیق کے مطابق جب آنکھوں میں سرمہ لگایا جاتا ہے تو سورج کی تیز شعائیں آنکھوں کی پتلی کو نقصان نہیں پہنچا سکتیں اس کے مقابلے میں سرمہ نہ لگانے والے کو الٹراوائیلٹ ریز نقصان پہنچا سکتی ہیں۔

﴿۳﴾ آشوب چشم کے مریض کیلئے سرمہ بہت مفید ہے حتیٰ کہ جو آدمی سرمہ کا ہمیشہ استعمال کرتا ہے اسے آشوب چشم کا مرض بہت کم ہوگا۔

﴿۴﴾ آنکھوں کے ماہرین کے مطابق آنکھوں کو بیماریوں سے بچاتا ہے جن بیماریوں کا جدید سائنس میں علاج ناممکن ہے۔

﴿۵﴾ رات کو سرمہ لگانے کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ دن بھر کا گردوغبار سرمہ لگانے کے ساتھ پانی کے ہمراہ گوشۂ چشم سے باہر نکل آتا ہے اور صبح آنکھیں دھونے سے چہرے پر سرمے کی سیاہی کا کوئی نشان نہیں رہتا۔

الغرض کہ یہ وہ عظیم الشان سنت ہے جو آنکھوں کو بیماریوں اور اندھے پن سے بچاتی ہے، روشنی بڑھاتی ہے، آنکھوں میں چمک پیدا کرتی ہے اور آنکھ جیسی عظیم نعمت کی حفاظت کرتی ہے۔

﴿تیل لگانا، کنگھی کرنا اور جدید سائنسی تحقیق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس کے بال ہوں ان کا اکرام کرے یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے اور کنگھا کرے۔ (ابوداؤد شریف)

Marfat.com

﴿جدید تحقیق﴾ سر میں قدرتی تیل کے مساج سے مرد اور خواتین بہت ساری بیماریوں سے بچ سکتے ہیں اس امر کا انکشاف ایوریک تھراپی رپورٹ میں کیا گیا کہ مساج سے بیماریوں کا علاج صدیوں پرانا طریقہ ہے مساج سے جسم تروتازہ اور پرسکون ہو جاتا ہے۔ بالخصوص خالص قدرتی تیل سے مساج اضطراب اور بے چینی کی کیفیت کو ختم کرتا ہے۔ نیز اسکی وجہ سے نبض کی رفتار بھی بہتر ہو جاتی ہے جلد کی اکثر بیماریوں کا علاج قدرتی تیل کا مساج ہی ہے۔ جلد کی رنگت نکھارنے اور جلد کو داغوں سے بچانے کیلئے مساج قدرتی تریاق ہے۔ درحقیقت قدرتی تیل جلد کی اندرونی تہوں میں جذب ہو کر جسم کو مختلف بیماریوں کے وائرس سے محفوظ رکھتا ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس سے خون کی گردش جسم کے درجہء حرارت کے متوازی ہو جاتی ہے۔ جس سے پورا جسم خوبصورت اور تندرست ہو جاتا ہے۔ گردن اور کندھوں کا مساج ڈپریشن کو ختم کر دیتا ہے۔

﴿سر میں کنگھا کرنا﴾

سر میں کنگھا کرنے سے ایک حرارت اور انرجی پیدا ہوتی ہے جو بالوں کے ذریعے جسم کے اعصابی نظام کو قوی کرتی ہے حتیٰ کہ مسلسل کنگھا کرنا بالوں کو بڑھاتا اور انہیں گھنا کرتا ہے کنگھا کرنے کی سنت میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اگر بالوں میں کنگھا نہ کیا جائے تو ان میں جراثیم اٹک جاتے ہیں جو اندر ہی اندر بڑھتے رہتے ہیں اور ایک وقت میں خطرناک کیفیت اختیار کر لیتے ہیں نیز کنگھا نہ کرنا جوؤں کے خطرات کو بھی بڑھا دیتا ہے۔

﴿زلفوں والی سنت اور جدید تحقیق﴾

احادیث میں آتا ہے کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) کی سنت میں زلفوں کا رکھنا بھی شامل ہے۔

Marfat.com

﴿جدید تحقیقی رپورٹ﴾ ٹیکسٹ بک آف پریوینٹو سوشیل میڈیسن میں پرسنل ہائجین کے سلسلے میں لکھا ہے کہ ''زلفیں موسمی شدائد سے محفوظ رکھنے کا لازمی اور قدرتی آلہ ہیں۔ عورتیں عام طور پر خوبصورتی کے لئے سر میں لمبے بال رکھتی ہیں اور مرد زلفیں اور داڑھی زینت اور وقار کے لئے رکھتے ہیں۔ بہرحال انکی صفائی بھی بے حد اہمیت رکھتی ہے نیز حجاموں کو اپنے سامان کے صاف رکھنے میں تمام احتیاطی تدابیر کو ملحوظ رکھنا چاہیے تاکہ پیپ پیدا کرنے والے جراثیم آتشک، خارش اور جوڑوں کے تعدیہ سے نجات حاصل ہو۔

چلی ارجنٹائن کے ڈاکٹروں کی ایک ٹیم نے سروے کے بعد اس بات کو تسلیم کیا ہے جن لوگوں کے سر کے بال برابر ہوتے ہیں ایسے لوگ لوکی بیماری دماغی دباؤ اور گردوں کی بیماری سے بچ جاتے ہیں۔

ماہر ڈاکٹروں کی ٹیم کے مطابق چونکہ بال سیاہ ہوتے ہیں سورج کی روشنی اور اس میں موجود تیز شعاعیں جب سر پر پڑتی ہیں تو ایک کیمیائی عمل شروع ہو جاتا ہے اگر بال غیر ہموار ابھرے ہوئے ہوں تو اس روشنی کی وہاں گردش زیادہ ہو کر اس جگہ پر برے اثرات ڈالتی ہے اسلئے سر کے بال ہموار ہوں اور ایسا زلفوں میں ممکن ہے اسلئے حدیث شریف میں کنگھا اور بال سنوارنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

﴿بیٹھ کر جوتے پہننا اور جدید تحقیق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم (ﷺ) نے فرمایا کہ ''جوتے بیٹھ کر پہنیں کھڑے کھڑے نہیں پہنیں''۔ (ابوداؤد شریف)

﴿جدید تحقیق﴾ بعض اوقات انسانی جسم کا توازن برقرار نہیں رہ سکتا چونکہ جوتا پہنتے ہوئے

Marfat.com

ایک پاؤں پر وزن زیادہ اور ایک پر کم ہوتا ہے اس لئے توازن کو برقرار رکھنے کے لئے بیٹھنے سے بڑھ کر کوئی صورت نہیں۔ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض اوقات جوتے میں کوئی حشرات الارض کنکر، کانٹا وغیرہ پڑا ہوتا ہے اور ایک دم پاؤں آنے پر بے شمار تکالیف کا سامنا ہو سکتا ہے لیکن بیٹھ کر پہننے سے جوتے کو ہاتھ میں لے کر پہنا جائیگا اس لئے جوتے میں موجود ہر چیز عیاں ہو جائے گی۔سرکار دو عالم (ﷺ) کی اس سنت میں بھی برکات کا خزانہ ہے۔

خوشبو کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق

سرکار دو عالم (ﷺ) عطر یعنی خوشبو لگایا کرتے تھے میرے سرکار دو عالم (ﷺ) اگر خوشبو نہ بھی لگاتے تو آپ (ﷺ) کے جسم اطہر میں سے خوشبو کی لپٹیں آتی تھیں آپ (ﷺ) کے پسینے میں بھی خوشبو آتی تھی ایسی خوشبو آتی تھی کہ جنت میں بھی ایسی خوشبو نہیں ہوگی۔

صحابہء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم (ﷺ) کو تلاش کرنا ہوتا تو ہمیں پریشانی نہ ہوتی تھی ہم مدینے کی گلیوں میں گھومتے جس گلی میں خوشبو آتی سمجھ جاتے کہ سرکار دو عالم (ﷺ) یہیں جلوہ افروز ہیں۔

حدیث شریف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میرے سرتاج سرکار اعظم (ﷺ) نے نہایت عمدہ خوشبو لگائی تھی یہاں تک کہ اس کی چمک سرکار اعظم (ﷺ) کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں باقی تھی۔(بخاری شریف، مسلم شریف)

جدید سائنسی تحقیق جرمنی کے ڈاکٹر ایلف نے اس طریقہء علاج کو عام کیا اور ہزاروں لوگ اس سے صحت یاب ہوئے۔چونکہ خوشبو ایک جز و لطیف ہے اور روح بھی لطیف ہے اس لئے جب کوئی خوشبو لگاتا ہے تو اس کے اثرات فوراً روح پر پڑتے ہیں اور روح کی وجہ

Marfat.com

سے جسم صحت اور تازگی کی طرف مائل ہوتا ہے۔ بادشاہوں کے محلات میں بعض خوشبو دار لکڑیوں کی دھونی دی جاتی تھی اور جب محل میں کوئی بیمار ہوتا تو بھی خوشبو دار لکڑیوں کی دھونی دی جاتی تھی یہ اس بات کی علامت ہوتی کہ مریض جلد صحت یاب ہو جائے گا۔

اس کے برعکس ایسی جگہ جائیں جہاں بدبو ہو تو انسان کی طبعیت میں تکدر، بے چینی اور نفرت حتی کہ بعض حضرات کو قے آ جاتی ہے۔ آپ خوشبو لگا کر نماز پڑھیں آپکو ایک روحانی کیفیت نصیب ہوگی اور اس بات کی گواہی آپ خود دیں گے۔

سر کے بالوں اور داڑھی میں خوشبو نہ لگائیں آجکل عطر میں کیمیکل ڈالے جاتے ہیں وہ کیمیکل کالے بالوں کو جلد ہی سفید کر دیتے ہیں لہذا عطر کو سر میں اور داڑھی میں نہ لگایا جائے یہ نقصان دہ ہے اگر کوئی ایسا عطر مل جائے جو خالص ہو تو لگا لیں (اول تو خالص عطر بغیر کیمیکل والا ملتا ہی نہیں)

﴿طلاق ناپسندیدہ فعل اور جدید سائنسی تحقیق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا حلال کاموں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ کام اللہ تعالی کے نزدیک طلاق ہے۔ (ابوداؤد)

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ اے معاذ! اللہ تعالی نے کوئی چیز زمین پر پیدا نہیں کی جو پیاری ہو آزاد کرنے سے اور نہیں پیدا کی کوئی چیز روئے زمین پر کہ بہت بری ہو طلاق دینے سے۔ (دار قطنی)

﴿جدید تحقیق﴾ مشہور سائنسدان لنڈ سے لکھتا ہے کہ 1992ء میں ڈنور میں ہر شادی

Marfat.com

کے ساتھ ایک واقعہ تفریق کا پیش آیا اور دو شادیوں کے مقابلے میں ایک مقدمہ طلاق کا پیش ہوا۔ یہ حالت محض ڈنور ہی کی نہیں ہے امریکہ کے تقریباً تمام شہروں کی قریب قریب یہی حالت ہے۔ طلاق اور تفریق کے واقعات بڑھتے جا رہے ہیں اور اگر یہی حالت رہی جیسی کہ امید ہے تو غالباً ملک کے اکثر حصوں میں جتنے شادی کے لائسنس دیئے جائیں گے اتنے ہی طلاق کے مقدمے پیش ہوں گے۔

ایک اخبار میں یہ عبارت لکھی ہوئی تھی کہ نکاحوں میں کمی، طلاقوں کی زیادتی اور نکاح کے بغیر مستقل یا عارضی ناجائز تعلقات کی کثرت یہ معنی رکھتی ہے کہ ہم حیوانیت کی طرف واپس جا رہے ہیں۔ بچے پیدا کرنے کی فطری خواہش مٹ رہی ہے، پیدا شدہ بچوں سے غفلت برتی جا رہی ہے اور اس امر کا احساس رخصت ہو رہا ہے کہ خاندان اور گھر کی تعمیر تہذیب اور آزاد حکومت کی بقاء کے لئے ضروری ہے اسکے برعکس تہذیب اور حکومت کے انجام سے ایک بے دردانہ بے اعتنائی پیدا ہو رہی ہے۔

آج کل آدمی ذرا ذرا سی بات پر طلاق دیتا ہے آپ کسی مفتی سے پوچھیں تو وہ آپ کو بتائے گا کہ طلاق دینے میں مرد ماسٹر ہیں مگر جب بعد میں آنکھ کھلتی ہے تو عقل ٹھکانے آجاتی ہے پھر پچھتاوے سے کچھ ہاتھ نہیں آتا آدمی اس کی نحوست اور اس گالی کا وبال بھگتتا ہے اس لئے اس کام کو ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔

مسکراہٹ کی سنت اور جدید سائنسی تحقیق

حدیث شریف حضرتِ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھ کو اپنے پاس آنے سے منع نہیں فرمایا اور جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ کو دیکھتے تو مسکراتے۔ (مسلم شریف)

Marfat.com

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سرکارِ اعظم (ﷺ) کو پورا پورا ہنستے نہیں دیکھا کہ میں آپ (ﷺ) کا تالو مبارک بھی دیکھ لیتی آپ (ﷺ) تو تبسم فرمایا کرتے تھے۔ (بخاری شریف)

سرکارِ اعظم (ﷺ) مسکراتے تھے کبھی بھی قہقہہ بلند نہ فرماتے اور اس کام سے منع فرماتے خوشی کی بات پر تبسم فرماتے۔

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑھیں اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

﴿جدید تحقیق﴾ مسکرانا جسم کے علاوہ دماغ کی بھی بہترین دوا ہے مسکراہٹ دورانِ خون میں مدد دیتی ہے، پیٹ کے عضلات کی مالش کرتی ہے، اشتہاء کو چمکاتی اور بلند فشار خون کو پست کرتی ہے۔ نارمن کزنس کے معالجوں نے یہ بات ثابت کرنے کے لئے کہ مسکراہٹ اس کی صحت پر واضح قابل پیائش اثر مرتب کر رہی ہے ارباب یعنی رسوبات یا تلچھٹ کے تہہ نشین ہونے کی شرح کی پیائش کی یہ پیائش مسکراہٹ سے ٹھیک پہلے اور مسکراہٹ کے کئی گھنٹے بعد بھی کی گئی یہ امتحانی پیائش جس کے التہاب کی نشاندہی کرتی ہے جو کزنس کی بیماری کی ایک بڑی خصوصیت تھی کزنس کہتا ہے کہ ہر مرتبہ ارباب پانچ ڈگری کم ہو جاتا تھا یہ کمی معقول حد تک نہیں ہوتی تھی رک بھی جاتی تھی لیکن افزائش پذیر تھی۔

ڈاکٹر بریسلر جا کیلی فورنیا یونیورسٹی میں درد شکن مرکز کے ڈائریکٹر رہ چکے ہیں وہ ہمیشہ اپنے مریضوں سے سوال کرتے ہیں کہ آپ کہ خون میں ظرافت کی مقدار کتنی ہے؟

وہ کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ "خون میں ظرافت" کی مقدار پیائش کو لیسٹرول کی آب خون (سیرم) میں روایتی طب کی پیائش مانند صحت کی ایک اہم مقیاس (پیمانہ) ہے۔

روایتی طب بھی مریض میں خوش طبعی و مسرت کی مقدار پر ہمیشہ اپنی توجہ کو مرکوز کرتی ہے۔

Marfat.com

جولوگ مزمن اوجاع (دردوں) میں مبتلا ہوتے ہیں وہ ایسے کام نہیں کرتے جن سے وہ پہلے لطف اندوز ہوا کرتے تھے۔ وہ محسوس کرتے ہیں کہ دردان کے ان کاموں میں مانع ہے۔ ڈاکٹر بریسلر کہتے ہیں کہ بات کچھ اور ہی ہوتی ہے ان کا درد زیادہ دن قائم رہتا ہے۔ کیونکہ وہ خوش طبعی اور ظرافت کو خیر باد کہہ دیتے ہیں۔

اسلام بھی یہی حکم دیتا ہے کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) کی حدیث شریف میں یہ بات موجود ہے کہ ''مومن کے سامنے مسکرا دینا بھی صدقہ ہے''یعنی مسکرانے سے دل میں قرار پیدا ہوتا ہے۔غم اور پریشانی میں کمی واقع ہوتی ہے۔ مسکرائے مگر قہقہہ مار کے زور زور سے نہیں ہنسنا چاہئے اس سے دل مردہ ہوجاتا ہے۔

﴿شوہر کو اذیت دینے والی عورت اور جدید تحقیق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے فرمایا جب کوئی عورت دنیا میں اپنے شوہر کو تکلیف و اذیت دیتی ہے تو اس کو جنت والی بیوی یعنی حوریں کہتی ہیں خدا تعالی تجھے برباد کرے تو اپنے شوہر کو نہ ستا وہ تیرا مہمان ہے جو جلد تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آجائیگا یعنی جنت میں۔ (ترمذی شریف، ابن ماجہ)

عورت اپنے شوہر کی خدمت کرے اچھی اور نیک عورت جو شوہر کی خدمت کرتی ہو گی وہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوگی نیک عورت کے لئے دعا اور بری عورت سے پناہ مانگنی چاہئے۔

﴿جدید تحقیق﴾ ﴿اینی بے سینٹ کا اعتراف﴾ سرکارِ دوعالم (ﷺ) نے عورتوں کی تخصیص اور تقسیم کا ایک بہترین نظام مرتب کیا ہے۔ مجھے اس سے مکمل اتفاق ہے کیونکہ عورت بدمزاج اور بد اخلاق ہے۔ایسی غیر پاکیزہ عورت گھر کے نظام کو کیا پلٹے گی، وہ تو

Marfat.com

اپنے مزاج کو نہیں پلٹ سکتی۔

﴿حسنِ اخلاق کی علامت نہیں﴾ اخلاق چہرے میں نہیں کردار میں ہوتا ہے اسلئے عورتوں کے انتخاب میں بہت احتیاط اور توجہ برتنی چاہئے کیونکہ میری تحقیق مسلسل اس بات کی علامت ہے کہ عورت اخلاق و کردار کے لحاظ سے اگر درست ہے تو یہ گھر میں سکون کی علامت ہے ورنہ ڈپریشن کا وجود۔

(The life and teaching of Muhammad)

﴿شہد کی مکھی کی خصوصیات اور جدید سائنسی تحقیق﴾

﴿القرآن﴾ ترجمہ: اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کو الہام کیا کہ پہاڑوں میں گھر بنا اور درختوں میں اور چھتوں میں پھر ہر قسم کے پھل میں کھا اور اپنے رب جل جلالہ کی راہیں چل کہ تیرے لئے نرم و آسان ہے اس کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز رنگ برنگ نکلتی ہے جس میں لوگوں کی تندرستی ہے بے شک اس میں نشانی ہے دھیان کرنے والوں کو۔

(سورۃ النحل آیت نمبر 69.68، پارہ 14)

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک آدمی سرکارِ اعظم (ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیان کیا کہ اس کے بھائی کو اسہال ہو رہے ہیں رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ اسے شہد پلاؤ وہ پھر آ کر کہنے لگا کہ شہد پینے سے اسہال میں اضافہ ہوا انہوں نے پھر فرمایا کہ شہد پلاؤ اسطرح وہ حال بیان کرتا تین مرتبہ آ چکا تو چوتھی مرتبہ ارشاد ہوا کہ اسے شہد پلاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سچ کہا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹ کہتا ہے اس نے پھر شہد پلایا تو تندرست ہو گیا۔ (بخاری، مسلم شریف)

Marfat.com

﴿جدید سائنسی تحقیق﴾ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ ایک بڑی سورت شہد کی مکھی کے نام پر ''النحل'' ہے جس میں شہد کی مکھی اور شہد کے متعلق انتہائی اہم سائنسی بصیرتیں ہیں۔ آیئے اب شہد کی مکھی اور شہد کے متعلق انتہائی اہم سائنسی تحقیقات کی روشنی میں نظر ڈالیں۔

﴿۱...... شہد کا چھتہ﴾ جو شہد کی مکھی کا گھر ہوتا ہے اس کی بناوٹ چھ پہلو مخروطی صورتوں میں ہوتی ہے یہ فنِ تعمیر کا ایک ایسا شہکار ہے جو صرف اور صرف خدائی ہدایت اور ذہانت کی روشنی میں تیار ہوسکتا ہے یہ جیومیٹری جیسی شکل والی ساخت تعمیراتی جگہ کے ممکنہ طور پر بہترین استعمال کو ظاہر کرتی ہے جس سے ایک بڑے حجم والی چیز کو کم سے کم جگہ کے استعمال کے ذریعے محفوظ رکھنے کے فن کا اظہار ہوتا ہے مزید برآں اس تعمیر میں استعمال کے لئے اس کی گوند یا رال کا انتخاب کیا جاتا ہے جو انسانی صحت کیلئے موزوں ترین ہے اس انتخاب میں بے حد احتیاط کی جاتی ہے۔

﴿۲...... شہد کی مکھی ایک جگہ﴾ بھیڑ بجائے خود ایک حیرت انگیز کہانی ہے ایک شہد کی مکھی مخصوص اور طرح طرح کی آوازوں اور بازگشت کی مدد سے اپنی جسمانی ساخت کی تکمیل بھی کرتی ہے اور چھتے تک واپس پہنچنے کے لئے اپنی راہ بھی ڈھونڈ سکتی ہے۔ اس آیت کریمہ میں یہ حقیقت ایک مخصوص سہولت کے طور پر بیان کی گئی ہے شہد کی مکھی کے چھتے بنانے کی مہارت، راہ ڈھونڈنے کی خاصیت اور اس کی زندگی کے طور طریقوں پر بہت سی مخصوص کتابیں لکھی جا چکی ہیں جو پڑھنے کے شوقین اس مضمون میں تفصیلی معلومات حاصل کرنا چاہیں وہ ان کتابوں سے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔

﴿۳...... آیئے اب﴾ شہد کی ساخت اور خواص کے متعلق غور کرتے ہیں شہد کی مکھی کے چھتے کی تعمیر ہی یہ بتا دینے کے لئے کافی ہے کہ شہد کی مکھی کس قدر ماہر مخلوق ہے اس کی جسمانی ساخت کے متعلق انتہائی اہم تفصیلات ظاہر ہوئی ہیں پھر یہ کس طرح آواز کی لہروں کا استعمال کرتی ہیں بجائے خود ایک خوبصورت کہانی کا بیان ہے مگر کیا شہد کی مکھی صرف اپنی ضرورت کے لئے شہد

Marfat.com

﴿جدید سائنسی تحقیق﴾ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ ایک بڑی سورت شہد کی مکھی کے نام پر ''النحل'' ہے جس میں شہد کی مکھی اور شہد کے متعلق انتہائی اہم سائنسی بصیرتیں ہیں۔ آیئے اب شہد کی مکھی اور شہد کے متعلق انتہائی اہم سائنسی تحقیقات کی روشنی میں نظر ڈالیں۔

﴿۱...... شہد کا چھتہ﴾ جو شہد کی مکھی کا گھر ہوتا ہے اس کی بناوٹ چھ پہلو مخروطی صورتوں میں ہوتی ہے یہ فنِ تعمیر کا ایک ایسا شہکار ہے جو صرف اور صرف خدائی ہدایت اور ذہانت کی روشنی میں تیار ہو سکتا ہے یہ جیومیٹری جیسی شکل والی ساخت تعمیراتی جگہ کے ممکنہ طور پر بہترین استعمال کو ظاہر کرتی ہے جس سے ایک بڑے حجم والی چیز کو کم سے کم جگہ کے استعمال کے ذریعے محفوظ رکھنے کے فن کا اظہار ہوتا ہے مزید برآں اس تعمیر میں استعمال کے لئے اس کی گوند یارال کا انتخاب کیا جاتا ہے جو انسانی صحت کیلئے موزوں ترین ہے اس انتخاب میں بے حد احتیاط کی جاتی ہے۔

﴿۲...... شہد کی مکھی ایک جگہ بھیڑ﴾ بجائے خود ایک حیرت انگیز کہانی ہے ایک شہد کی مکھی مخصوص اور طرح طرح کی آوازوں اور بازگشت کی مدد سے اپنی جسمانی ساخت کی تکمیل بھی کرتی ہے اور چھتے تک واپس پہنچنے کے لئے اپنی راہ بھی ڈھونڈ سکتی ہے۔ اس آیت کریمہ میں یہ حقیقت ایک مخصوص سہولت کے طور پر بیان کی گئی ہے شہد کی مکھی کے چھتے بنانے کی مہارت، راہ ڈھونڈنے کی خاصیت اور اس کی زندگی کے طور طریقوں پر بہت سی مخصوص کتابیں لکھی جا چکی ہیں جو پڑھنے کے شوقین اس مضمون میں تفصیلی معلومات حاصل کرنا چاہیں وہ ان کتابوں سے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔

﴿۳...... آیئے اب شہد کی ساخت﴾ اور خواص کے متعلق غور کرتے ہیں شہد کی مکھی کے چھتے کی تعمیر ہی یہ بتا دینے کے لئے کافی ہے کہ شہد کی مکھی کس قدر ماہر مخلوق ہے اس کی جسمانی ساخت کے متعلق انتہائی اہم تفصیلات ظاہر ہوئی ہیں پھر یہ کس طرح آواز کی لہروں کا استعمال کرتی ہیں بجائے خود ایک خوبصورت کہانی کا بیان ہے مگر کیا شہد کی مکھی صرف اپنی ضرورت کے لئے شہد

Marfat.com

تیار کرتی ہے؟ نہیں بالکل نہیں۔ اس لئے کہ تیار کردہ شہد کا ایک دسواں حصہ بھی اس کے لئے بہت زیادہ مقدار ہوگی کیا یہ قابل تصور بات ہے کہ اس قدر ماہر تعمیر اور انجینئر جو کہ شہد کی مکھی ہے اپنی ضرورت سے کہیں زیادہ مقدار میں شہد تیار کرنے کے سلسلے میں اتنی بڑی غلطی کرے گی؟

کچھ ملحدانہ خیالات (یعنی اسلام کے خلاف خیالات) کے سائنسدان دعویٰ کرتے ہیں کہ ایک پودا اس لئے پھول پیدا کرتا ہے تا کہ جاندار مخلوق کو ان کے قالب میں پہنچنے کے لئے راہنمائی فراہم کی جا سکے ہم ان گمراہ کن نظریات پر آئندہ بحث کریں گے لیکن بہر طور شہد کی مکھی کے معاملے میں گمراہ کن نظریات ذرا بھی پورا نہیں اترتے اس لئے کہ شہد کی مکھی کو کسی اور جسیمے کی ضرورت نہیں ہوتی پھر وہ کیوں اتنی مقدار میں شہد تیار کرے؟ چنانچہ جیسا کہ آیتِ کریمہ میں واضح کیا گیا ہے شہد تو انسانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص قسم کا تحفہ ہے۔

شہد کی تیاری کے عمل کی حیران کن باریکیاں

ایک جسیمہ کو اپنی زندگی کے قیام کے لئے شکر اور نشاستے کی اس قدر ضرورت ہوتی ہے جو اس کی خوراک کی بنیاد تصور کئے جاتے ہیں یہ ان کو مختلف اقسام کے پودوں سے حاصل کرتا ہے اور قوت حیات حاصل کرنے کے لئے ان کو ایندھن کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ یہ ایک مختصر سا حصہ رائبوز کی شکل میں بھی استعمال ہوتا ہے جو (DNA) کے لئے ایک بنیادی عنصر ہوتا ہے۔

رائبوز ایک خاص قسم کی شکر ہوتی ہے یہ جسیمہ کے لئے ایک بنیادی ڈھانچے کا ملبہ ہوتی ہے اب حیران کن بات یہ ہے کہ تمام قسم کی خوراکوں میں صرف یہ شہد ہی ہے جس میں رائبوز پائی جاتی ہے۔ جب جسم کے نئے خلیوں کی تعمیر ہو یا بیماری کے بعد نشوونما یا خون بنانے کا عمل تو رائبوز ان سب کے لئے بے حد اہمیت حاصل کر لیتی ہے اس سلسلے میں عجوبہ ہے چونکہ شہد کی مکھیوں میں ملکہ مکھی کے علاوہ دوسری تمام مکھیوں کے لئے پیدائش کے عمل پر پابندی ہوتی ہے

Marfat.com

اس لئے عام شہد کی مکھی کو رائبوز کی قطعی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔

شہد میں حل ہو جانے والے تمام وٹامن موجود ہوتے ہیں زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اس میں وٹامن بی۔۱۳، بی۔۱۴ اور بی ٹی موجود ہوتے ہیں جو کسی اور خوراک میں نہیں پائے جاتے یہ جسیموں کے جگر میں پائے جاتے ہیں یہ وٹامن خلیے کے (DNA) بنانے کے عمل میں نا قابل فہم طریقے سے اثر انداز ہوتے ہیں۔ شہد اور بھی کئی اہم مرکبات کا حامل ہوتا ہے جیسے فاسفورس کیمیائی ضمیر اور خلیے کی تقسیم کیلئے بی کمپلیکس وٹامن، فو لک ایسڈ وغیرہ۔

﴿شاہی جیلی﴾ شہد کی مکھیوں کی بالیدگی میں ایک خاص قسم کے ہارمون کی آمیزش ہوتی ہے جو حیاتیاتی مادوں میں بیحد حیرت انگیز ہوتے ہیں اس کو شاہی جیلی کا نام دیا جاتا ہے یہ ہارمون شہد کی مکھیوں کی ملکہ کے لئے تیار کئے جاتے ہیں اسکے کھانے کے بعد یہ ملکہ عام مکھیوں سے کئی گناہ زیادہ بڑی جسامت اختیار کرلیتی ہے بہرحال جو ہارمون خارج ہوتے ہیں ان کی مقدار ملکہ مکھی کی ضرورت سے کئی گناہ زیادہ ہوتی ہے مزید براں دوسری تمام شہد کی مکھیوں کو اس جیلی کا کھانا ممنوع ہوتا ہے چنانچہ شہد کی مکھیاں ضرورت سے زیادہ مقدار میں کسی غلطی کے سبب پیدا نہیں کرتیں بلکہ اللہ تعالی کی مرضی پوری کرتے ہوئے انسانیت کی بھلائی کے لئے یہ ضرورت سے زیادہ مقدار پیدا کی جاتی ہے۔ شہد میں موجود اوپر بیان کئے گئے ہارمون کی موجودگی اس کو پرانی بیماریوں اور جسمانی کمزوری کا بے مثال علاج بنادیتی ہے۔

اس موقعہ پر میں یہ بتادینا چاہوں گا کہ جسمانی طور پر کمزور لوگوں کو کچھ عرصے قبل تلی کو پکا کر بطور علاج کھلایا جاتا تھا مگر نہ تو تلی اور نہ ہی کلیجی کمزوری کے خلاف مناسب علاج ہے اس کے برخلاف کمزور لوگوں کے لئے جدید علاج تو بغیر پکی ہوئی سبزیاں خاص طور پر سبز رنگ کی سبزیاں، شہد اور زیتون کا تیل بہترین غذا مانی گئی ہے، زیتون کا تیل وٹامن ای (E) کا

Marfat.com

حامل ہوتا ہے اور بجائے خود قرآن مجید کا ایک معجزہ ہے سورۂ والتین خاص طور پر زیتون کا ذکر کرتی ہے۔

﴿شہد میں دوسرے فائدے﴾ شہد کی مکھی مختلف اقسام کے کھیتوں اور پودوں سے طبی نقطۂ نظر سے بیحد اور مفید اور بیش قیمت جواہر اکھٹے کرتی ہے پھر ان کو شہد میں شامل کر دیتی ہے اسی وجہ سے مختلف علاقوں میں بننے والا شہد مختلف خاصیت کی وجہ سے مخصوص قسم کی بیماریوں کے لئے فائدہ مند ہوتا ہے ان جواہر کی خوبی یہ ہے کہ یہ ایسی بیماریوں مثلاً اعصابی بیماریوں، دل کی بیماریوں، گلے میں ہوا کی نالی سے متعلق بیماریوں اور معدے کے ورم کے لئے بیحد مفید ہوتے ہیں آیت کریمہ میں شہد کی تندرستی عطا کرنے والے رازوں کا تعلق انہی خاصیت سے متعلق ہے۔

آیئے اب اس آیت کریمہ میں بیان کی گئی لطافتوں کو دہرائیں اس سلسلے میں آیت نمبر ۶۸۔۶۹ کے آخر میں بیان کی گئی بصیرتوں کا ذکر سب سے پہلے کروں گا۔

ا...... ﴿یقیناً اس میں ایک نشانی (حیران کن سائنسی حقائق) ہے ان لوگوں کے لئے جو غور وفکر کرتے ہیں۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ ہمیں حکم دیا جا رہا ہے کہ ہم شہد اور شہد کی مکھی سے متعلق رازوں پر پوری تحقیق کریں اس لئے کہ انسان جو ہر چیز میں تجسس ظاہر کرتا ہے کہ کائنات کے ان رازوں کو دریافت کر لے وہ اکثر و بیشتر بہت سے غلط نتائج جمع کرتا ہے اور پھر باغی ہو جاتا ہے اس لئے قرآن مجید کی روشنی میں غور وفکر کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے چنانچہ اگر شہد کی مکھی اور شہد کے متعلق پوری طرح غور کیا جائے تو تمام حقائق کا صحیح ادراک ہو سکے گا جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا حیران کن شاہکار ہے شہد کی مکھیاں اپنی ضرورت سے کئی

Marfat.com

سو گنا زیادہ مقدار میں شہد بناتی ہے یہ اس کے باوجود کہ ان کی کمپیوٹر جیسی صلاحیتیں ایک انجینئر سے بھی بہتر ہوتی ہیں اور ان کا آپس میں رابطہ بلا صوتی لہروں کی مدد سے ہوتا ہے یہ دونوں حقائق آیت نمبر ۶۸ میں کھلے طور پر بیان کئے گئے ہیں۔

اسلام کے منکر اور بے دین لوگوں کے دعویٰ میں موجود گندگی اور افراتفری اس لئے ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ تمام دنیا ایک عظیم اتفاق پر مبنی ہے جبکہ یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالی شہد کی مکھی کو جب یہ حکم دیتا ہے کہ وہ اپنی ضرورت سے کہیں زیادہ شہد تیار کرے جو انسانیت کے فائدے کے لئے ہو تو ان ضدی اسلام کے غداروں کو چپ کرانے کے لئے کافی ہے کہ آیت مبارکہ اس طرح اختتام پذیر ہوتی ہے کہ ''جس میں لوگوں کی تندرستی ہے بے شک اس میں نشانی ہے۔''

۲...... آیت کریمہ کا دوسری حقیقت کا پر زور اظہار مختلف اقسام کی شہد کی ان تمام خصوصیات سے متعلق ہے جو ان کے صحت مند خواص سے متعلق ہے یہ اظہار کہ ''اس کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز رنگ برنگ نکلتی ہے۔'' (آیت نمبر ۶۹) شہد میں موجود مختلف اقسام کی کیمیاوی خصوصیات کی طرف اشارہ ہے ان میں کچھ کیمیاوی اشیاء صرف طبی خصوصیات کی حامل ہوتی ہیں۔شہد کے خواص بالیدگی دینے والے ہارمون (شاہی جیلی) سفید رنگ کی ہوتی ہے رائبوز ہلکے پیلے رنگ کی ہوتی ہے اور وٹامن بی۔۱۲ پیلے رنگ کی ہوتی ہے کچھ لاکھیں (نامیاتی مرکبات) اور صحت بخش کیمیائی اجزاء نارنجی رنگ کے ہوتے ہیں فاسفورس کے کچھ مرکبات اور کچھ قسم کے خمیر گاڑھے بھورے مائع کی صورت میں ہوتے ہیں۔

ایک اہم بات یہ ہے کہ یہ آیت مبارکہ بیان کرتی ہے کہ ''اس کے پیٹ کے اندر سے نکلتا ہے۔'' یہ اس حقیقت کو پر زور طریقے سے بیان کرتا ہے کہ شہد کی مکھی جو کچھ حاصل کرتی ہے اسے اسی صورت ہی میں شہد کی شکل نہیں دیتی بلکہ یہ ان تمام کیمیاوی اجزاء کو جو یہ مختلف

Marfat.com

پھولوں سے اکھٹا کرتی ہے ایک خاص طریقہ عمل کے ذریعے شہد میں تبدیل کرتی ہے جیسے ایک لیبارٹری میں مختلف اجزاء کو خاص فارمولے کے تحت ملا کر محلول تیار کیا جاتا ہے۔

۳......﴾ شہد کے جو خواص زخموں کے صحیح کرنے اور صحت کے لئے انتہائی مفید ہونے کے سلسلے میں ہیں کسی ظنی بحث کے متقاضی نہیں ہیں ان کے فوائد سب مانتے ہیں جیسا کہ ہم پہلے سیکھ چکے ہیں انکے اثرات کے بہت سے پہلو ہیں۔

شہد کی مکھی جو سب لوگوں کے لئے شفاء اور فائدے کا ذریعہ ہے ان حشرات میں سے ہے جنہیں یہ راز عطا کئے گئے ہیں اللہ تعالی نے اس کے ذہن کو جو ایک پن کے سرے سے بھی چھوٹا ہوتا ہے ایسی شفاء اور رازوں کا حامل بنایا ہے جس کی نسبت کوئی بیان نہیں کی جا سکتی یہی وجہ ہے کہ اس عظیم سورہ کا نام شہد کی مکھی یعنی النحل رکھا گیا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے شہد کی مکھی اپنے ودیعت کئے گئے رازوں کے ذریعے اسلام کے منکروں، مادہ پرستوں اور کافروں کی زبان کو اپنے ڈنک سے ڈس رہی ہے اور کافروں کو یہ صدا دے رہی ہے کہ تم نے کئی بار چیزیں ایجاد کیں مگر ایک مکھی نہ بنا سکے۔ میرے رب جل جلالہ نے تو مجھے اس قدر فائدے مند بنایا ہے کہ میرے پیٹ سے نکلنے والا پانی شفاء کا باعث ہے کیا اب بھی اس کی وحدانیت کو نہیں مانو گے۔

﴿ آبِ زم زم اور جدید سائنسی تحقیق ﴾

﴿حدیث شریف﴾ ابنِ حبّان اور طبرانی میں حضرتِ عبداللہ بن عباس سے منقول ہے کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے فرمایا۔

"اس کرہ ارض پر سب سے بہترین، مفید اور عمدہ پانی زم زم کا ہے"

﴿حدیث شریف﴾ دار قطنی میں حضرتِ عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

Marfat.com

کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے فرمایا زم زم کا پانی جس غرض سے بھی پیا جائے اُس کے لئے مفید ہوگا اگر شفاء کی غرض سے پیا جائے تو اللہ تعالیٰ تمہیں شفاء دے گا اگر پیاس کے لئے پیو گے تو اللہ تعالیٰ اس سے تسلی دیگا اور اگر سیراب ہونے کے لئے پیو گے تو اللہ تعالیٰ اس سے سیراب کرے گا یہ حضرتِ جبرائیل علیہ السلام کا کنواں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ہے۔

﴿جدید تحقیق﴾ ابتداء میں 1935ء میں مصری کیمیا دانوں نے آبِ زم زم پر تحقیق کی اُن کے مطابق آبِ زم زم میں یہ کیمیاوی اجزاء موجود ہیں۔

﴿۱......﴾ میگنیشیم سلفیٹ۔﴿۲......﴾ سوڈیم سلفیٹ۔﴿۳......﴾ کیلشیم کاربونیٹ۔

﴿۴......﴾ پوٹاشیم نائٹریٹ۔﴿۵......﴾ ہائیڈروجن سلفائیڈ۔

سائنسدانوں کے مطابق جس پانی میں پوٹاشیم نائٹریٹ اور ہائیڈروجن سلفائیڈ موجود ہوں وہ انسانی استعمال کے قابل نہیں ہوتا۔ ان دو اجزاء کا پانی میں موجود ہونا اس بات کی علامت ہے کہ اس میں گندے نالے کا پانی شامل ہے مصری کیمیا دانوں کا یہ تجزیہ بالکل غلط ہے کیونکہ مکہ معظمہ میں پاکستان کی طرح گندے پانی کے نالے نہیں ہیں گھروں میں بیت الخلاء کے نیچے ایک گہرا کنواں بنا دیا جاتا ہے جس میں غلاظت جمع ہوتی رہتی ہے جس کی وجہ سے غلاظت کا حصہ رستے رستے زمین کے نیچے چلا جاتا۔

﴿ڈاکٹرز کی تحقیق﴾ ایک ڈاکٹر آبِ زم زم کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مجھے پیشاب کی زیادتی اور جلد غصہ آنے کا مرض تھا مگر میں جب 1998ء کو حج پر گیا اور وہاں تقریباً ۶۰ دن قیام کیا اس دوران میں آبِ زم زم کا استعمال خوب رکھا۔ الحمد للہ چند دنوں کے بعد مجھے وہاں ہی محسوس ہو گیا تھا کہ پیشاب کی زیادتی کم ہو گئی اور غصہ بھی بہت کم (حج پر جانے والے

Marfat.com

حضرات جانتے ہیں کہ وہاں کیا کیا مشکلات پیش آتی ہیں کئی مرتبہ تو لاکھ برداشت کرنے پر بھی غُصہ آہی جاتا ہے) ہو گیا میں سمجھتا ہوں کہ یہ تمام کمال آبِ زم زم کا ہے۔

﴿جُذام کی بیماری﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے فرمایا مجذوم سے دور رہو جیسا کہ تم شیر سے خود کو دور رکھتے ہو۔ (صحیح بخاری)

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ مجذوم (جُذام زدہ) کی طرف ٹکٹکی باندھ کر نہ دیکھتے رہو۔ (ابنِ ماجہ)

﴿سائنسی تحقیق﴾ جذام ایک خراب بیماری ہے جو بدن میں مرۃ سرۃ کے پھیلنے سے پیدا ہوتی ہے جس سے سارا بدن خراب ہو جاتا ہے تمام اعضاء کا مزاج اسکی شکل وصورت بگڑ جاتی ہے۔ جذام کے اتنے باریک جراثیم ہوتے ہیں کہ اگر آپ مائیکرواسکوپ سے دیکھیں تو سوئی کے نوک پر سات سو جراثیم ہوتے ہیں اور ہر جرثومے کی شکل شیر جیسی ہوتی ہے۔ جذام کی بیماری کثرت سے شیر کو ہوتی ہے۔ اس بیماری کی وجہ سے مریض کا چہرہ بگڑ جاتا ہے اور اسکی شکل شیر کے رنگ وروپ کی سی ہو جاتی ہے۔ اس بیمار کے قریب جو جاتا ہے اُسے پھاڑ کھاتا ہے یا جو اس سے قریب ہوتا ہے اس کی بیماری کی وجہ سے اس میں شگافتگی ہوتی ہے۔

الغرض کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے چودہ سو سال پہلے فرما دیا ہے کہ جذام سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

Marfat.com

جذام کی چھوت

مجذوم کی سانس کی بدبو کی شدت اتنی ہوتی ہے کہ جو آدمی مجذوم کے ساتھ رہتا ہے یا وہ عورت جو مجذوم کے نکاح میں ہو ایک ہی بستر میں مجذوم کے ساتھ سوتی بیٹھتی ہو تو وہ بیماری اس پر بھی اثر کر جاتی ہے بسا اوقات دیکھنے میں آیا ہے کہ اس کے اثر سے اس کو بھی جذام ہو گیا، ایسے ہی اس کے بڑھاپے کے وقت میں انکی اولاد کو بھی یہ بیماری اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے اسطرح جس کو سل، دق یا خارش کا مرض لاحق ہو۔ اِسی لئے مسلول اور مجذوم کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے منع کرتے ہیں۔

غصے کی تباہی اور جدید سائنسی تحقیق

غصہ وہ بیماری ہے جو بنے بنائے کام کو بگاڑ دیتا ہے اسلام نے اس کو حرام قرار دیا ہے کیونکہ جب انسان اس میں مبتلاء ہوتا ہے تو نادانی سے کام لیتے ہوئے نقصانات سے دوچار ہوتا ہے۔

حدیث شریف سرکارِ اعظم (ﷺ) نے فرمایا کہ طاقتور وہ نہیں جو پہلوان ہو اور دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔

(بخاری، مسلم شریف)

غصے کے نقصانات کے بارے میں سائنسی تحقیق کیا کہتی ہے؟

جدید سائنسی انکشافات ڈیوک یونیورسٹی امریکہ کے ایک سائنسدان ڈاکٹر ریڈ فورڈ بی ولیمز کے مطابق غصے اور عداوت رکھنے والے افراد جلدی مر جاتے ہیں ان کے مطابق اس سے انسانی دل کو وہی نقصان پہنچتا ہے جو تمبا کو اور ہائی بلڈ پریشر سے پہنچتا ہے امریکن ہارٹ

Marfat.com

ایسوسی ایشن کی جانب سے سائنسی ادیبوں کے سیمینار میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ بہت سے لوگ وقت سے پہلے محض نفرت اور عداوت کے جذبات کی شدت کی وجہ سے چل بستے ہیں غصہ اور بغض دل کے دردوں کے اہم اسباب میں سے ایک ہے اسی طرح حرص و طمع میں مبتلاء بے چین اور بے صبر افراد بھی حد سے زیادہ بڑھتی ہوئی تمناؤں کے ہاتھوں اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیتے ہیں۔ اسکے برخلاف جو لوگ اپنے اعصاب کو قابو میں رکھتے ہیں اور ان کے مزاج میں برداشت، قناعت اور صبر و شکر کا مادہ ہوتا ہے زندگی کے حالات کا مقابلہ بہتر طور پر کرتے ہیں غصہ دراصل حواس اور اعصاب کا ترجمان ہے اور اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ اس آدمی میں قوتِ برداشت کم اور قوتِ فیصلہ میں عجلت ہے حتیٰ کہ یہ آدمی نادم اور پشیمانی سے ہر وقت دوچار رہتا ہے۔ محترم حضرات! آج ہم فضول میں بات بات پر غصہ کرتے ہیں اگر کسی شخص سے ہم بات کریں اور وہ اس کو نہ سمجھ سکے یعنی دوبارہ پوچھے تو بھی ہم غصہ کرتے ہیں حالانکہ غصہ حرام ہے اس کو پی جانے کا حکم ہے ہمیں یہ ہمارے سرکارِ اعظم (ﷺ) نے سکھایا آج سائنس نے بھی اس کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے۔

جھوٹ کے نقصانات اور سائنسی انکشافات

جھوٹ وہ بیماری ہے جس میں ہر شخص مبتلا ہے بات بات میں جھوٹ بولنا ہماری عادت بن چکی ہے مگر اسلام اسکی بالکل اجازت نہیں دیتا۔

حدیث شریف حضرتِ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی سچ بولتے بولتے اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں

Marfat.com

تک کہ اللہ تعالی کے ہاں (جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔ (مسلم شریف)

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی بندہ جھوٹ بولے تو فرشتہ اس بات کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔ (ترمذی شریف)

﴿جدید سائنسی انکشافات﴾ سچ بولنے سے انسان کی جسمانی اور دماغی صحت بہتر ہوتی ہے اس امر کا انکشاف برطانیہ سے ڈرتھ تھراپی کے عنوان سے شائع ہونے والی ایک خصوصی رپورٹ میں کیا گیا ہے جھوٹ بولنا انسان کی صحت کو متاثر کرتا ہے خاص طور پر جھوٹ بولنے والی خواتین بے خوابی کا شکار ہو جاتی ہیں اور یہی کیفیت اگر بڑھ جائے تو السر کا باعث بھی بن جاتی ہے ''ٹروتھراپی'' کے ایک ماہر بریڈ لینڈ کے مطابق حقائق کو کھولنے والے کڑوے سچ بولنے سے جسمانی اور دماغی صحت بہتر ہوتی ہے اور جھوٹ بولنے والی خواتین حقائق چھپا چھپا کر مختلف نفسیاتی دباؤ کا شکار ہو جاتی ہیں۔

جھوٹ بولنے والی خواتین کو اکثر اپنا جھوٹ ثابت کرنے کے لئے نظریں گاڑھ کر بات کرنے کی عادت ہو جاتی ہے ماہرین کے مطابق جھوٹ بولنے سے عورت کی جسمانی ساخت کے علاوہ خوبصورتی پر بھی برے اثرات مرتب ہوتے ہیں رپورٹ کے مطابق دنیا میں فرانس، برطانیہ اور جرمنی کی خواتین سب سے جھوٹی خواتین ہیں جبکہ امریکہ کی خواتین جھوٹ اور سچ مکس کر کے بولتی ہیں۔

محترم حضرات! آج جھوٹ بولنا فیشن بن چکا ہے جھوٹ بول کر اگر کسی سے جان چھڑالی جائے تو ہم دل ہی دل میں خوش ہوتے ہیں کہ آج ہم نے فلاں مسلمان کو کیسا بیوقوف بنایا ہے اس کے علاوہ جھوٹ بول کر ہم سامنے والے کو ڈراتے ہیں اس کے بعد کہتے ہیں میں تو

Marfat.com

مذاق کر رہا تھا حالانکہ مذاق میں جھوٹ زیادہ سخت ہے سرکارِ اعظم (ﷺ) نے مذاق میں جھوٹ بولنے والوں کے لئے تین مرتبہ ہلاکت فرمائی یہ بیماری بھی ہے جسے سائنسی تحقیق نے بھی تسلیم کیا۔

﴿گالیاں دینا اور سائنسی انکشافات﴾

گالیاں دینا ہمارے معاشرے میں اس قدر عام ہو چکا ہے کہ چھوٹے بچے سے لے کر بوڑھے آدمی تک لوگ باتوں باتوں میں گالیاں دیتے ہیں ایسا لگتا ہے کہ یہ ہماری زبان کا حصہ ہے اگر گالی نہ دی جائے تو ہماری مادری زبان مکمل نہیں ہوگی کبھی کبھی ایسا لگتا ہے کہ اگر گالی نہ دی جائے تو لوگوں کو مزہ نہیں آتا۔ پورا معاشرہ اس کی لپیٹ میں ہے بڑوں سے زیادہ بچے اس بیماری میں مبتلا ہیں۔

﴿پیرا سائیکولوجی کی تحقیق﴾ یورپ کا ایک مشہور دانشور اپنی کتاب (The master and the part) میں لکھتا ہے کہ ہر لفظ ایتھر (عالم ملکوت) میں ایک خاص شکل اختیار کر لیتا ہے مثلاً لفظ نفرت اس قدر بھیانک تصور میں بدل جاتا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے یہ صورت دیکھ لی اور اس کے بعد یہ لفظ استعمال کرنے کی کبھی جرأت نہ ہوئی اس منظر سے مجھے انتہائی کوفت ہوئی تھی۔

ہر لفظ یونٹ ایک ایٹم ہے جس میں اندرونی جذبوں کی بجلیاں ہیں اور اس کے اثرات اس عالمِ خاکی اور اس عالمِ لطیف (کاسک یا آسٹرول ورلڈ) دونوں میں نمودار ہوتے ہیں۔ ایک ہلکی سی مثال گالی کی ہے گالی کسی تلوار یا توپ کا نام نہیں بلکہ یہ چند الفاظ کا مجموعہ ہے لیکن منہ سے نکلتے ہی مخاطب کے تن بدن میں آگ لگا دیتی ہے یہ آگ کہاں سے آتی ہے الفاظ کے مجموعے سے اور یہ الفاظ میں آگ اس سینے اور دل سے آتی ہے جس سے گالی نکلتی ہے اور وہ

Marfat.com

آگ گالی کے ذریعے دوسرے کے اندر منتقل ہو جاتی ہے لیڈ بیٹر کہتا ہے کہ میں آپ کو کہوں گا کہ کبھی گالیاں نہ دیں یہ آپ کی صورت کو مسخ یعنی بگاڑ دیتی ہے۔

اسلام نے جس چیز سے روکا ہے کہ ماڈرن سائنس نے اس کو جدید تحقیق کے بعد بیان کیا گیا ہے کہ گالیوں سے غصہ پیدا ہوتا ہے، نفرت پھیلتی ہے،، جھگڑا ہوتا ہے گالی دینے کی وجہ سے بعض دفعہ جھگڑے ایک دوسرے کو مارنے کی صورت اختیار کر جاتے ہیں جسکا انجام خون ریزی پر ہوتا ہے اخبارات شاہد ہیں کہ ایسے واقعات آئے روز ہوتے ہیں ہم سب کو اس بیماری سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

﴿شراب کے نقصانات اور جدید سائنسی تحقیق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب میری امت پانچ کام کرنے لگے تو ان پر ہلاکت ہے۔

۱﴾ جب آپس میں ایک دوسرے پر ملامت کرنے لگیں۔﴿۲...... ﴾ جب مرد ریشم کے کپڑے پہننے لگیں۔﴿۳...... ﴾ جب لوگ گانے والی عورتوں کو رکھ لیں گے۔﴿۴...... ﴾ جب مرد مردوں سے اور عورت عورتوں سے کام چلانے لگیں۔﴿۵...... ﴾ جب شراب پینے لگیں۔

(بیہقی شریف)

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں سے کچھ لوگ شراب پئیں گے (اور) اسکا دوسرا نام رکھ لیں گے۔ ان کے سروں پر گانا بجانے کے آلات استعمال کیئے جائیں گے اور گانے والی عورتیں ہونگی اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دیگا اور ان میں سے بندر اور خنزیر بنا دیگا۔ (ابنِ ماجہ شریف)

Marfat.com

شراب کا اعصابی نظام پر اثر اور جدید سائنسی انکشافات

شراب عصبی خلیوں کی اس باریک جھلی میں داخل ہو جاتی ہے جو نامیاتی چربی جیسے مرکب یعنی لائیڈ کی حفاظت میں ہوتی ہے اس طرح اس نظام کے برقی رابطے میں خلل اندازی کرتی ہے یہ خراب اثر دو مختلف ذریعوں سے ظاہر ہوتا ہے اس کا پہلے پہل اثر نشے کے اچانک حملے کی صورت میں ہوتا ہے۔

لیکن اس کا دیرپا اثر بہت ہی خطرناک ہوتا ہے شراب اعصابی نظام کو روز بروز نقصان پہنچاتی ہے جس سے کئی اقسام کی بیماریاں لگنا شروع ہو جاتی ہیں مزید براں اگر چہ شروع شروع میں شراب کی خرابی غیر معمولی یا غیر واضح بھی ہو تب بھی اس کے دیرپا خراب اثرات شروع ہی سے مرتب ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ کچھ لوگوں کے یہ دعوے کے ہمیں شراب کا نشہ نہیں چڑھتا، ہم پر شراب کا اثر نہیں ہوتا محض طفل تسلی اور خود فریبی ہے۔

شراب کے برے اثرات جوانی اور بطور خاص بچپن میں بے حد زیادہ ہوتے ہیں عام طور پر معمولی بیماریاں، جیسے ہڈیوں کی کپکپی، ہائینورائس اور کوراساف کے مجموعہ علامات شراب کی کارستانیوں کی وجہ سے ہوتی ہے اس کا برا اثر اعصابی نظام کے مراکز پر نا قابل علاج حد تک ہوتا ہے الفاظ کا بھولنا اور ہاتھوں کا رعشہ اس اعصابی نقصان کی نشانیاں ہوتی ہیں۔

شراب جس میں چربی پگھلانے کی صلاحیت ہوتی ہے تخلیقی خلیوں میں داخل ہو کر بے حد نقصان پہنچاتی ہے اسکی عام فہم مثالوں میں نئی نسل کی ذہانت میں کمی اور ناقص بالیدگی شامل ہیں بہت سے مطالعات اور سروے یہ حقیقت ظاہر کرتے جا رہے ہیں کہ ذہنی طور پر غبی بچوں کے والدین اکثر و بیشتر شدید قسم کی شراب نوشی کرتے ہیں۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ شراب عورت کے تخم اور بیضہ جات کے خلیے کو بہت آسانی سے نقصان پہنچاتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ شرابی ماؤں کے بچے موروثی طور پر دماغی یا قلبی صدمہ یا جھٹکے کا شکار ہوتے ہیں شرابی باپ

Marfat.com

کی طرف سے ایسے واقعات کی تعداد تیس فیصد سے زیادہ ہوتی ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر رولو ہارجر کی رپورٹ خبر رساں ایجنسی سٹار کی انڈیانا پولیس امریکہ سے 1958ء کی اطلاع کے مطابق انڈیانا یونیورسٹی کے ادارہ ادویہ کے پروفیسر ڈاکٹر رولو نے اپنی رپورٹ میں جو طبی قانون مسائل کی کمیٹی کے کتابچے کا ایک حصہ ہے بتایا ہے کہ شراب کے نشے کے اکثر اثرات دماغ پر پڑتے ہیں شراب پیتے ہی خون میں ملکر چند سیکنڈوں میں دماغ تک پہنچ جاتی ہے اور اسکی معمولی مقدار بھی اپنے بد اثرات دکھائے بغیر نہیں رہتی۔

مسلمانوں نے شراب کے بد اثرات کے پیش نظر اس کو اُم الخبائث یا بدیوں کی ماں (جڑ) قرار دیا ہے۔ گویہ نام بالکل صحیح ہے یعنی یہ اُم السکرات یعنی تمام نشہ آور چیزوں کی ماں قرار دی جانی چاہیے کیونکہ ہر نشہ آور چیز کی جو بھی خاصیت اور اثر ہوتا ہے اور جو نتائج اسکے استعمال سے پیدا ہوتے ہیں وہ بدرجہ اتم اس میں پائے جاتے ہیں بالفاظ دیگر تمام مسکرات کی مضرتیں اور نقصان ایک ہی نشہ میں مجتمع ہیں۔ افیون، بھنگ، پوست وغیرہ اگر اضمحلال وانحطاط پیدا کرتی ہیں اور ہمارے خون میں حدت و جوش پیدا کرتی ہے تو یہ اس قسم کے تمام اثرات اپنے اندر رکھتی ہے شراب میں بدمست کبھی جوش میں آکر گالیوں بلکہ مرنے مارنے پر اتر آتا ہے۔ کبھی رونے لگتا ہے اور کبھی خوف زدہ ہو کر کانپنے لگتا ہے حال ہی میں جاپانی پولیس نے شراب سے بدمست ہو کر بکواس اور نامعقول حرکات کرنیوالوں کیساتھ ایک نہایت ہی مضحکہ آمیز سلوک کرنا شروع کر دیا ہے۔ جب وہ اس حالت میں ہوتے ہیں تو متعلقہ پولیس افسران ان کی تمام خرافات ٹیپ ریکاڈ یعنی آواز محفوظ کرنے کے آلے میں بند کر لیتے ہیں جب اس کے ہوش ٹھکانے لگتے ہیں تو وہ ریکارڈ لگا کر اسے سناتے ہیں۔ وہ بیچارہ ندامت اور شرمندگی سے سر جھکا لیتا ہے اور پانی پانی ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

﴿فرانس میں شراب کے خلاف آواز﴾ فرانس میں شراب کے خلاف آواز اٹھتی دیکھ کر جولائی 1995ء کو شراب تیار کرنے کے کارخانوں کے مالکوں کی مجلس کے صدر اور اس صفت کے دیگر برسرِ اقتدار لوگوں نے مملکت فرانس کے صدر سے ملکر مطالبہ کیا کہ وہاں عام اعلان کا اعادہ کرے کہ شراب ہمارا قومی مشروب ہے۔ یوں تو شراب پینے سے صحت کے برباد ہونے کے ہزاروں واقعات ہر ملک میں پیش آتے رہتے ہیں۔ لیکن ان ملکوں میں جو شراب خوری کے مرکز ہیں اس کی تباہ کاریاں حیرت میں ڈال رہی ہیں۔

فرانس جہاں ہوٹلوں میں شراب سستے داموں دستیاب ہوتی ہے مگر پینے کا سامان سادہ پانی بھی قیمتاً مشکل ملتا ہے۔ 1956ء کی اعداد وشمار کی رپورٹوں سے پتا چلتا ہے کہ اس ملک میں ہر سال صرف شراب خوری سے پیدا ہونے والے مہلک امراض سے پندرہ ہزار نفوس لقمہ اجل بن جاتے ہیں اور اس سے کئی گناہ زیادہ افراد ایسے امراض میں مبتلاء ہو کر زندگی اور موت کے درمیان سسک رہے ہوتے ہیں گویا ہر پینتیس منٹ کے بعد ایک قیمتی جان اس خونخوار دیوی کی بھینٹ چڑھ جاتی ہے۔

﴿شراب اور نشے سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد﴾ یو۔ ایس۔ اے امریکہ میں جیسا کہ صدر مجلس امتناع شراب امریکہ نے شاہ سعود والی ءِ حجاز کو ان کے ملک میں شراب اور دیگر مسکرات کے امتناع پر تہنیت پیش کرتے ہوئے بیان کیا کہ ''اڑسٹھ ہزار انسان شراب خوری سے ہر سال ہمارے ملک میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ ان اعداد وشمار سے تمام دنیا میں صرف اس ایک تباہ کن نشے سے ہلاک ہونیوالوں کی تعداد کا با آسانی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

یورپین ممالک اور ان کی نو آبادیات اور زیر اثر ملکوں میں کرسمس اور نیو ائیر ڈے پر

Marfat.com

عوام تو الگ رہے مذہبی رہنما بھی شراب بے دریغ پیتے ہیں اور ضبط نفس کی تمام حدود توڑ کر وہ لوگ اپنی جو حالت بنا لیتے ہیں نا گفتہ بہ ہوتی ہے۔ اور ان تقاریب پر نوخیز لڑکے اور لڑکیاں جن حرکات نازیبا، شنیع افعال اور سنگین جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں ان پر ان تمام ممالک کے ابتدائی ایام جنوری کے اخبارات خوب روشنی ڈالتے ہیں۔

﴿عیسائی فرقے کا مشہور یورپی اخبار﴾ میکسیکن سٹی و عیسائی مذہب کے سب سے بڑے فرقہ رومن کیتھولک کا مذہبی مرکز اور یورپ کے شہر کے مشہور اخبار ''اوزرویٹورومانو'' نے 20 نومبر 1960ء کے نمبر میں بدیں الفاظ کاک ٹیل وشراب جس میں مختلف قسم کے شراب اور مصالحہ جات ملائے جاتے ہیں کے خلاف آواز اٹھائی۔ اس کا گاہے گاہے پینا تو کسی حد تک پسندیدہ ہے لیکن اسکا روزانہ استعمال، جسمانی اور اخلاقی تباہی کا موجب ہوتا ہے۔ اسکے بدنتائج میں شراب خوری، جگر و دل اور شریانوں کے نقائص، جلدی امراض کی جانب رجحان، دماغ پر خون کا دباؤ، اعصابی کمزوریاں، رعشہ، بے خوابی جنکے ساتھ اس نے ایک سوال اٹھایا کاک ٹیل (لفظی معنی امرغ کی دم) کہ جسے بچھو کی دم کہنا بجا ہے۔ اخلاقی ضرر رسانی کا کیا علاج کیا جائے۔؟

عیسائی مذہب میں عشاء ربانی کی تقریب بڑی اہمیت رکھتی ہے اور اس کا اہم جزو شراب ہوتا ہے۔ شراب کے خلاف اس کے مرکز سے آواز اٹھنا چہ معنی دارد۔

محترم حضرات! یہ سارے نقصانات جو ہم نے بیان کئے یہ سب تحقیقی ہیں جس چیز کو اللہ تعالی اور اسکے محبوب (ﷺ) نے حرام قرار دیا ہو وہ کیسے فائدہ مند ہو سکتی ہے۔ مگر آج ہم اس کو فیشن سمجھ کر پیتے ہیں اور پینے کے بعد فخر محسوس کرتے ہیں آہ! جس منہ سے ہم سرکارِ اعظم (ﷺ) کا کلمہ پڑھتے ہیں، جس منہ سے قرآن مجید اور درود و سلام پڑھتے ہیں اسی پاک زبان سے ہم شراب پینے میں فخر محسوس کرتے ہیں ایک غیرت مند مسلمان کے لئے اس سے

Marfat.com

زیادہ بڑی بات لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ کے اس کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

﴿بیوٹی رپورٹ کے انکشافات﴾

﴿لپ اسٹک کا نقصان﴾ زیادہ گرم اور زیادہ ٹھنڈی اشیاء کھانے پینے سے ہونٹوں کا قدرتی حسن ختم ہو جاتا ہے اور اگر خواتین فوری علاج نہ کریں تو ہونٹوں کا قدرتی رنگ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا ہے اس امر کا انکشاف غیر ملکی جریدے کی رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق نوعمری سے خواتین زیادہ گرم اور زیادہ ٹھنڈی اشیاء کھانے پینے کی شوقین ہوتی ہیں جس سے ہونٹ متاثر ہوتے ہیں۔ بعض اوقات ہونٹ کے ٹشو مستقل طور پر مر جاتے ہیں ماہرین کے مطابق لپ اسٹک بھی ہونٹوں کو قدرتی حسن سے محروم کر دیتی ہے بالخصوص ماحولیاتی آلودگی کی تہہ جم جانے سے ہونٹوں پر بے شمار ایسے وائرس جنم لیتے ہیں جو نہ صرف ہونٹوں کی صحت خراب کرتے ہیں بلکہ دانتوں اور بعض اوقات منہ کے سارے نظام کو بگاڑ دیتے ہیں۔ علاج نہ کروانے سے سرطان کا مرض بھی لگتا ہے ماہرین کا کہنا ہے کہ خواتین کو لپ اسٹک لگانے کے چھ گھنٹے تک ہونٹوں کو کھانے پینے اور آلودگی سے بچانا چاہئے ورنہ ہونٹوں پر فنگس ہونے کے خدشات بڑھ جاتے ہیں لہٰذا خواتین کے لئے لپ اسٹک نقصان دہ ہے۔ (رپورٹ: ویکلی سن)

﴿میک اپ کے نقصانات اور سائنسی انکشافات﴾

﴿ڈیل کارنیگی کے انکشافات﴾ میری زندگی فطرت کے مسلسل مطالعے میں گذری ہے اس بات کو غور سے دیکھا کہ ہم فطرت کے قریب رہتے ہوئے فطرت سے دور تو نہیں جارہے ہیں۔ فیشن اور رواج کی دنیا نے ہمیں صرف دھوکا اور فریب دیا ہے میک اپ حسن نسواں کیلئے تھا لیکن جتنا نقصان اس نے حسن نسواں کو دیا ہے شاید ہی کسی چیز نے دیا ہو جنگوں نے ماحول اور حالات بدلے، بارود نے تباہ کاریوں کی انتہا کر دی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان کا

Marfat.com

نقصان کم ہے جتنا نقصان میک اپ سے ہوا ہے وہ زیادہ ہے۔

محترم حضرات! آجکل ہماری مائیں بہنیں میک اپ اسقدر استعمال کرتی ہیں یوں لگتا ہے پوری شیشیاں خالی کردی ہیں اور اصلی چہرہ تو بالکل غائب ہو جاتا ہے صرف میک اپ ہی نظر آتا ہے سائنسی تحقیق سے آپ نے اندازہ لگالیا کہ یہ کتنا نقصان دہ ہے پھراس کے بعد بے پردگی کے ساتھ شادیوں اور بازاروں میں گھوما جاتا ہے غیر مرد کی نظر پڑتی ہے کیا ہماری غیرت گوارہ کرتی ہے؟

کیا آپ نے کبھی غور کیا کہ میک اپ کے سامان میں کتنا خطرناک کیمیکل استعمال ہوتا ہے اس سے کیا کیا نقصانات ہو رہے ہیں چند نقصانات درج ذیل ہیں۔

۱...... چہرے کے مہاسے۔ ۲...... چہرے پر سیاہ دانے۔ ۳...... لیس دار تھیلی نما مہاسے۔ ۴...... کیل اور چھائیاں۔ ۵...... ناک پر دانوں کا بگاڑ۔ ۶...... عام پھوڑے پھنسیاں۔ ۷...... پھپوند سے پیدا ہونے والے امراض اور یہ وہ امراض ہیں جو جدید سائنس نے دریافت کئے ہیں۔

روزے کے فوائد اور جدید سائنسی انکشافات

حدیث شریف حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے فرمایا کہ ہر چیز کی ایک زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (ابن ماجہ)

حدیث شریف حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے بغیر عذر اور بیماری کے رمضان کے ایک دن کا روزہ نہ رکھا تو پوری زندگی کے روزے اسکا بدل نہیں ہو سکتے۔ (ابن ماجہ)

Marfat.com

﴿کھجور سے روزہ افطار اور جدید تحقیق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تم میں سے افطار کرنا چاہے اس کو چاہیے کہ وہ کھجور سے افطار کرے اس لئے کہ کھجور برکت کا سبب ہے اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرے اس لئے کہ پانی پاک کرنے والا ہے۔ (ترمذی شریف)

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) مغرب کے وقت افطار فرماتے تھے چند تازہ کھجوروں سے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو چند چلو پانی پی لیتے۔ (ترمذی شریف از کتاب: پیغام مصطفیٰ)

﴿سائنسی تحقیق﴾ صبح سحری کے بعد شام تک کھایا پیا نہیں جاتا اور جسم کی کیلوریز یا حرارے مسلسل کم ہوتے رہتے ہیں اس کے لئے کھجور ایک ایسی معتدل اور جامع چیز ہے کہ جس سے حرارت اعتدال میں آجاتی ہے اور جسم گونا گوں امراض سے بچ جاتا ہے اگر جسم کی حرارت کنٹرول نہ کی جائے تو مندرجہ ذیل امراض پیدا ہونے کے خطرات ہوتے ہیں۔

۱......لو بلڈ پریشر۔ ۲......فالج۔ ۳......لقوہ۔ ۴......سر کا چکرانا وغیرہ۔

غذائیت کی کمی کی وجہ سے خون کی کمی کے مریضوں کے لئے افطار کے وقت فولاد کی اشد ضرورت ہوتی ہے اور وہ کھجور میں قدرتی طور پر میسر ہے۔ بعض لوگوں کو خشکی ہوتی ہے ایسے لوگ جب روزہ رکھتے ہیں تو ان کی خشکی بڑھ جاتی ہے اس کیلئے کھجور چونکہ معتدل ہے اسلئے وہ روزہ دار کے لئے مفید ہے۔

گرمیوں کے روزہ میں روزہ دار کو چونکہ پیاس لگتی ہے اگر افطار کے وقت فوراً ٹھنڈا پانی پی لیا جائے تو معدے میں گیس، تبخیر اور جگر کے ورم کا سخت خطرہ ہوتا ہے اور اگر یہی روزہ

Marfat.com

دار کھجور کھا کر پھر پانی پی لے تو بے شمار خطرات سے بچ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کھجور میں بہت توانائی اور برکتیں رکھی ہیں بعض اوقات میرے سرکارِ اعظم (ﷺ) صرف کھجور اور پانی ہی پر گذارہ فرماتے سرکارِ اعظم (ﷺ) نے بھی کھجور کی برکتیں اپنی زبان حق ترجمان سے ارشاد فرمائی ہیں اور موجودہ سائنس نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔

روزہ اور انسان

القرآن ترجمہ:۔ ''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے گنتی کے دن ہیں تو جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں جنہیں اس کی طاقت نہ ہو تو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا پھر جو اپنی طرف نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو''۔ (سورۃ البقرہ آیت ۱۸۳،۱۸۴ پ ۲)

ہم سب جانتے ہیں کہ سورۂ بقرہ کی آیات میں ہمارے لئے دین کے اہم رکن روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اور تمام تفصیلات بتائی گئی ہیں ہم آیت ۱۸۴ کے آخری حصہ میں بیان کردہ حقائق کا طبی نقطہ نظر سے مطالعہ کریں گے تو اس حصہ میں واضح طور پر بتا دیا گیا ہے کہ روزہ ایک بے حد اچھی چیز ہے جس سے بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اس امر کا بھی اعلان کیا گیا ہے کہ ہم اس سے حاصل کردہ رحمتوں کو سمجھ سکتے ہیں بشرطیکہ ہم سچ کو پہچان سکیں۔ ابھی کچھ عرصہ قبل تک یہ سمجھا جاتا تھا کہ روزے سے نظام ہضم کو آرام ملتا ہے سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ مگر جیسے جیسے طبی علم نے ترقی کی اس حقیقت کا بتدریج علم حاصل ہوا کہ روزہ تو ایک طبی معجزہ ہے اسی وجہ سے آیت مبارکہ کے آخری حصے میں یوں فرمایا گیا ہے کہ ''اگر تم جانو!''۔

Marfat.com

﴿سائنسی تناظر﴾

﴿روزے کا نظام ہضم پر اثر﴾ نظام ہضم جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ ایک دوسرے سے قریبی طور پر ملے ہوئے بہت سے اعضاء پر مشتمل ہوتا ہے جیسے کہ منہ اور جبڑے میں لعابی غدود۔ زبان، گلا، نالی (یعنی گلے سے معدے تک خوراک لے جانے والی نالی) معدہ، بارہ انگشت آنت، جگر، لبلبہ اور آنتوں کے مختلف حصے وغیرہ تمام اس نظام کا حصہ ہیں۔ اس نظام کا اہم حصہ یہ ہے کہ یہ سب پیچیدہ اعضاء خود بخود ایک کمپیوٹری نظام سے عمل پذیر ہوتے ہیں جیسے ہی ہم کچھ کھانا شروع کرتے ہیں یا کھانے کا ارادہ ہی کرتے ہیں یہ پورا نظام حرکت میں آجاتا ہے اور ہر عضو اپنا مخصوص کام شروع کر دیتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ سارا نظام چوبیس گھنٹے ڈیوٹی پر ہونے کے علاوہ اعصابی دباؤ اور غلط قسم کی خوراک کی وجہ سے ایک طرح سے گھس جاتا ہے۔

روزہ ایک طرح سے اس سارے نظام پر ایک مہینہ کا آرام طاری کر دیتا ہے۔ مگر درحقیقت اس کا حیران کن اثر خاص طور پر جگر پر ہوتا ہے۔ کیونکہ جگر کا کھانا ہضم کرنے کے علاوہ پندرہ مزید عمل بھی ہوتے ہیں۔ یہ اس طرح تھکان کا شکار ہو جاتا ہے۔ جگر ایک ایسے چوکیدار کی طرح ہے جو ساری زندگی کی چوکیداری کے لئے کھڑا ہو۔ اسی طرح صفرا کی رطوبت جس کا اخراج ہاضمہ کے لئے ہوتا ہے مختلف قسم کے مسائل پیدا کرتا ہے اور دوسرے اعمال پر بھی اثرانداز ہوتا ہے۔

دوسری طرف روزے سے جگر کو چار گھنٹوں تک آرام مل جاتا ہے۔ یہ روزے کے بغیر بالکل ناممکن ہے۔ کیونکہ بے حد معمولی مقدار کی خوراک یہاں تک کہ ایک گرام کے دسویں حصہ کے برابر بھی اگر معدے میں داخل ہو جائے تو پورے نظام ہضم کا کمپیوٹر اپنا کام شروع کر دیتا ہے اور جگر فوراً عمل میں مصروف ہو جاتا ہے۔ سائنسی نقطہ نظر سے یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ

Marfat.com

آرام کا وقفہ ایک سال میں ایک مہینہ تو لازمی ہونا چاہیے۔

جدید دور کا انسان جو اپنی زندگی کی غیر معمولی قیمت مقرر کرتا ہے بہت سے طبی معائنوں کے ذریعے اپنے آپ کو محفوظ سمجھنا شروع کر دیتا ہے لیکن اگر جگر کے خلئے کو بولنے کی طاقت حاصل ہوتی تو وہ ایسے انسان سے کہتا کہ ''تم مجھ پر ایک بڑا احسان روزہ رکھ کر ہی کر سکتے ہو''۔

جگر پر روزے کی برکات میں سے ایک برکت یہ ہے کہ جو خون کے کیمیائی عمل پر اس کے اثر اندازی سے متعلق ہے جگر کے انتہائی مشکل کاموں میں سے ایک کام اس توازن کو برقرار رکھنا بھی ہے جو غیر ہضم شدہ خوراک اور تحلیل شدہ خوراک کے درمیان ہوتا ہے اسے یا تو لقمہ کو اسٹور میں رکھنا ہوتا ہے یا پھر خون کے ذریعے اسے ہضم ہو جانے کے عمل کی حفاظت کرنا ہوتی ہے روزے کے ذریعے جگر قوت بخش کھانے کے اسٹور کرنے کے عمل سے بڑی حد تک آزاد ہو جاتا ہے اس طرح جگر اپنی توانائی خون میں گلوبین جو جسم کے محفوظ رکھنے والے نظام کو بلندی دیتا ہے۔ روزے کے ذریعے گلے اور خوراک کی نالی کے بے حد حساس اعضاء کو جو آرام نصیب ہوتا ہے اس تحفہ کی کوئی قیمت ادا نہیں کی جاسکتی۔ انسانی معدہ روزے کے ذریعے جو بھی اثرات حاصل کرتا ہے وہ بے حد فائدہ مند ہوتے ہیں اس ذریعے سے معدے سے نکلنے والی رطوبتیں بھی بہتر طور پر متوازن ہو جاتی ہیں اسی وجہ سے روزے کے دوران تیزابیت جمع نہیں ہوتی اگر چہ عام قسم کی بھوک سے یہ بڑھ جاتی ہے لیکن روزے کی نیت اور مقصد کے تحت تیزابیت کی پیداوار رک جاتی ہے اس طریقے سے معدے کے پٹھے اور معدے کی رطوبت پیدا کرنے والے خلئے رمضان کے مہینے میں آرام کی حالت میں چلے جاتے ہیں جو لوگ زندگی میں روزہ نہیں رکھتے ان کے دعووں کے برخلاف یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ایک صحت مند معدہ شام کو روزہ کھولنے کے بعد زیادہ کامیابی سے ہضم کا کام سرانجام دیتا ہے۔

Marfat.com

روزہ آنتوں کو توانائی بھی فراہم کرتا ہے یہ سب رطوبت کے بننے اور معدے کے پٹھوں کی حرکت سے ہوتا ہے آنتوں کے شرائین کے غلاف کے نیچے محفوظ رکھنے والے نظام کا بنیادی عنصر موجود ہوتا ہے جیسے انتڑیوں کا جال روزے کے دوران انکوئنی توانائی اور تازگی حاصل ہوتی اس طرح ہم ان تمام بیماریوں کے حملوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں جو ہضم کرنے والی نالیوں پر ہو سکتے ہیں۔

﴿روزے کے دوران خون پر فائدہ مند اثرات﴾ دن میں روزے کے دوران خون کی مقدار میں کمی ہو جاتی ہے یہ اثر دل کو انتہائی فائدہ مند آرام مہیا کرتا ہے زیادہ اہم یہ بات ہے کہ سیلوں کے درمیان مائع کی مقدار میں کمی کی وجہ سے ٹشو یعنی پٹھوں پر دباؤ کم ہو جاتا ہے پٹھوں پر دباؤ یا عام فہم میں ڈائسٹا لک دباؤ دل کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے روزے کے دوران ڈائسٹا لک پریشر ہمیشہ کم سطح پر ہوتا ہے یعنی اس وقت دل آرام یا ریسٹ کی صورت میں ہوتا ہے مزید برآں آج کا انسان ماڈرن زندگی کے مخصوص حالات کی بدولت شدید تناؤ یا ہائپر ٹینشن کا شکار رہے رمضان کے ایک مہینے کے روزے بطور خاص ڈائسٹا لک پریشر کو کم کر کے انسان کو بے پناہ فائدہ پہنچاتے ہیں روزے کا سب سے اہم اثر دوران خون پر اس پہلو سے ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ اس سے خون کی شریانوں پر کیا اثر ہوتا ہے اس حقیقت کا علم اب عام یہ ہے کہ خون کی شریانوں کی کمزوری اور فرسودگی کی اہم ترین وجوہات میں سے ایک وجہ خون میں باقی ماندہ مادے کا پوری طرح تحلیل نہ ہونا ہے جبکہ دوسری طرف روزے میں خاص طور افطار کے وقت کے نزدیک خون میں موجود غذائیت کے تمام ذرے تحلیل ہو چکے ہوتے ہیں ان میں سے کچھ بھی باقی نہیں بچتا اس طرح خون کی شریانوں کی دیواروں پر چربی یا دیگر اجزاء جم نہیں پاتے اس طرح شریانیں سکڑنے سے محفوظ رہتی ہیں چنانچہ موجودہ دور کی انتہائی خطرناک بیماریوں جن میں شریانوں کی دیواروں کی سختی نمایاں ترین ہے جس سے بچنے

Marfat.com

کی بہترین تدبیر روزہ ہی ہے چونکہ روزے کے دوران گردے جنہیں دوران خون ہی کا ایک حصہ سمجھا جاسکتا ہے آرام کی حالت میں ہوتے ہیں اسلئے جسم کے اعضاء کی قوت بھی روزے کی برکت سے بحال ہوتی ہے۔

﴿خلیہ (سیل) پر روزے کا اثر﴾ روزے کا سب سے اہم اثر خلیوں کے درمیان اورخلیوں کے اندرونی سیال مادوں کے درمیان توازن کو قائم رکھنے سے ہے چونکہ روزے کے دوران مختلف سیال مقدار میں کم ہوجاتے ہیں اسلئے خلیوں کے عمل میں بڑی حد تک سکون پیدا ہو جاتا ہے اسی طرح لعاب دار جھلی کی بالائی سطح سے متعلق خلئے جو جسم کی رطوبت کے متواتر اخراج کے ذمہ دار ہوتے ہیں ان کو بھی صرف روزے کے ذریعے آرام وسکون ملتا ہے جس سے انکی صحت مندی میں اضافہ ہوتا ہے خلیاتیات کے علم کے نکتہ نظر سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ لعاب بنانے والے غدود، گردن کے غدود، تیمولیہ اور لبلبہ کے غدود شدید بے چینی سے ماہ رمضان کا انتظار کرتے ہیں تاکہ روزے کی برکت سے کچھ ستانے کا موقع حاصل کرسکیں اور مزید کام کرنے کے لئے اپنی توانائیوں کو جلا دے سکیں۔

﴿روزے کا اعصابی نظام پر اثر﴾ اس حقیقت کو پوری طرح سمجھ لینا چاہیے کہ روزے کے دوران چند لوگوں میں پیدا ہونے والا چڑچڑاپن اور بے دلی کا اعصابی نظام سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اس قسم کی صورتحال ان انسانوں کے اندر انانیت یا طبیعت کی سختی کی وجہ سے ہوتی ہے اسکے برخلاف روزے کے دوران اعصابی نظام مکمل سکون اور آرام کی حالت میں ہوتا ہے عبادات کی بجا آوری سے حاصل شدہ تسکین ہماری تمام نفرتوں اور غصے کو دور کرتی ہے اس سلسلے میں زیادہ خشوع وخضوع اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کے سامنے سرنگوں ہونے کی وجہ سے تو ہماری پریشانیاں بھی تحلیل ہو کر ختم ہو جاتی ہیں اس طرح آج کے دور کے شدید مسائل جو

Marfat.com

اعصابی دباؤ کی صورت میں ہوتے ہیں تقریباً مکمل طور پر ختم ہو جاتے ہیں۔
روزے کے دوران ہماری جنسی خواہشات چونکہ علیحدہ ہو جاتی ہیں اس وجہ سے بھی
ہمارے اعصابی نظام پر منفی اثرات مرتب نہیں ہوتے۔
روزہ اور وضو کے مشترکہ اثر سے جو مضبوط ہم آہنگی پیدا ہو جاتی ہے اس سے دماغ
میں دوران خون کا بے مثال توازن قائم ہو جاتا ہے جو صحت مند اعصابی نظام کی نشاندہی
کرتا ہے جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ اندرونی غدودوں کو جو آرام وسکون ملتا ہے وہ
پوری طرح سے اعصابی نظام پر اثر پذیر ہوتا ہے جو روزے کا اس انسانی نظام پر ایک اور احسان
ہے۔ انسانی تحت الشعور جو رمضان کے دوران عبادت کی مہربانیوں کی بدولت صاف شفاف
اور تسکین پذیر ہو جاتا ہے اعصابی نظام سے ہر قسم کے تناؤ اور الجھن کو دور کرنے میں مدد دیتا
ہے۔

﴿خون کی تشکیل اور روزے کی لطافتیں﴾ خون ہڈیوں کے گودے میں بنتا ہے
جب کبھی جسم کو خون کی ضرورت پڑتی ہے تو ایک خودکار نظام ہڈی کے گودے کو حرکت پذیر کر
دیتا ہے کمزور اور لاغر لوگوں میں یہ گودہ خاص طور پر سست حالت میں ہوتا ہے یہ کیفیت بڑے
بڑے شہروں میں رہنے والوں کے ضمن میں بھی پائی جاتی ہے اسکی وجہ سے پیلے چہروں میں روز
بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔
روزے کے دوران جب خون میں غذائی مادے کم ترین سطح پر ہوتے ہیں تو ہڈیوں
کا گودہ حرکت پذیر ہو جاتا ہے اسکے نتیجے میں لاغر لوگ روزہ رکھ کر آسانی سے اپنے اندر زیادہ
خون پیدا کر سکتے ہیں بہر حال یہ تو ظاہر ہے کہ جو شخص خون کی پیچیدہ بیماری میں مبتلا ہوا اسے طبی
معائنہ اور ڈاکٹر کی تجویز کو ملحوظ خاطر رکھنا ہی پڑے گا چونکہ روزے کے دوران جگر کو ضروری آرام
مل جاتا ہے یہ ہڈی کے گودے کیلئے ضرورت کے مطابق اتنا مواد مہیا کرتا ہے جس سے با

Marfat.com

آسانی اور زیادہ مقدار میں خون پیدا ہو سکے۔ اسطرح روزے سے متعلق بہت سی اقسام کی حیاتیاتی برکات کے ذریعے ایک دبلا پتلا شخص اپنا وزن بڑھا سکتا ہے اسی طرح موٹے اور فربہ لوگ بھی روزے کی عمومی برکات کے ذریعے وزن کم کر سکتے ہیں۔

اب آیئے اس آیتِ مبارکہ کے آخری حصے کی طرف دوبارہ آتے ہیں تا کہ قرآنی معجزہ دیکھ کر دل باغ باغ ہو جائے۔

ارشاد ہوا "اگر تم جانو" (یعنی اگر تم جسم کے حیاتیاتی علم کو سمجھو) تو تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے کہ تم روزہ رکھو (چاہے اس میں تمہیں مشکلات بھی نظر آئیں)۔

روزے کے روحانی فوائد اور دیگر برکات اپنی جگہ موجود ہیں مگر ہم نے یہاں صرف سائنسی تحقیق پیش کی ہے صرف سائنسی تحقیق نے یہ تسلیم کیا ہے کہ ایسا دین اسلام جس کے نظام کو صرف آپ دیکھیں تو فائدے سے کوئی چیز خالی نہیں نماز پڑھو تو فائدہ، زکوٰۃ دو تو فائدہ روزے سے جسمانی فائدہ الغرض کہ ہر چیز میں فائدہ ہی فائدہ کیا ان باتوں سے یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ جس دین کے اصول میں اس قدر فوائد ہوں وہ دین خود کس قدر فائدہ مند ہوگا۔

نظر بد کی حقیقت اور جدید سائنس

حدیث شریف حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حکم فرمایا کہ ہم نظر بد کے لئے دعا تعویذ کرائیں۔ (بخاری شریف از کتاب: انوار الحدیث ص 188)

حدیث شریف حضرتِ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان کے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا جس کا چہرہ زرد تھا سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ اسے دعا تعویذ کراؤ اسے نظرِ بد لگی ہے۔ (بخاری و مسلم از کتاب: انوار الحدیث ص 188)

دونوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ تعویذ پہننا جائز ہے اور نظر بد حق ہے یعنی انسان کو

Marfat.com

کسی دوسرے کی نظر لگ سکتی ہے اسی طرح جانوروں کو انسانوں کی نظر بد لگ جاتی ہے بعض دفعہ اسی نظر بد لگ جانے کی وجہ سے جانور بیمار اور مر بھی جاتے ہیں اب آیئے اس نظر بد کے متعلق سائنسی تحقیق کیا کہتی ہے یہ دیکھتے ہیں۔

﴿سائنسی تحقیق﴾ نظر نہ آنے والے علوم یعنی مخفی علوم کی تحقیق کا نام پیرا سائیکالوجی ہے ماہرین کے مطابق ہر انسان کی آنکھ سے غیر مرئی لہریں نکلتی ہیں جن میں ایموشنل انرجی کی بجلی بھری ہوئی ہوتی ہے یہ بجلی جلدی مسامات کے ذریعے جسم میں جذب ہو کر جسم کی تعمیر یا تنزلی کا باعث بنتی ہے۔

اگر ایموشنل انرجی کی بجلی یا لہریں مثبت ہوں تو اس سے انسان کو نفع پہنچتا ہے اور اگر لہریں منفی ہوں تو مسلسل نقصان پہنچتا ہے۔ اب بد نظر شخص کی آنکھ سے نکلنے والی لہریں دراصل منفی ہوتی ہیں اور ان کے اندر اتنی قوت ہوتی ہے کہ وہ جسم کے نظام کو دیکھ کر اپنی غیر مرئی لہریں چھوڑ دیں تو دوسرے شخص کا چہرہ سیاہ ہو گیا تو اس بد نظر کی لہروں نے اس کے خون میں میلانن کو زیادہ کر دیا جس سے جلد کی رنگت سیاہ ہو گئی۔

سنت سرکارِ اعظم (ﷺ) اور سائنسی تحقیق سے یہ ثابت ہو گیا کہ نظر بد حق ہے اسی طرح اس کا برعکس ہے کہ اگر نظر بد حق ہے تو پھر اچھی اور نیک نظر بھی حق ہے مطلب کہ اللہ تعالی کے کسی نیک بندے مردِ کامل کی نظر کسی عام مسلمان کو لگ جائے تو اس کے دل کی کلی کھل اٹھتی ہے۔ معلوم ہو گیا کہ جب منفی شعاعوں سے نظر بد لگ سکتی ہے تو پھر مثبت شعاعوں سے نظر حق بھی لگ سکتی ہے الغرض کہ نظر بد بہت بری چیز ہے یہ انسان کو برباد کر دیتی ہے۔

﴿عصا رکھنے کی سنت اور سائنسی تحقیق﴾

احادیث میں ہے کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) اپنے دستِ حق پرست میں عصا مبارک

Marfat.com

(لاٹھی مبارک) رکھا کرتے تھے لاٹھی ہاتھ میں رکھنا میرے سرکارِ اعظم (ﷺ) کی سنت ہی نہیں بلکہ انبیاء کرام علیہم السلام کی بھی سنت رہی ہے اس کے بے شمار فوائد ہیں اگر سنت کی نیت سے ہاتھ میں لاٹھی رکھیں گے تو ہمیں فوائد بھی ہوں گے اور سو شہیدوں کا ثواب بھی ملے گا۔

﴿سائنسی انکشافات﴾ سر لیبل گریفن نے ایک مشہور کتاب (سیاست کے فرعون یا دی چیفس آف پنجاب) میں کئی مقامات میں یہ بات واضح کی کہ ''لاٹھی جسم کا سہارا اور ساتھی ہے اسکا جسم کے اعصابی نظام پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ جس کے ہاتھ میں ہمہ وقت لاٹھی ہوگی اس لاٹھی کا غیر مرئی اثر اس کے جسم اور روح پر پڑتا رہے گا۔ یہ آدمی بزدل نہیں ہوگا میں نے پنجاب کے امیر اور رئیس لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ ہاتھ میں لاٹھی یا ڈنڈا رکھتے ہیں جس جس کے پاس میں نے عصا دیکھا ہے یقیناً انہیں میں نے دلاور دور بین دیکھا ہے''۔

چونکہ عصا سیدھے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اس لئے جس ہاتھ میں عصا ہوگا وہ ہاتھ مضبوط ہوگا۔ اس میں غیر معمولی طاقت اور قوت بڑھ جائے گی چونکہ زندگی میں زیادہ ضرورت دائیں ہاتھ کی ہے اسلئے دایاں ہاتھ مضبوط ہونا چاہئے اور اسکی طاقت، قوت اور مضبوطی عصا میں مضمر ہے۔

۱...... ﴿عصا جسم کے نظام کو متوازن رکھنے میں قوت اور مدد دیتا ہے۔

۲...... ﴿عصا کی وجہ سے دایاں ہاتھ چونکہ گرفت میں مصروف رہتا ہے اس گرفت کا اثر فزیالوجی کے مطابق دل اور دل کے اعصاب اور عضلات پر پڑتا ہے۔

۳...... ﴿عصا کے رکھنے سے دل مضبوط ہوتا ہے اور بزدلی دور ہوتی ہے۔

۴...... ﴿لاٹھی اور عصا سے موذی جانور کا خطرہ ختم ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

﴿نام کا اثر اور جدید سائنسی انکشافات﴾

سرکارِ اعظم (ﷺ) نے ہمیں نام دیا ہمیں اپنی پہچان سکھائی ہمیں عزت دی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکنے کا سلیقہ سکھایا آپ (ﷺ) کا نام اور آپ (ﷺ) کی نسبت ہماری اصل پہچان ہے۔

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) برے نام کو بدل دیا کرتے تھے۔ (ترمذی شریف)

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے فرمایا کہ تمہیں قیامت کے دن تمہارے باپ دادوں کے نام سے پکارا جائے گا لہٰذا تم اپنے نام اچھے رکھو۔ (ابوداوٗد از کتاب: پیغامِ مصطفیٰ)

نام انسانی شخصیت کا آئینہ ہوتا ہے لہٰذا اس کا اچھا ہونا ضروری ہے جو نام اسلام کے مطابق ہو وہ اچھا ہے اور جو اسلام کے خلاف ہو یا اس سے کوئی برا پہلو نکلتا ہو۔ وہ برا ہے لہٰذا اسلام میں اس امر کی بڑی تاکید کی گئی ہے کہ اپنے بچوں اور بچیوں کے نام رکھتے وقت اچھے ناموں کو مدِ نظر رکھا جائے کیونکہ ناموں کا اخلاق و عادت پر اثر اور اسکی خود کی زندگی پر بھی اثر پڑتا ہے عموماً برے ناموں کے اثرات بچوں کے اخلاق پر بھی پڑتے ہیں اس بارے میں سائنس کیا کہتی ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں۔

﴿پروفیسر پیرل ماسٹر کی تحقیق﴾ پیرا سائیکالوجی کے ماہر پروفیسر پیرل ماسٹر نے اپنی حالیہ تحقیق میں انکشاف کیا ہے کہ نام زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں حتیٰ کے نام کے الفاظ کا ترجمہ بھی اپنے فوائد اور اثرات بدل دیتا ہے پروفیسر کے مطابق "میں نے رحیم اور پرویز کا موازنہ کیا تو رحیم سے سبز اور سفید روشنی نکلتی ہوئی نظر آئی اور پرویز سے سیاہ اور نسواری رنگ کی روشنی

Marfat.com

مترشح ہورہی تھی"۔ یہی کیفیت تعویذ کے فوائد اوراس کے الفاظ کی ہے۔ طاقت دراصل الفاظ میں ہے چاہے وہ نام کی شکل میں ہو یا وہی نام تعویذ کی شکل میں ہو۔

توکل اور جدید سائنسی انکشافات

اپنی تدابیر اور کوشش کے انجام کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنیکا نام توکل ہے۔ توکل دراصل انسان کے دلی ارادے کی ایک حالت ہے۔ جس میں انسان دنیا کی تمام اشیاء سے بالاتر ہوکر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل پر امید اور بھروسہ قائم رکھنا توکل ہے توکل اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا راستہ ہے جو صدقِ دل سے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرلیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کسی چیز کی کمی نہیں رہنے دیتا۔

حدیث شریف حضرتِ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سرکارِ اعظم (ﷺ) سے سنا ہے کہ اگر تم خدا تعالی پر توکل کرو جیسا کہ کرنا چاہئے تو وہ تمہیں اسطرح رزق دے جس طرح پرندوں کو رزق دیتا ہے کہ صبح کو بھوکے جاتے ہیں شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف حضرتِ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے فرمایا کہ میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب جنت میں داخل ہونگے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ جنتر منتر کراتے تھے نہ فال بد لیتے تھے اور اپنے اللہ تعالی پر توکل کرتے تھے۔ (بحوالہ: مسلم شریف)

جدید سائنسی انکشافات اس وقت یورپی برادری بے شمار نفسیاتی امراض سے دوچار ہے۔ اس کی بنیادی وجہ توکلی زندگی کا فقدان ہے اگر ان سے کوئی نقصان ہوتا ہے تو وہ اس

Marfat.com

نقصان کے عوامل کو تلاش کرتے ہیں اور وہ مل جاتے ہیں اپنے آپ کو ملامت کرتے ہیں اور اگر عوامل نہیں ملتے تو بھی اپنے آپ کو ملامت کرتے ہیں حتّی کہ بعض اوقات دلبرداشتہ ہو کر خودکشی کر لیتے ہیں۔

بالکل یہی کیفیت ایک گھر دار خاتون کی ہے کیونکہ گھر میں رہتے ہوئے بہر حال اسے گھریلو مسائل سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔اب یہاں اسلام صبر اور توکل کا درس دیتا ہے لیکن یورپین زندگی کے اشتعال میں صبر اور توکل کی چیز ہی نہیں گزری اس لئے وہاں طلاق کی زیادتی ہے۔نفسیاتی ماہرین کے مطابق توکل آدمی کو بے شمار خطرناک نفسیاتی امراض سے نجات دیتا ہے اور اس توکل کی وجہ سے انسان معاشرے کا اچھا شہری اور فرد بن سکتا ہے۔

﴿قرآن مجید: کائنات کی اشیاء کا منبع﴾

جدید علم کائنات مشاہداتی طور پر یہ بتاتا ہے کہ ایک وقت ایسا بھی تھا کہ جب تمام کائنات دھویں کا بادل تھی ایک مبہم بہت زیادہ ٹھوس اور گرم گیسوں کا مجموعہ تھا۔یہ جدید علم کائنات کی غیر متنازع حقیقت ہے اب سائنس دان اس دھویں میں سے نئے ستاروں کا مشاہدہ کر سکتے ہیں ہم اس دھویں کے مادہ میں رات کو ان جگمگاتے ہوئے ستاروں کو اسطرح سے دیکھ سکتے ہیں جیسا کہ یہ پوری کائنات۔

﴿القران﴾ ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ (پ ۲۴، سورۂ حم السجدۃ، آیت ۱۱)

ترجمہ کنزالایمان: پھر آسمان کی طرف قصد فرمایا اور وہ دھواں تھا۔

کیونکہ زمین اور آسمان اسی دھویں سے بنائے گئے ہیں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ زمین اور آسمان ایک دوسرے سے ملے ہوئے موجود تھے پھر اس قسم کے دھویں سے انکو بنایا گیا اور ایک دوسرے سے علیحدہ کر دیا۔

Marfat.com

﴿القرآن﴾ اَوَلَمۡ یَرَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ کَانَتَا رَتۡقًا فَفَتَقۡنٰهُمَا

(پ۱۷، آیت ۳۰ سورۃ الانبیاء)

﴿ترجمہ کنز ایمان﴾ کیا کافروں نے یہ خیال نہ کیا کہ آسمان اور زمین بند تھے تو ہم نے انھیں کھولا۔

﴿قرآن مجید میں پہاڑوں کا تذکرہ﴾

ایک کتاب جس کا نام (Earth) ہے دنیا کی بہت سی یونیورسٹیوں میں ایک بنیادی حوالہ کی حیثیت رکھتی ہے اس کتاب کے دو مصنفوں میں سے ایک بڑا نام پروفیسر فرانک پریس ہے پروفیسر فرانک پریس امریکہ کے سابق صدر جمی کارٹر کے سائنس اور ٹیکنالوجی کے مشیر رہے ہیں اور بارہ سال تک نیشنل اکیڈمی آف سائنسز واشنگٹن ڈی سی کے صدر رہ چکے ہیں انکی کتاب (Earth) کے مطابق پہاڑوں کے نیچے تہیں (Underlying Roots) بچھی ہوتی ہیں یہ گہرائی میں مضبوطی کیساتھ جمی ہوئی ہوتی ہیں اسطرح پہاڑ کھونٹے کی شکل کے نظر آتے ہیں۔اس بات کو قرآن مجید نے اسطرح بیان کیا ہے۔''اَلَمۡ نَجۡعَلِ الۡاَرۡضَ مِهٰدًا وَّالۡجِبَالَ اَوۡتَادًا ٥

﴿ترجمہ کنز الایمان﴾ اور کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہ کیا اور پہاڑوں کو میخیں۔

جدید زمینی سائنس نے اس بات کو ثابت کر دیا ہے پہاڑ سطح زمین کے نیچے گہرائی نہیں رکھتے اور بعض اوقات سطح زمین سے بلند بھی ہو جاتے ہیں۔

تو پہاڑوں کی صورتحال کو صحیح طور پر واضح کرنے کے لئے مناسب ترین لفظ میخ ہے جسکو ہم کیل بھی کہہ سکتے ہیں اور یہ میخیں سطح زمین کے اندر مضبوطی سے جمی ہوئی اور چھپی ہوئی ہیں سائنسی تاریخ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ پہاڑوں کے نیچے گہری تہوں کا نظریہ (Theory

Marfat.com

)انیسویں صدی کے آدھے سے زیادہ گزر جانے کے بعد معلوم ہوا۔

(The Geological Concept Of Mountain In The Quran

(P.NO 5)

'پہاڑ زمین کی تہہ (پرت) کومضبوطی سے جمانے میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں

(The Geological Concept Of Mountain In The (Quran P.NO 44\45)

'یہ زمین کو ہلنے سے روکتے ہیں۔

﴿القرآن﴾ وَاَلْقٰی فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِکُمْ وَاَنْھٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ o

﴿ترجمہ کنزالایمان﴾ اور اس نے زمین میں لنگر ڈالے کہ کہیں تمھیں لے کر نہ کانپے اور ندیاں اور راستے کہ تم راہ پاؤ۔ (سورۃ النحل، پارہ،۱۵، آیت،۱۵)

اسی طرح سطح زمین کی ساخت کے بارے میں حالیہ نظریہ یہ ہے کہ پہاڑ زمین کو ثبات عطا کرتے ہیں یہ بات زمینی علوم میں 1960 کے بعد آئی ہے کیا کوئی شخص یہ تصور کرسکتا تھا کہ یہ بڑے اور ٹھوس پہاڑ جو اسکے سامنے موجود ہیں زمین کے نیچے گہرائیوں میں انکی تہہ پھیلی ہوئی ہیں جسکو آج سائنسدان وثوق سے بیان کر رہے ہیں۔

علم ارضیات کی کتابوں کی ایک بہت بڑی تعداد میں جب پہاڑوں کا تذکرہ ہوتا ہے تو وہ زیادہ پہاڑوں کے ان حصوں کا تذکرہ کرتے ہیں جو زمین کے اوپر ہوتے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ کتابیں علم ارضیات کے ماہرین کی لکھی ہوئی ہیں لیکن یہ قرآن کا معجزہ ہے کہ اس نے

Marfat.com

جدید ترقی یافتہ علم ارضیات سے اپنا لوہا منوایا۔

﴿قرآن مجید اور بادل﴾ سائنس دانوں نے بادل کی ساخت کا مطالعہ کیا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ بارشوں والے بادل نہایت متعین طریقے سے ترتیب و تشکیل دیئے گئے ہیں اور خاص اقدامات اور خاص قسم کی ہوا اور بادلوں کے ساتھ منسلک ہیں۔

﴿بارش کے بادلوں کی قسم کو بارشی بادل یا ابر مطیر کہا جاتا ہے﴾

ماہرین موسمیات نے اس بات کا بغور مطالعہ کیا کہ کس طرح یہ ابر مطیر تشکیل پاتے ہیں اور کسطرح یہ بارش، ژالہ باری اور گرج چمک پیدا کرتے ہوئے ہیں وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ یہ بارشی بادل یعنی ابر مطیر بارش پیدا کرنے کے لئے مندرجہ ذیل مراحل سے گزرتے ہیں

۱...... ﴿ہوا کا بادلوں کو دھکیلنا﴾ ہوا بادلوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں اور ابری تودوں کو کسی علاقے کی طرف دھکیلتی ہے جہاں تمام بادل ایک خاص جگہ مرتکز ہو جاتے ہیں اور ابر مطیر تشکیل پاتا ہے۔

۲...... ﴿ملاپ﴾ پھر ان چھوٹے چھوٹے بادلوں کا ملاپ ہو جاتا ہے جس سے بڑے بادل تشکیل پاتے ہیں۔

۳...... ﴿بادلوں کا انبار﴾ جب چھوٹے بادل اکھٹے ہوتے ہیں، ہوا اوپر کی جانب حرکت کرتی ہے اور بڑے بادل اندر سے اپنا حجم بڑھاتے ہیں تو ہوا کی اوپر کی جانب حرکت بادل کے درمیانی حصے میں زیادہ طاقتور ہوتی ہے بہ نسبت کنارے والے حصوں کے درمیانی حصہ اسلیئے ہوتے ہیں یہ ہوا کی اوپر کی جانب حرکت بادل کی ہیئت کو عمودی بنانے کا سبب بنتی ہے اس طرح بادلوں کا انبار اکٹھا ہوتا رہتا ہے یہ عمودی نشو ونما بادل کی ہیئت کو فضا کے ٹھنڈے

Marfat.com

علاقوں تک پھیلاتے ہیں وہاں پانی کے قطرات اور ژالہ میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور بڑھنا شروع ہو جاتے ہیں جب یہ پانی کے قطرات اور ژالے بہت زیادہ بھاری ہو جاتے ہیں تو یہ بادلوں میں بارش اور ژالہ باری کی شکل میں نیچے آنا شروع کر دیتے ہیں۔

بحوالہ(= The Atmosphere ,Anthes And Other Page No (259)

(Elements Of meeorology ,mellean Thompson Page No 141-142)

﴿اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے﴾ ترجمہ کنز الایمان: کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نرم نرم چلاتا ہے بادلوں کو پھر انھیں آپس میں ملاتا ہے پھر انھیں تہہ پر تہہ کر دیتا ہے تو تو دیکھے کہ اس کے بیچ میں سے مینہ نکلتا ہے اور اتارتا ہے آسمان سے اسمیں جو برف کے پہاڑ ہیں ان میں سے کچھ اولے پھر ڈالتا ہے انھیں جس پر چاہے پھیر دیتا ہے انھیں جس سے چاہے قریب ہے کہ اسکی بجلی کی چمک پھر آنکھ لے جائے۔ (سورۃ النور، آیت ۴۳، پ ۱۸)

ماہرین موسمیات نے حالیہ سالوں میں جدید ترین آلات مثلاً جہاز، سیاروں، کمپیوٹر ، بادبانی غباروں کی مدد سے بادلوں کی ساخت، بناوٹ اور ترتیب وتشکیل کی تفصیلات کو معلوم کیا ہے دوسرے جدید ترین اور طاقتور آلات کی مدد سے ہوا اور اسکی سمت کا مطالعہ، نمی، رطوبت اور اسکا تغیر، سطح کا تعین اور فضائی دباؤ کا تعین وتغیر کے متعلق معلومات حاصل کی ہیں ماہرین موسمیات نے اپنی تحقیق سے پتہ چلایا ہے کہ بارشی بادل اور ابر مطیر جو ژالہ باری کی برسات کرتا ہے پچیس ہزار سے تیس ہزار فٹ کی بلندی سے نیچے آتا ہے اور پہاڑ کی طرح معلوم ہوتا ہے۔

حوالہ (Elements Of Meteorology, Mellean And Tompson (P-141)

Marfat.com

سورۃ النور کی آیت نمبر ۴۳ سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ژالہ باری کے حوالے سے یہ آیت بجلی کے کوندے ''برق'' کا ذکر کیوں کر رہی ہے؟

اس ضمن میں اس موضوع کی ایک اہم کتاب Meterology Tody (Aherens P.no 437) کو دیکھتے ہیں وہ ہمیں کیا بتاتی ہے اسکا ترجمہ یوں ہے

'ترجمہ: بادل میں بجلی اس وقت پیدا ہوتی ہے جب اولے بادل کے کسی ایسے منطقے کے درمیان سے گزرتے ہیں جس میں بہت زیادہ سرد پانی کے قطرے یا برف کے کرسٹل ہوتے ہیں جب یہ سیال قطرے اولوں سے ٹکراتے ہیں تو وہ جم جاتے ہیں اور اپنی داخلی حرارت چھوڑتے ہیں اس سبب سے اولوں کی سطح برف کے کرسٹل سے گرم تر رہ جاتی ہے پھر جب اولے برف کے کرسٹل سے ٹکراتے ہیں تو ایک حیرت انگیز واقعہ ہوتا ہے سرد شے سے برقئے گرم شئے کی طرف بہتے ہیں ایسا ہی عمل اس وقت ظہور پذیر ہوتا ہے جب بہت سرد شدہ قطرات آب اولوں سے لمس کرتے ہیں۔ اور مثبت برقی چارج شدہ ذرات اپنے اصلی سے جدا ہوتے ہیں یہ ہلکے ہلکے برقی چارج والے ذرات اوپر چلتی لہروں کے ذریعہ بادلوں تک پہنچتے ہیں اولے جو منفی طور پر معمولی چارج ہوتے ہیں بادل کے نچلے حصے کی طرف گرتے ہیں اور اسی طرح بادل کا نچلہ حصہ منفی طور پر چارج ہو جاتا ہے اور بجلی کی شکل میں ظاہر ہو جاتا ہے گویا بادلوں میں بجلی پیدا کرنے والے بہت اہم عنصر ہیں۔ ابر و باراں اور گرج چمک کے متعلق یہ معلومات حال ہی میں دریافت ہوئی ہیں 1600 قبل مسیح تک موسمیات پر ارسطو کے افکار و آراء کا غلبہ تھا مثال کے طور پر ارسطو نے کہا تھا کہ فضاء دو قسم کے بھاپوں پر مشتمل ہے مرطوب اور خشک۔ ارسطو نے مزید کہا کہ بجلی کی کڑک اور گرج چمک خشک بھاپ کے قرب و جوار کے بادلوں سے تصادم کی آواز ہوتی ہے اور آسمانی بجلی خشک بھاپ کی ایک رقیق اور دھندلی سی آگ شعلہ اٹھتی ہوئی ایک شکل ہے علم موسمیات سے متعلق یہ وہ چند افکار و خیالات تھے جو قرآن مجید کی تائید کرتے ہیں۔

Marfat.com

﴿پانی اور قوت﴾

﴿القرآن﴾ ترجمہ کنزالایمان: کیا کافروں نے یہ خیال نہ کیا کہ آسمان اور زمین بند تھے تو ہم نے انہیں کھولا اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی تو کیا وہ ایمان لائیں گے"۔

جیسا کہ ظاہر ہے کہ اس آیت کو سمجھنے سے پہلے ہمیں خود زندگی کے عجوبہ کا علم ہونا چاہیے۔ایک جسیمہ کی تعریف اور تشریح بیسویں صدی کے دوسرے نصف حصہ تک مختلف طریقوں سے کی جاتی رہی ہے جس میں ڈی واٹسن کی 1950 میں ڈی این اے کی دریافت کے بعد جسیمہ کی صحیح پہچان اور زیادہ واضح تعریف ممکن ہوسکی ہے کہا جاسکتا ہے کہ زندگی عبارت ہے اس ڈی این اے کی نقل تیار کرنے سے جو کسی جسیمہ میں پہلے سے موجود ہو۔

زندگی اور قوت میں ایک باریک فرق ہوتا ہے زندگی ایک طرح سے خصوصیاتی ڈھانچہ ہوتا ہے جبکہ قوت حیات کو اس ڈھانچے کا مقرر کردہ کام سرانجام دینا ہوتا ہے یہ نظریہ جو کسی حد تک مشکل سے سمجھ میں آتا ہے ایک مثال کے ذریعے باآسانی سمجھا جاسکتا ہے۔

زمین میں کچھ وائرس اور کچھ بیکٹر یا اپنے اردگرد کے حالات کی وجہ سے اپنی کارگزاری ظاہر نہیں کرسکتے یعنی وہ نہ ہی حرکت کرسکتے ہیں اور نہ ہی مزید تخلیق کرسکتے ہیں جیسے ایک طرح سے جامد زندگی۔مخصوص حالات میں یہ اپنی حرکت کی صلاحیت حاصل کرلیتے ہیں اور تخلیقی عمل بھی شروع کردیتے ہیں یہاں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ زندگی عبارت ہے وائرس اور بیکٹر یا کی ساکت اور متحرک حالت سے جبکہ قوت حیات کا مطلب انکی محرک حالت ہی ہے آیت کریمہ میں جو لفظ استعمال ہوا ہے وہ زندہ ہونا جو قوت حیات کے مترادف ہے جیسا کہ میں پہلے بیان کرچکا ہوں کہ قرآنی آیات میں لفظ انتہائی اہم رازوں کے حامل ہوتے ہیں۔

اصل معنی یہ ہیں کہ "ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی"۔اب اس آیت مبارکہ

Marfat.com

میں اہم نکات کی نشاندہی کرتے ہیں۔

۱...... پندرہ صدیاں قبل زندگی کا تصور جانوروں تک محدود تھا بعض حلقوں میں نباتات پودوں کو بھی اس زمرے میں شامل سمجھا جاتا تھا جبکہ دوسری طرف یہ آیت انتہائی صراحت سے جانوروں اور نباتات سے ماورا پیش کرتی ہے تمام جاندار چیزوں کی تعریف میں چیز کے نظریہ سے قوت حیات بہت سی نوع کی چیزوں کا احاطہ کرتی ہے قرآن کے اس ایک بیان سے قوت حیات کے نظریہ کو اتنی وسعت مل جاتی ہے کہ وائرس اور (DNA) مالیکیول وغیرہ کا مکمل احاطہ کرلیتی ہے اسطرح ایک سائنسی حقیقت کو چودہ صدیاں قبل ہی انسانیت کو بطور پیشگی بتادیا گیا۔

۲...... قوت حیات پانی ہی سے نکلتی ہے اور پانی سے توانائی حاصل کرتی ہے آیت مبارکہ کہ تخلیق (خلقنا) نہیں کہتی بلکہ کہتی ہے قوت دی (و جعلنا)

۳...... اس کے بعد آیت اس اعلان پر ختم کرتی ہے "کہ کیا ایمان لائینگے" اسکا اشارہ کفار کی طرف ہے یہ بات ہمارے موجودہ دور کے کفار کے لئے بھی ہے اس لئے کہ ابھی تیس سال قبل ہی تو قوت حیات کے لئے پانی کے ناگزیر ہونے کی حقیقت کو تسلیم کیا گیا ہے۔

آیئے اب غور کریں کہ ابھی حال ہی میں علم حیاتیات کے قوانین کے دریافت کے مطابق قوت حیات کے لئے پانی کیوں ناگزیر سمجھا گیا ہے جدید علم حیاتیات نے ثابت کردیا ہے کہ پانی کے سالموں کے H اور OH آئین (INO) (رواں برقی پاری کے جوہر یا جواہر) کے ذریعے پیدا ہو سکتے ہیں خاص طور پر (ATP) جو فاسفورس، امینوایسڈ اور شکر کا مرکب ہوتا ہے کہ آمیزش کے عمل میں پانی "H" آئن ہی استعمال ہوتا ہے تابکار ہائیڈروجن کے ساتھ تجربات نے یہ ظاہر کیا ہے کہ ڈی این اے سالمیے ہائیڈروجن آئن صرف پانی ہی سے حاصل کرتے ہیں اسی تجربے نے یہ ظاہر کیا ہے کہ ہائیڈروجن آئن سے جسے حرکت پذیر ہائیڈروجن کہتے ہیں رائبوز شکر اور امینوایسڈ نگائیڈ کے درمیان ایک مسلسل برقی میدان ہوتا ہے

Marfat.com

اس طرح وہ بنیاد تیار ہوتی ہے جس پر قوت حیات برقرار رہتی ہے قوت حیات اس وقت حرکت پذیر ہوتی ہے جبکہ یہ برقی میدان بیکٹیریا ایک زندہ مگر خوابیدہ حالت میں ہوتا ہے یعنی بیکٹیریا حرکت پذیر ہو کر مزید پیدائش کے عمل میں لگ جاتا ہے۔

یہ اصول تمام قسم کے جسیموں کے متعلق بھی اسی طرح ہے یعنی خلیے صرف ہائیڈروجن کی مدد سے ہی اپنی مصروفیات یا حرکت جاری رکھ سکتے ہیں خلیوں کی کیمسٹری پر تحقیق نے یہ ظاہر کیا ہے کہ تمام برقی سلسلے خلئے میں لائسوسوم اور پانی کے برقی چارج کی مدد سے قائم رہتے ہیں مزید یہ کہ تمام کیمیائی سلسلے خلیاتی لیبارٹری جسے ہم مٹوکونڈریا کہتے ہیں پانی کے آئن کی وساطت سے ہی کارگر ہوتے ہیں۔ بھاری پانی کے ساتھ تجربات میں جہاں ہائیڈروجن کو آئسوٹوپس سے تبدیل کر دیا جائے یہ ثابت ہوا ہے کہ پانی کا سالمہ جسم میں سات سے چودہ تک رہتا ہے پھر خارج ہوتا ہے اور پانی کے نئے آئن اس کی جگہ لے لیتے ہیں اس طرح پانی نئی اور تازہ قوت حیات مہیا کرنے کا باعث ہے یہی وجہ ہے کہ جسیمے پانی کے ختم ہو جانے (شدید پیاس) کو برداشت نہیں کر سکتے۔

پانی اور قوت حیات کا تعلق اسی پر ختم نہیں ہو جاتا عام معنی میں قوت حیات کیلئے توانائی کی ضرورت مسلسل طور پر رہتی ہے یہ توانائی آئن کے تبادلے سے حاصل ہوتی ہے خوراک کے کھانے کا عمل کیمیائی ربط اور بعض سالموں کے تحلیل ہونے سے پیدا ہونے والی برق سے مشابہ عمل پیدا ہوتا ہے ان تمام پھرتیلے اعمال میں خلیہ H اور OH آئن تبادلے کی بنیاد مہیا کرتے ہیں جسے بین الاقوامی تجارت میں زر تبادلہ کی اصطلاح بیان کرتی ہے ایک خلیہ اس وقت صحت مند ہوتا ہے جب پانی کے وہ آئن جو اسے گھیرے میں لئے ہوتے ہیں خود توازن میں ہوں ورنہ یا تو بیماری آجاتی ہے یا موت واقع ہو جاتی ہے۔

چنانچہ پانی زندگی کی جین اور قوت حیات کی بنیاد ہے اور آیت کریمہ اس لطیف

Marfat.com

موشگافی کو اس خوبصورتی سے بیان کرتی ہے کہ اس سلسلے میں قرآنی معجزہ کو کبھی بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا یہ اس حقیقت کو دوبارہ پرزور طریقہ سے بیان کرتی ہے کہ "تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے۔"

خلیے کا تنفس یعنی طاقت بخش چیزوں کا خرچ، آئن سے تعلق رکھتا ہے پانی اور قوت حیات کے درمیان عظیم تعلق کو ابھی تسلی بخش طریقہ سے ظاہر نہیں کیا جا سکتا مثلاً الیکٹر کیمسٹری اور بائیو کیمسٹری یہ پوری طرح نہیں بتا سکتے کہ ایک خاص وقت کے بعد پانی کا ذخیرہ کیا کرتا ہے ابھی تک صحیح طور پر دریافت نہیں ہو سکا ہم صرف یہ جانتے ہیں کہ خلیے میں کھانے والے نمک یا سوڈیم کلورائیڈ کے استعمال کا مقصد سالموں میں پانی کے خرچ اور اسکے جمع ہونے سے متعلق ہے۔

درحقیقت ہر جسیمہ اپنی مختصر سی لیبارٹری میں پانی کو نقدی کی طرح خرچ کرتا ہے اسی وجہ سے ہمارے جسم میں گلینڈز (غدودوں) میں خاص قسم کے ہارمون پیدا ہوتے رہتے ہیں جو خلیوں کے اپنے اندر اور ایک دوسرے کے درمیان پانی کا تبادلہ کرتے رہتے ہیں جسم میں موجود بہت سے مراکز بدن کی رطوبت کو جدا کرنے والے گلینڈز سے ایک کمپیوٹر جیسے نظام کے ذریعے منسلک ہیں مثلاً بخار سے پہلے فالتو پانی نکل جاتا ہے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ جسم مدافعتی جنگ میں مصروف ہے۔ جس میں بیکٹریا کی موجودگی یا حملہ مشکل ہو جائے ہمارے جسم نقصان دہ جراثیم کو زندہ رہنے کی مہلت نہیں دیتے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمل اس آیت کریمہ کے راز کے احساس کے تحت ہی وقوع پذیر ہے۔

﴿بارش کا پانی اور سائنس﴾

آب مینہ یعنی بارش کا پانی اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کے لئے ایک عظیم اور بے نظیر تحفہ اور نعمت ہے قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:۔

Marfat.com

ترجمہ: اور اس نے مینہ برسا کر تمھارے کھانے کے لئے انواع واقسام کے میوے پیدا کئے۔ (سورۃ البقرۃ، آیت ۲۲، کا کچھ حصہ)

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

﴿القرآن﴾ ترجمہ: وہی تو ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا جسے تم پیتے ہو اور اس سے درخت بھی شاداب ہوتے ہیں جن میں تم اپنے چار پایوں کو چراتے ہیں اسی پانی سے وہ تمھارے لئے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور (اور بے شمار درخت) اگاتا ہے اور ہر طرح کے پھل پیدا کرتا ہے (سورۃ النحل، آیت ۔۱۰ اور ۱۱ کا کچھ حصہ) مندرجہ بالا تمام آیات میں اللہ تعالیٰ نے مینہ یعنی بارش کے برسنے اور اسکی وجہ سے انسان اور جانوروں اور نباتات کو حیات نو میسر آنے والی باتیں اشاروں میں بتائی ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ اگر اللہ تعالی کی طرف سے بارش نہ ہو تو ہرے بھرے درخت مرجھا جائیں، فصلیں تباہ ہو جائیں آپ نے ملاحظہ کیا ہوگا کہ جہاں بارش نہیں ہوتی وہاں قحط سالی اور زندگی بے رونق ہو جاتی ہے۔

﴿جدید سائنس﴾ ہوا میں شامل بخارات کا فضا کے بالائی سرد طبقوں میں پہنچ کر عمل تکفیف سے بادل کی صورت اختیار کر لینا اور پانی کی شکل میں زمین پر گرنا بارش ہے گرمی کی وجہ سے عمل تبخیر زیادہ ہوتا ہے جس سے ہوا میں بکثرت بخارات جذب ہو جاتے ہیں گرم ہوا میں بخارات کو جذب کرنے کی زیادہ صلاحیت ہوتی ہے اور سرد ہوا میں کم گرم ہوا ہلکی ہو کر اوپر اٹھتی ہے ذرات اور بخارات سے لدی ہوئی گرم ہوا بلندی پر پہنچتی ہے تو عمل تکفیف سے بخارات قطروں کی شکل اختیار کر کے بادل کی صورت اختیار کر لیتے ہیں یہ قطرات خاکی ذرات کے گرد لپٹ جاتے ہیں لیکن جب یہ مزید بخارات کے مل جانے سے بھاری ہو جاتے ہیں تو بارش کی شکل میں زمین پر گر پڑتے ہیں شبنم، کہر اور برف بھی اسی طرح وجود میں آتے ہیں فرق صرف

Marfat.com

یہ ہے کہ شبنم اور کہر کا عمل ہوا کے زیریں میں ہوتا ہے یعنی زمین کے نزدیک اور بادل، بارش اور برف وغیرہ ہوا کے بالائی حصوں میں وجود آتے ہیں۔

بارش کے پانی سے وہ حضرات سر دھوئیں جن کے بالوں میں چکنائی اور خشکی بہت ہوتی ہے بارش کے پانی سے جھاگ اچھی اور بڑی ملائم بنتی ہے جن سے بالوں کی جڑوں سے چکنائی اور خشکی نکل جاتی ہے لیکن بارش کے برسنے کے شروع میں پانی جمع نہ کریں کیونکہ فضا میں دھواں، کیمیائی عناصر اور آلودگی ہوتی ہے شروع کی بارش اسکو دھو کر لاتی ہے اسکے بعد کی بارش کو جمع کریں اسکے علاوہ نہار منہ پینے سے کئی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں امریکہ کے دیہاتی علاقوں میں دیکھا گیا ہے کہ وہاں کی خواتین اپنی چھتوں پر خالی برتن رکھ دیتی ہیں جب بارش سے ان کے برتن بھر جاتے ہیں وہ اس پانی کو سر دھونے میں استعمال کرتی ہیں اسکے علاوہ بارش کا پانی کپڑے دھونے کیلئے بھی اچھا ہے۔

اللہ اللہ عقل حیران ہے کہ بارش جیسے پانی کو بھی اللہ تعالیٰ نے برکتوں سے بھرپور فرمایا ہے اور قرآن مجید میں بھی چودہ سو سال پہلے فرما دیا گیا اور آج جدید سائنس نے بھی اس کی تائید کی کہ بارش ایک عظیم نعمت ہے جو کمالات سے مالا مال ہے۔

اللہ، اللہ، قرآن مجید وہ کلام ہے جسے دیکھ کر سائنسدانوں نے بھی تسلیم کیا ہے کہ یہ کسی انسان کا کلام نہیں بلکہ یہ تو اللہ تعالی کا کلام ہے چودہ سو سال گزر جانے کے باوجود ویسا ہی ہے جیسا نازل ہوا تھا اس میں ساری حکمتیں اور دانائیاں رکھ دی گئی ہیں۔ درحقیقت سائنس نے جو تحقیقات پیش کی ہیں یہ تو مختصر ہیں صرف قرآن پر تحقیق اگر یہاں بیان کی جائے تو کتابوں کی کتابیں بھر جائیں اسکی اتنی وسعت ہے غیر مسلم سائنسدانوں نے واضح الفاظ میں یہ چیز بیان نہیں کی مگر ان کے ذہنوں نے یہ سوچا تو ہوگا جس قرآن میں اول آخر سارے علوم موجود ہیں جس میں علمی، ادبی، تحقیقی ساری چیزیں پہلے بیان کر دی گئیں جس میں حضرت آدم علیہ السلام

Marfat.com

سے لے کر کئی ابنیاء کرام علیہم السلام کے تذکرے موجود ہیں جب قرآن میں اتنے علوم موجود ہیں تو یہ قرآن جس ہستی پر نازل ہوا ان سرکار اعظم (ﷺ) کے علم مبارک کی وسعتوں کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ بات سائنسدانوں نے ضرور سوچی ہوگی؟۔

روغن زیتون کی مالش اور جدید تحقیق

حدیث شریف حضرتِ علقمہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے فرمایا کہ تمہارے لئے زیتون کا تیل موجود ہے اسے کھاؤ اور بدن پر مالش کرو کیونکہ یہ بواسیر میں فائدہ دیتا ہے۔ (ابو نعیم)

حدیث شریف زیتون کا تیل کھاؤ اور لگاؤ کیونکہ اس میں ستر بیماریوں سے شفاء ہے جس میں ایک کوڑھ ہے۔ (ابن ماجہ شریف)

جدید تحقیق جسم کی مالش سے طاقت اور قوت بڑھتی ہے یہ ایک ایسا راز ہے جو ہمارے ملک کے جُہلاء کو بھی معلوم ہے۔ کشتی لڑنے والے پہلوانوں کا گھنٹوں اپنے بدن پر تیل ملوانا اور گھر کی بڑی بوڑھیوں کا تاکید کر کے ننھے بچوں کے بدن پر میدہ اور گھی یا صرف تیل کی مالش کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ عوام مالش کے فائدوں سے اچھی طرح واقف ہیں۔

بچوں کے کمزور سینے مالش سے بہت جلد طاقتور ہو جاتے ہیں۔ کمزور بچوں کے لئے مالش ایک نعمت ہے۔ جن بچوں کا سینہ کمزور ہو۔ ان کے سینوں کی مالش روزانہ کی جائے۔ مالش ہاتھ کی ہتھیلیوں سے آہستہ آہستہ کی جائے اور بچے کے سینے پر زیادہ بوجھ نہ دیا جائے کمزور بچوں کے لئے مچھلی کا تیل یا روغن زیتوں کی مالش بہت مفید ہے۔ مالش سے خشکی دور ہوتی ہے، جسم مضبوط اور خوبصورت ہوتا ہے۔ سر میں تیل کی مالش سے بال بڑھتے ہیں آنکھ اور دماغ کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ پاؤں اور ہاتھ کے تلووں پر مالش کرنے سے بینائی تیز

Marfat.com

ہوجاتی ہے۔ مالش کے لئے گائے کا گھی، بادام روغن، روغنِ زیتون اور سرسوں کا تیل خصوصاً کچی گھانی کا تیل مفید ہے۔ مالش سے خشکی دور ہوتی ہے، بلغم، خون اور گرمی کا اعتدال پیدا ہوتا ہے اور تکان دور ہوتی ہے۔ جسم خوبصورت بنتا ہے اور طاقت حاصل ہوتی ہے۔ سر میں تیل کی مالش سے دماغ اور آنکھوں میں طراوت آتی ہے، بینائی میں اضافہ ہوتا ہے، بال بڑھتے ہیں اور نیند اچھی آتی ہے، ہاتھوں اور تلووں کی مالش سے بھی نگاہ تیز ہوتی ہے اور کم خوابی کی شکایت دور ہوتی ہے۔ مالش سارے جسم پر کرنی چاہئے خصوصاً سر، ناف، ہاتھوں اور پاؤں کے تلووں پر تیل کی مالش ناک اور کان میں تیل ڈالنا بے حد مفید ہے۔ بخار، کھانسی، دمہ اور قے کے مریض مالش نہ کریں۔

ورلڈ میڈیکل کانفرنس کے صدر رائٹ آنریبل ڈاکٹر سرولیم اولسر نے اپنی تقریر میں مالش کے متعلق کہا ''مالش علم حکمت کی ایک جدا شاخ ہے یہ طریقہءعلاج قانون قدرت کے عین مطابق ہے۔ دوسرے علاجوں کی طرح اس میں کوئی بناوٹ نہیں ہے۔ اس لئے اس میں نقصان کا کوئی اندیشہ ہی نہیں مالش سے یقیناً تندرست انسان کو خوبصورتی اور جوانی اور مریض کو تندرستی حاصل ہوتی ہے۔

ماں کے دودھ کے فوائد اور جدید سائنس

''**جدید تحقیق** ماہرین نفسیات کے مطابق ماں جب بچے کو دودھ پلاتی ہے تو غیر محسوس لہریں دودھ کے ساتھ ساتھ منتقل ہوتی رہتی ہے اور یہی لہریں بچے اور ماں کے درمیان محبت خلوص اور احترام کا باعث بنتی ہیں۔ سوچنے کی بات ہے کہ جس بچے کو ماں دودھ نہ پلائے بلکہ مصنوعی دودھ یعنی ڈبے کا دودھ پلائے، خادمہ اور آیا اس بچے کو گود میں لے اور بچے کی پرورش کرے۔ حتیٰ کہ بچہ بڑا ہو کر جوان ہوجائے تو جس بچے نے ماں کے دودھ کی شیرینی اور محبت

Marfat.com

حاصل نہ کی ، ماں کی گود کا انس اور گرمائش حاصل نہ کی ہو اس بچے سے ماں کی محبت اور والدین کے احترام کی توقع کیسے کی جاسکتی ہے؟

یورپی بچے صبح بستے لٹکائے بازار سے توس اور برگر لیکر کھاتے جاتے ہیں اور اسکول کے لئے دوڑتے جاتے ہیں آجکل بالکل یہی کیفیت پاکستانی اونچے گھرانوں کی ہوگئی ہے۔ جو ماں بچے کو اپنے ہاتھ سے پکا ہوا ناشتہ نہ کھلا سکے (کیونکہ ناشتے کے ذریعے محبت اور مروت کی لہریں بچے کے اندر منتقل ہوتی ہیں) وہ اس بچے سے کسطرح احترام، ہمدردی اور خدمت کی توقع کرسکے گی۔

بہر حال ماں کا دودھ بچے کی تندرستی اور صحت کے لئے عظیم نعمت ہے اب تو ریڈیو، ٹی وی، اخبارات وغیرہ بھی چیخ چیخ کر خشک دودھ کی مذمت کرر ہے ہیں یاد رکھیں ماں کو قدرت نے دودھ دیا ہوتا ہے۔ ہزاروں میں کم ایسے کیس ہوتے ہیں کہ ماں کا دودھ کم ہوتا ہے حالانکہ وہ بھی علاج کے ذریعے درست ہوسکتا ہے۔ باقی تمام عورتیں معالج کے کہنے پر دودھ نہیں پلاتیں حالانکہ یہ بات بھی بہت غلط ہے اسکے علاوہ اکثر عورتیں حسنِ نسواں کے زوال کے ڈر سے دودھ نہیں پلاتیں اس کے ردعمل میں قدرت نے انہیں سینے کے کینسر میں مبتلا کر دیا ہے۔

﴿اعلیٰ حضرت فاضل بریلی علیہ الرحمہ کا وظیفہ اور جدید تحقیق﴾

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب فاضل بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جو شخص وتر کی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ نصر اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ لہب اور تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھے گا تو وہ شخص دانتوں کی تمام بیماریوں سے محفوظ ہو جائیگا۔

﴿جدید تحقیق﴾ میرا بھی یہ تجربہ رہا ہے مجھے یہ وظیفہ معلوم نہ تھا ایک دن میرے دانتوں

Marfat.com

میں شدید درد ہوا مجھے دن میں کسی نے اعلیٰحضرت فاضل بریلی علیہ الرحمۃ کا وظیفہ بتایا میں نے نیت کی کہ رات کو عشاء میں وتر کی رکعتوں میں یہ عمل کرنا ہے میں نے وتر کی تین رکعتوں میں یہ عمل کیا الحمدللہ سلام پھیرنا تھا کہ سارا درد دور ہو گیا آج چھ سال گذر چکے ہیں دانتوں کا درد نہیں ہوا۔

میرے پیر و مرشد امیر جماعت اہلسنت حضرتِ علامہ شاہ تراب الحق قادری صاحب مدظلہٗ العالی ایک مرتبہ فرمارہے تھے کہ آج سے کئی برس پہلے میں افریقہ کے تبلیغی دورے پر تھا میں تنزانیہ گیا۔ تنزانیہ افریقہ کا ایک شہر ہے وہاں میری ملاقات ایک ڈینٹس سے ہوئی ڈینٹس کے پاس ایک آلہ ہوتا ہے جسے وہ دانتوں پر مار کر بتادیتے ہیں کہ آپ کے دانت کتنے مضبوط ہیں۔ چنانچہ اس ڈینٹس نے میرے دنتوں پر آلہ مارا اور مجھے کہنے لگا کہ مولانا اس عمر میں آپ کے دانت اتنے مضبوط ہیں آپ کیا کھاتے ہیں؟ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اس ڈینٹس سے کہا کہ میرے شیخ نے مجھے یہ وظیفہ بتایا ہے (یعنی وتر کی نماز والا وظیفہ) جو یہ پڑھے گا سو سال کی عمر تک گنہ کھائے گا اتنے مضبوط دانت ہوجائیں گے۔ ڈینٹس نے کہا مجھے یہ وظیفہ لکھ دو میں خود بھی اس پر عمل کروں گا۔

دانتوں کی بیماری ایسی ہے کہ آدمی کو اس کا درد نیند حرام کردیتا ہے پاکستان میں اس کا علاج کافی سستا ہے امریکہ میں بہت مہنگا علاج ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ امریکہ والے کہتے ہیں کہ امریکہ میں اس کا علاج اتنا مہنگا ہے کہ جتنی رقم ڈالروں میں امریکہ میں دانتوں کے علاج پر خرچ ہوتی ہے اس سے کم رقم میں ہم پاکستان میں بھی آجاتے ہیں علاج بھی کرواتے ہیں اور رشتہ داروں سے مل کر واپس امریکہ چلے جاتے ہیں پھر بھی رقم بچ جاتی ہے اتنا مہنگا علاج ہے۔ ’’وتر کی نماز والا وظیفہ ضرور اپنائیں علاج آپ خود دیکھیں گے‘‘۔

Marfat.com

﴿زکوٰۃ دینے سے مال کا بڑھنا اور جدید تحقیق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت والذین یکنزون الذھب والفضۃ نازل ہوئی تو مسلمانوں کو بہت گراں گذری حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں تمہاری مشکل آسان کر دوں گا۔ وہ سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ آیت آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اصحاب پر گراں گزری ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ صرف اسی لئے فرض کی ہے کہ تمہارے باقی مال کو پاک کر دے اور اللہ تعالیٰ نے اسی لئے میراث مقرر کی ہے راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کوئی الفاظ فرمایا جو مجھے یاد نہیں رہا۔ تا کہ تمہارے وارث اسی سے فائدہ اٹھائیں۔

راوی کہتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی پھر سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کیا میں تمہیں انسان کے بہترین خزانے کی اطلاع نہ دوں۔ وہ خزانہ صالح عورت ہے جب تو اسکی طرف دیکھے تو خوش کر دے اور جب اسے کوئی حکم دے تو اس کی اطاعت کرے اور جب وہ نظروں سے اوجھل ہو تو اسکے مال اور عزت کی حفاظت کرے۔ (ابوداؤد شریف)

﴿مشاہدات﴾ یہ بات مشاہدات میں سے ہے کہ زکوٰۃ دینے سے مال بڑھتا ہے کم نہیں ہوتا مثلاً اگر آپ نے اس سال دس ہزار روپے زکوٰۃ نکالی تو آئندہ سال آپ پندرہ ہزار روپے زکوٰۃ نکالیں گے یہ باقائدہ تجربات اور مشاہدات ہیں اس بات کو کوئی نہیں جھٹلا سکتا۔

اس کے علاوہ اگر آپ پابندی سے زکوٰۃ نکالتے ہیں تو آپ کا مال کسی غلط جگہ ضائع نہیں ہوگا اور مال تباہی اور بربادی سے بھی بچ جائے گا یہ آپ سب جانتے ہیں مگر اخلاص ضروری ہے۔

Marfat.com

تجارت کے معاملات اور جدید تحقیق

حدیث شریف حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اعظم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا سچا امانت دار تاجر نبیوں، ولیوں اور شہیدوں کے زمرے میں ہو گا۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا خدا تعالیٰ اس شخص پر رحمت کرے۔ جو بیچنے میں، خریدنے میں، اور تقاضا کرنے میں نرمی کرتا ہے۔ (بخاری شریف)

حدیث شریف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اعظم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا۔ قسم کھانے سے مال بِک جاتا ہے لیکن برکت جاتی رہتی ہے۔

(بخاری شریف)

خرید و فروخت انسانی معاملات کا بڑا اہم حصّہ ہے۔ بلکہ آپس میں تعلقات کی بنیاد ہے اور اسی خرید و فروخت کو تجارت کہا جاتا ہے تجارت ایک بابرکت پیشہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس میں اضافہ رزق کا خاصا دخل رکھا ہے اسکے علاوہ اس پیشے میں اللہ تعالیٰ نے عظمت بھی رکھی اور ایماندارانہ تجارت انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتی ہے۔

جدید تحقیق خدا تعالیٰ کا اپنی مخلوق کیساتھ یہ وعدہ ہے کہ وہ زمین پر چلنے والے ہر جاندار کے رزق کا کفیل ہے رزق صرف مال ہی نہیں ہے بلکہ ہماری ہر صفت رزق ہے۔

آج کے ترقی یافتہ دور میں ہر کام اہلِ یورپ کی ترقی کے اصولوں کو اپنانے کی کوششیں کرتے ہیں۔ انکے طریقہ کاروبار سے ہم ایسے متاثر ہوئے ہیں کہ پرانے بزنس

Marfat.com

ریکارڈ منگوا کر پڑھے اور درس گاہوں میں پڑھوائے جاتے ہیں۔اساتذہ بزنس ایڈمنسٹریشن کے طالبعلموں میں فخر سے ان کے کاروبار کے انداز پڑھاتے اور سکھاتے ہیں۔

لوگ بچوں کو کاروبار کے طریقے سکھانے کے لئے امریکہ‘برطانیہ بجھواتے ہیں کوئی اتنی ہمت نہیں کرتا کہ اپنی بنیادی تعلیم سے استفادہ کر لے۔اگر صرف سیرت رسول اعظم (ﷺ)اور قرآن مجید کا مطالعہ کریں تو تمام طریقہ کار ہمارا مذہب سکھاتا ہے۔

﴿یورپ کے ماہرین﴾ "Moore" اپنی کتاب میں کامیاب کاروباری بننے کے لئے وعدہ کی پابندی اور انصاف کیساتھ فیصلے کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔وہ لکھتا ہے کہ کامیاب تاجر کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے وعدہ کی پابندی کرے اس سے اس کی حیثیت اور شخصیت میں پروقار اضافہ ہوگا لوگ خوشی کے ساتھ اس کے ساتھ کاروبار کریں گے۔

اگر کسی سودے پر کوئی تنازعہ پیدا ہو جائے تو اسکا فیصلہ انصاف سے کیا جائے۔بے شک انصاف سے کیا گیا فیصلہ کاروباری سودوں میں آپ کے لئے سونے کا ستون ثابت ہوگا لوگ آپ پر اعتماد کریں گے۔

﴿جھوٹی قسم اور جدید تحقیق﴾ یورپ کا ایک ماہر "ROSS" نے اپنی کتاب "Foundation of Ethics" میں لکھتا ہے "سودے بازی میں سچ کو بنیادی حیثیت حاصل ہے دوسرے کو وہی مال دیجئے جس سے آپ کے کارکن کو 'Job,satisfaction' ہوگی تو آپکی پروڈکشن بڑھے گی۔اس میں ملازم کی عزت ‘اسکی اجرت وقت پر ادا کرنا شامل ہے یہ بات ایک طویل ریسرچ اور سروے کی بنیاد پر کہی گئی ہے اور یہی بات ہمارے مذہب میں زور دے کر کہی گئی ہے۔

آج ہم مال کو بیچنے کے لئے کہہ دیتے ہیں قسم خدا کی یہ میڈ ان جاپان ہے حالانکہ

Marfat.com

چائنا کا ہوتا ہے، قسم خدا کی 20 کی خرید ہے حالانکہ 15 روپے میں ہم نے خریدا ہوتا ہے یہ سب کہہ کر مال کو حرام کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ کیا حلال طریقہ سے نہیں کما سکتے؟ اس میں کم بچت ہے مگر برکت بہت ہے۔ ''یہی چیز جو ہم نے چھوڑ دی یورپین ممالک نے اپنالی''۔

﴿سور کا گوشت حرام اور جدید سائنسی تحقیق﴾

﴿القرآن﴾ " اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ "

﴿ترجمہ کنز الایمان﴾ " اس نے یہی تم پر حرام کئے ہیں مُردار اور خون اور سور کا گوشت''۔ (سورۃ البقرہ، پارہ 2، آیت نمبر 173 کا کچھ حصہ)

﴿سائنسی تحقیق﴾ ماہرین کہتے ہیں کہ سور کو وہ تمام بیماریاں لاحق ہوتی ہیں جو انسان کو ہوتی سکتی ہیں۔ مثلاً اسکی خون کی نالیوں میں چربی آتی ہے، اسے دل کا دورہ پڑتا ہے، اسے بلڈ پریشر ہوتا ہے اور جس گھر میں سور موجود ہو یا جو اِسے کھائیں اسکا وجود ان کے لئے ہمہ وقت خطرہ کا باعث یوں ہوگا کہ وہ اپنے گھر والوں کو بیماریاں منتقل کرنے کی اہلیت رکھتا ہے جبکہ گائے، بھینس، بکری اور مرغیوں کی اکثر و بیشتر بیماریاں انسانوں پر اثر انداز نہیں ہوتی ہیں جیسے کہ میری تمام مرغیاں رانی کھیت کے متعدی بیماری سے مر سکتی ہیں لیکن اس کے باوجود میرے اہل خانہ کو کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔ جبکہ اس قسم کی بیماری سوروں میں پھیل جائے تو ان کو رکھنے والے کھانے والے محفوظ نہ ہوں گے۔

محترم حضرات! آپ نے دیکھا کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حرام فرمایا اس کے کس قدر نقصانات ہیں یہ تو بالکل مختصر لکھے ہیں ہر مسلمان کو حرام چیزوں سے بچنا چاہیے جسکو اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حرام فرمایا۔

Marfat.com

مُردار خون اور جدید سائنسی تحقیق

سورۂ بقرہ میں مُردار خون بھی حرام قرار دیا گیا ہے یقیناً پھر اس میں نقصان اور مضر صحت ضرور ہوگا آیئے دیکھتے ہیں اس کے سائنسی پہلو کیا ہیں؟

مرنے کے بعد جانور کا پوسٹ مارٹم کرنے کے باعث موت کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ بیماری کا پتہ چلنے کے بعد یہ بھی پتہ چل سکتا ہے یہ بیماری کھانے کو متاثر کر سکتی ہے یا نہیں۔ اسکی مثال مرغی سے لے لیجئے۔ اگر آپ کی مرغی مر جائے تو اسے پہلے کسی ڈاکٹر کے پاس لے جایئے گا جو اس کا پوسٹ مارٹم کرے پھر جسم کے کچھ حصوں کا خورد بینی معائنہ کروایئے۔ ان تمام کاموں کے اخراجات اور وقت کو توجہ میں رکھنے کے بعد فیصلہ آسان ہے کہ جانور کسی بیماری سے مر گیا اسکا گوشت کھانا تندرست انسان کیلئے ٹھیک نہیں۔

کسی زندہ جسم سے نکلنے کے بعد خون فوراً جم جاتا ہے جم جانے کہ بعد جو لوتھڑا بنتا ہے اس میں موجود لحمیات کو ہضم کرنے والے جوہر انسانی معدہ میں نہیں ہوتے۔ بلی، کتا، شیر چیتا، بھیڑیا وغیرہ خونخوار جانوروں کے جسم میں نہیں ہوتی۔ اسلئے اگر کوئی انسان خون پئے گا تو خون اس کے معدہ میں جا کر جم کر وہاں ہضم کرنیوالے جوہروں کو بھی ناکارہ کر دے گا۔ اسطرح خون نہ صرف یہ کہ خود ہضم نہ ہوگا بلکہ اپنے بعد آنے والی غذا کو بھی ناقابل ہضم بنا دے گا نظامِ انہضام کو کچھ عرصے کے لئے خراب کرنے کے بعد جسم آخر کار خون کو باہر نکال دیتا ہے۔ عین ممکن ہے کہ اس عمل کے دوران قولنج کی شکایت بھی پیدا ہو جائے۔

جھٹکے کا گوشت اور جدید تحقیق

جھٹکے کا گوشت اسے کہا جاتا ہے؟ باہر ممالک مثلاً یورپی ممالک میں ایک بڑا سا کمرہ ہوتا ہے وہاں وہ لوگ جانوروں کو اکھٹا کرتے ہیں جس طرح گائے ہے وہ لوگ مشینی پیٹی لگا

Marfat.com

دیتے ہیں جس پر کوئی چیز کھڑی کر دی جائے تو اسے چلنا نہ پڑے اس طرح قطار در قطار جانور آتے ہیں وہاں کونے پر ایک ہتھوڑے کی مانند چیز لگی ہوتی ہے وہ سیدھی جانور کے سر پر لگتی ہے جس سے جانور فوراً چکرا کر گر جاتا ہے ایک چھری بلیڈ کی مانند لگی ہوتی ہے جانور کے چکراتے ہی وہاں موجود آدمی بٹن دباتا ہے اور وہ چھری سیدھی گائے یا کسی جانور کی گردن پر لگتی ہے وہ وہیں کاٹ دیا جاتا ہے۔

﴿نیویارک کے یہودی﴾ میرے پیر و مرشد امیر جماعت اہلسنت حضرت علامہ مولانا شاہ تراب الحق القادری صاحب دام ظلہ العالی فرماتے ہیں کہ ہم جب امریکہ کے تبلیغی دورے پر تھے تو ہم نیویارک کی مارکیٹ کی طرف گئے وہاں ہم نے عجیب بات دیکھی کہ نیویارک کے یہودی قصاب کی دکان سے گوشت نہیں خریدتے بلکہ مسلمانوں کی دکان سے گوشت خریدتے ہیں معلوم کرنے پر یہ بات سامنے آئی کہ یہودی کہتے ہیں جس طریقے سے مسلمان اپنے جانوروں کی قربانی کرتے ہیں ذبح کرنے کا طریقہ بالکل درست ہے اور یہودی جو جھٹکے کا گوشت بیچتے ہیں وہ صحت کے لئے نہایت ہی نقصان دہ ہے کیونکہ جانور کے سر میں جب ہتھوڑا لگتا ہے تو اس کی خون کی روانی رک جاتی ہے پھر وہ کاٹتے ہیں تو خون کافی دیر کے بعد نکلتا ہے اس کے نقصان دہ اثرات جانور کے گوشت پر پڑتے ہیں لہٰذا وہ گوشت کھانا انسانی صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔

﴿مسلمانوں کے ذبیحہ کی سائنسی حقیقت﴾ اسلام نے جانوروں کو قابل خوراک بنانے کے بنیادی شرط یہ قرار دی ہے کہ اس کے جسم سے سارا خون باہر نکل جائے عام حالات میں اس غرض کے لئے گردن کے سامنے کی طرف کی چار نالیاں "Arteries,Carotid,Jugur,Veins" کے ساتھ شہ رگ بھی کاٹ دی

Marfat.com

جائے اس عمل کی وجہ سے جانور فوراً بے ہوش ہو جاتا ہے دل سے سر کو جانے والی دونوں شریانیں اور وریدیں کٹ جانے سے خون تیزی سے نکلتا ہے اب وہ تڑپنے لگتا ہے کیونکہ دماغ کا جسم کے عضلات سے تعلق حرام مغز کی معرفت قائم رہتا ہے جانور کے بازو اور ٹانگیں زور سے ہلتی ہیں تو ان کے آخری کناروں میں رکا ہوا خون بھی وہاں سے نکل جاتا ہے۔

یورپی ممالک میں مدتوں جانورں کا جھٹکا کیا جاتا رہا پھر انہوں نے جدید شکل دیتے ہوئے "Guillotin" بنالی جانور کو کٹہرے پر کھڑا کیا جاتا ہے اور اوپر سے ایک بھاری چھرا گر کر سر تن سے جدا کر دیتا ہے تجربات سے معلوم ہوا کہ مشین سے اس طرح کاٹا ہوا گوشت جلد خراب ہو جاتا ہے چونکہ خون اس کے اندر رہ جاتا ہے اس لئے پکاتے وقت بدبو دیتا ہے۔

جدید طریقہ سے ذبح کرنے میں جانور کو بے ہوش کرنے کے لئے جو دماغی چوٹ بجلی کے جھٹکے سے لگائی جاتی ہے وہ اسے جسمانی صدمہ کی کیفیت میں مبتلا کر کے ہسٹامین کی پیدائش کا باعث بنتا ہے جھٹکے کے گوشت کو کھایا جائے تو نہایت ہی بدمزہ ہوتا ہے یورپ میں حس ذائقہ رکھنے والے کئی لوگوں کو اسلامی طریقہ سے ذبح کیا ہوا گوشت کھلایا تو انہوں نے اس بات کو تسلیم کیا جو لذت اسلامی طریقے سے ذبح کرنے میں ہے وہ دوسرے میں نہیں ہے۔ ذبح کرنے کا اسلامی طریقہ جانوروں کے لئے بھی آرام دہ ہے اور کھانے والوں کے لئے بھی لذت دار ہے اور نقصان دہ بھی نہیں ہے۔

مریض کی عیادت اور سائنسی انکشافات

حدیث شریف حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ بھوکے کو کھانا کھلاؤ، قیدی کو رہائی دلاؤ اور مریض کی عیادت کرو"۔ (بخاری شریف)

Marfat.com

﴿حدیث شریف﴾ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم (ﷺ) نے مژدہ سنایا "جب کوئی مسلمان اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیادت کو جاتا ہے تو وہ لوٹتے وقت تک جنت کے باغات میں میوہ خوری میں رہتا ہے"۔ (مسلم شریف)

﴿حدیث شریف﴾ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم (ﷺ) نے فرمایا کہ "جب مریض کی عیادت کے لئے جاؤ تو اس سے اپنے لئے دعا کرواؤ کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا ہے"۔ (ابن ماجہ شریف)

﴿حدیث شریف﴾ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ "جب کوئی شخص مریض کی عیادت کے لئے جاتا ہے تو وہاں پر دریائے رحمت میں اس وقت تک بیٹھا رہتا ہے جب تک وہ وہاں رہا بلکہ وہ اس دوران دریا میں ڈبکیاں لگاتا ہے"۔ (مالک، احمد)

﴿جدید تحقیق﴾ نیویارک کے ہسپتالوں میں ایک عجیب مشاہدہ کیا گیا وہ مریض جو ہسپتالوں میں تنہا پڑے رہتے تھے ان کو بہترین علاج اور نگہداشت کے باوجود پوری طرح فائدہ نہیں ہو رہا تھا جن مریضوں کو ملنے والے اور بیمار پرسی کرنے والے آتے رہتے تھے ان میں تندرستی کی رفتار دوسروں سے بہتر پائی گئی۔

ان مشاہدات کے بعد نیویارک کے پادریوں نے ہسپتالوں میں جانا شروع کر دیا وہ مریضوں سے ملتے انکی بیماریوں کے بارے میں گفتگو کرتے اور آخر میں ان کے ساتھ مل کر انکی صحت یابی کے لئے التجا کرتے اور عیادت کرنے والوں کی توجہ پانے والے اکثر لا علاج مریض بھی شفایاب ہونے لگے۔ امریکی رسالہ ریڈرز ڈائجسٹ نے اس مسئلہ کو روحانیت سے تعبیر کیا اور اسکا کہنا تھا کہ دُعا کرنے سے ان کو فائدہ ہوا۔

Marfat.com

حقیقت یہ ہے کہ مریض کا ذہن پریشان ہوتا ہے۔ وہ اپنی بیماری کے تفکرات کی وجہ سے کسی بھی ترکیب کو آزمانے کو تیار ہوتا ہے۔ اسلام نے مریض کی ذہنی کیفیت کو سب سے پہلے محسوس کیا اور اس کے بارے میں ایسے مفید مشورے دیئے جن سے مریض کے ذہن کو اطمینان اور سکون میسر آجاتا ہے۔

سرکار اعظم (ﷺ) کی برکت سے ہمیں اسلامی طریقے ملے ہیں سرکار اعظم (ﷺ) نے بیمار کی عیادت کا بھی حکم دیا اور فرمایا کہ جب کسی مریض کے پاس جاؤ تو اپنے ہاتھ کا پچھلا حصہ اس کے سر پر رکھ کر اس کی طبیعت پوچھو مریض جب اپنی عیادت کے لئے کسی کو آتا دیکھتا ہے تو اس کے مرض میں کمی واقع ہوتی ہے۔

﴿بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنا اور سائنسی انکشافات﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرت ابوجمیرۃ عمران صنعی رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ مکہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا مجھے بخار ہو گیا اُنہوں نے فرمایا اسے (زم زم) کے پانی سے ٹھنڈا کرو کیونکہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے فرمایا کہ بخار جہنم کی لپیٹ میں سے ہے اِسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بخار آگ کا حصہ ہے اسلئے اسے ٹھنڈے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

سرکارِ اعظم (ﷺ) کو جب بخار ہو جاتا تو آپ (ﷺ) پانی کا ایک مشکیزہ منگواتے اور اسے سر پر انڈیل لیتے اور غسل فرماتے۔

احادیثِ کریمہ میں بخار کو آگ کی لپیٹ اور جہنم کی پھنکار قرار دیا گیا۔ اس کا علاج کرنے اور اس کو پانی سے ٹھنڈا کرنے کا بھی حکم دیا گیا ہے میرے سرکارِ اعظم (ﷺ) نبی برحق

Marfat.com

ہونے کے ساتھ طبیبِ اعظم بھی ہیں جو بیماری کی پہچان بھی بتاتے ہیں اور اسکا علاج بھی بتاتے ہیں۔

﴿جدید سائنسی انکشافات﴾ لوہی کونی نے ہائیڈروپیتھی کے اصول میں تحریر کیا ہے کہ "پانی چونکہ عناصر اربعہ میں سے ہے اسلئے اسکی انسان سے بہت قریب کی نسبت ہے میرے تجربات میں تمام بخار کے مریض، طاعون کے مریض، گردے اور اعصاب کے مریضوں کا علاج بھی پانی ہی ہے ایسے مریضوں کو پانی میں نہلایا جائے، ان پر پانی انڈیلا جائے اور پانی پلایا جائے۔ تحقیق ہے کہ پانی ڈالنے سے مراد ٹھنڈک پہچانا ہے اگر بیمار (بخار والے مریض) کو آپ رضائی میں پیک کر کے سلا دیں تو وہ بخار کو شدت سے محسوس کرے گا آپ بھی ہاتھ لگا کر چیک کریں گے تو شدید بخار محسوس ہوگا اور اس مریض کو آپ پنکھے کے نیچے سلا دیں تو وہ بخار کی شدت میں کمی پائیگا۔

﴿کلونجی سنتِ مصطفٰی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور جدید تحقیق﴾

﴿حدیث شریف﴾ سالم بن عبداللہ اپنے والد حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے اوپر کالے دانوں (کلونجی) کو لازم کرلو کہ ان میں موت کے علاوہ ہر بیماری سے شفا ہے۔ (بحوالہ:۔ ابن ماجہ)

﴿حدیث شریف﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ بیماریوں میں موت کے سوا کوئی ایسی بیماری نہیں جسکے لئے کلونجی میں شفاء نہ ہو۔ (مسلم شریف)

عربی میں کلونجی کو حبۃ السوداء کہتے ہیں اور فارسی میں سویئز کہتے ہیں سرکار اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کلونجی کو سوائے موت کے ہر بیماری سے شفاء قرار دیا ہے۔

Marfat.com

کلونجی پر جدید تحقیق

1......کلونجی جسم کے کسی بھی حصے میں واقع رکاوٹ یعنی سدہ کو دور کرتا ہے۔

2......تبخیری مادہ کو خارج کرتی ہے۔

3......معدے کو مضبوط بناتی ہے۔

4......حیض، دودھ اور پیشاب لاتی ہے۔

5......اگر اسے پیس کر سرکہ میں ملا کر کھایا جائے تو پیٹ کے کیڑے مار دیتی ہے۔

6......اگر کلونجی کا تیل نکال کر گنج پر لگایا جائے تو بال اُگتے ہیں اور بال جلد سفید نہیں ہوتے۔

7......پرانے زکام میں مفید ہے اس کو گرم کر کے سونگنا بھی زکام میں مفید ہے۔

8......کلونجی کا دھواں سانس کی تکالیف دور کرتا ہے۔

9......روٹی کے ساتھ کھائیں تو پیٹ میں ہوا نہیں بھرتی، زکام، فالج، لقوہ، بھولنے کی بیماری، چکر اور گھبراہٹ وغیرہ دور ہو جاتے ہیں۔

10......سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہو تو کلونجی سے جلد فائدہ ہوتا ہے۔

11......کلونجی کو پانی میں پکا کر شہد میں ملا کر پینے سے مثانے کی پتھری نکل جاتی ہے اسے نہار منہ روغنِ زیتون کیساتھ کھایا جائے تو چہرے کا رنگ لال ہو جاتا ہے۔

فقیر کا تجربہ الحمدللہ میرا تجربہ ہے میں صبح اٹھ کر پندرہ بیس دانے کلونجی کے پانی کے ساتھ نگل لیتا ہوں میرا یہ مشاہدہ ہے کہ کئی بیماریاں بغیر کسی دوا سے یا علاج سے صرف کلونجی کی وجہ سے دور ہو گئی اور اسکی شفاء کی برکت میں نے محسوس کی ہے کلونجی میں جو ہے سو ہے مگر اصل اثر تو سرکارِ اعظم (ﷺ) کی زبان مبارک میں ہے آپ

Marfat.com

(ﷺ) کی زبانِ حق ترجمان سے نکلے اتنے جملے کافی ہیں کہ کلونجی میں موت کے سوا ہر بیماری سے شفاء ہے۔

دودھ پینے کی سنّت اور جدید تحقیق

حدیث شریف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے دودھ پیا اور اس کے بعد کلی کی اور فرمایا کہ اسکی چکنائی بخار کے مریضوں اور سردرد کیلئے بے کار ہے۔ (بخاری و مسلم)

حدیث شریف حضرت عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ سرکار اعظم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی نے ہر بیماری کی دوا نازل فرمائی ہے پس گائے کا دودھ پیا کرو کیونکہ یہ ہر قسم کے درختوں کے پتے چرتی ہے۔ (نسائی شریف)

حدیث شریف حضرت ملکیہ بنت عمرو رضی اللہ عنھا روایت فرماتی ہیں کہ سرکارِ عظم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ گائے کے دودھ میں شفاء ہے اسکا مکھن دوا ہے اور اس کا گوشت بیماری ہے۔ (طبرانی شریف)

جدید تحقیق:۔ دودھ کے پینے سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

1. ..... بکری کا دودھ لطیف اور معتدل ہوتا ہے اور امراضِ دق وسل میں مفید ہوتا ہے جبکہ گائے کا دودھ اپنے فائدے کے لحاظ سے یکتا ہے کیونکہ اس میں اکثر بیماریوں سے شفاء ہے۔
2. ..... دودھ وہی ٹھیک ہے جو براہ راست جانور سے حاصل کیا جائے یا اسے دوہے ہوئے عرصہ نہ گزرا ہو پیٹ کے زخم بھرتا ہے اور امراض سینہ کیلئے مفید ہے۔ اس میں اگر چینی کے بجائے شہد ملا کر پیا جائے تو یہ بہترین غذا، ذہنی پریشانی کا علاج، ساتھ ہی منہ اور پیٹ کے

Marfat.com

زخموں کا بہترین علاج ہے۔

3......﴿ دودھ پینے کا صحیح وقت خالی پیٹ ہے دودھ پینے کے فوراً بعد چہل قدمی کرنا یا سوجانا یہ ہاضمے کو خراب کرتا ہے۔

4......﴿ بڑی عمر کے لوگوں کے لئے دودھ میں شہد ملا کر پینا زیادہ مفید ہے کیونکہ اسطرح تبخیر پیدا نہیں ہوتا۔

﴿کدّو اور جدید تحقیق﴾

کدّو ایک عام سبزی ہے ہر سبزی کی طرح جو کہ پوری دنیا میں کاشت کی جاتی ہے اسکا بے مثال ہونا اسلیئے ہے کہ اسے سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پسند فرمایا۔

﴿حدیث شریف﴾ حضرت وائلہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے لئے کدّو موجود ہے کہ دماغ کو بڑھاتا ہے، مزید تمہارے لئے مسور کی دال ہے جسے کم از کم ستر پیغمبروں کی زبان پر لگنے کا شرف حاصل ہے۔ (بحوالہ: طبرانی شریف

﴿حدیث شریف﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) کدّو سے محبت فرماتے تھے۔ (ابن ماجہ شریف)

﴿حدیث شریف﴾ ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کدّو کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا مجھے مخاطب کرتے ہوئے طبیبِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) جب خشک گوشت پکاؤ تو اس میں کدو ڈال کر اضافہ کرلیا کرو کیونکہ یہ غمگین دل کو مضبوط کرتا ہے۔

Marfat.com

﴿کدو کے متعلق جدید تحقیق﴾ کدو کے فوائد جن کا تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱...... ﴾ کدو ایک ہلکی غذا ہے جو خود جلدی ہضم ہوتا ہے اور اس دوران کسی قسم کی مشکل پیدا نہیں کرتا خود جلدی ہضم ہونے کے ساتھ دوسری غذاؤں کو ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے۔

۲...... ﴾ بخار کے مریضوں کے لئے بے حد مفید ہے بخار کے مریضوں کو آرام اور سکون مہیا کرتا ہے۔

۳...... ﴾ کدو کے چھلکے کا پانی نچوڑ کر عرق گلاب میں ملا کر کان میں ڈالنے سے وہاں کے ورم کم ہو جاتے ہیں یہ نسخہ آنکھوں کی سوزش میں بھی مفید ہے۔

۴...... ﴾ کدو کا پانی جوڑوں پر ملنے سے درد میں آرام ملتا ہے۔

۵...... ﴾ کدو پیاس بجھاتا ہے جگر کی گرمی اور صفرا کو دور کرتا ہے پیشاب لاتا ہے پیٹ کو نرم کرتا ہے۔

۶...... ﴾ کدو کے پانی کی کلیاں کرنے سے مسوڑھوں کا ورم جاتا رہتا ہے۔ کدو کا چھلکا پیس کر کھانے سے آنتوں اور بواسیر سے آنے والا خون بند ہو جاتا ہے۔

﴿کھیرے کی سنت اور جدید تحقیق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے سرکار دوعالم (ﷺ) کو دیکھا کہ وہ کھجوروں کے ساتھ کھیرے کھا رہے تھے۔

(بخاری، مسلم، ابن ماجہ، ترمذی)

Marfat.com

﴿جدید تحقیق﴾

۱...... ﴾بہترین کھیرا پکا ہوتا ہے یہ جسم کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے طبیعت میں اور خاص طور پر معدے اور آنتوں میں کسی وجہ سے تکلیف محسوس ہوتی ہے تو کھیرا کھانے سے سکون ملتا ہے۔

۲...... ﴾پیشاب آور ہے اور اس کا مسلسل استعمال جسمانی کمزوری دور کرتا ہے۔

۳...... ﴾کھیرا کھانے سے معدے اور آنتوں کی سوزش ختم ہو جاتی ہے۔

۴...... ﴾مثانے کی سوزش، جلن کو دور کرتا ہے اگر اس کے چھلکے پیس کر کتا کاٹے مریض کو چٹائے جائیں تو فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

۵...... ﴾اس کی خوشبو بے ہوشی میں مفید ہے۔

﴿چقندر کے فوائد اور جدید تحقیق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم جمعہ کے دن بہت خوشی محسوس کرتے تھے کیونکہ اس روز ایک بڑھیا آتی تھی جو ہنڈیا میں چقندر کی جڑیں اور جو ڈال کر ان کو خوب پکا کر لاتی اس میں خدا کی قسم نہ تو چربی ہوتی تھی نہ چکنائی۔ ہم جمعہ پڑھ کر اس کے پاس جاتے اسے سلام کرتے اور وہ بڑھیا اپنا پکوان ہمارے آگے رکھتی اور ہم اسے کھانے کی خوشی میں جمعے کے دن مسرور رہتے۔ (بخاری مسلم)

یہ خاتون چقندر اور جَو کی دیگ پکا کر ہریسہ کی مانند گھوٹ کر مسجد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دروازے پر فروخت کرتی تھی۔

﴿جدید تحقیق﴾ چقندر کے فوائد کے متعلق جدید تحقیق مندرجہ ذیل ہے۔

۱...... ﴾چقندر اگرچہ ٹھنڈک رکھتا ہے مگر ایسی کہ جسم کو ناگوار نہیں گزرتی۔

۲...... ﴾جسم کے سدے کھولتا ہے، ایگزیما اور پتھری میں مفید ہے۔

Marfat.com

۳)...... چقندر کاٹ کر سر پر ملنے سے گرتے بال رک جاتے ہیں۔

۴)...... اسے پکا کر اور پانی میں گھوٹ کر لگانے سے سر کی جوئیں مر جاتی ہیں۔

۵...... چقندر کے پانی کو شہد کے ساتھ پیا جائے تو بڑھتی ہوئی تلی کو کم کرتا ہے اور جگر میں پیدا ہونے والی رکاوٹوں کو دور کرتا ہے۔

۶...... چقندر کے پتوں کا پانی نکال کر اس سے کلی کرنا یا اسے مسوڑھوں پر ملنے سے دانتوں کا درد دور ہو جاتا ہے بعض طبیبوں کا خیال ہے کہ ایسا کرنے سے آئندہ دانتوں کا درد جاتا رہیگا۔

۷)...... بال کم ہوں تو چقندر کے پانی سے دھونا مفید ہے اور چقندر دستوں کو بند کر دیتا ہے۔

ذخیرہ اندوزی کا وبال اور جدید سائنسی انکشافات

حدیث شریف حضرتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ ''جو شخص دوسری جگہ (شہر یا بستی میں) غلہ لے کر آئے جس سے لوگوں کو خوراک ملتی ہے ایسا شخص مرزوق ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس کو رزق دے گا اور جو شخص ضرورت کے وقت غلہ روکے گا (مہنگائی کا انتظار کرے) ایسا شخص ملعون ہے۔ (ابن ماجہ شریف)

محترم حضرات! آج تاجر حضرات اپنے گوداموں میں مال اسٹاک کر کے رکھ لیتے ہیں تا کہ مہنگائی ہو اور اناج کی قلت ہو تو ہم اس کو منہ مانگے داموں بیچیں۔ اناج کی ہر آدمی کو ضرورت ہوتی ہے امیر بھی کھاتا ہے غریب بھی کھاتا ہے، بادشاہ بھی کھاتا ہے اور رعایا بھی کھاتی ہے اسلئے سب اسے خریدیں گے لہٰذا وہ منہ مانگے دام مانگتے ہیں۔ امیر آدمی تو خرید لیتا ہے مگر غریب آدمی جو بیچارہ پہلے سے مالی مشکلات میں گرفتار ہے مزید تکلیف میں آ جاتا ہے۔ یہ کام تاجر حضرات کرتے ہیں مگر یہ نہیں سوچتے کہ اس میں برکت کا خاتمہ ہے ظاہر میں منافع ہی منافع ہے مگر باطن میں نقصان ہے اب دیکھتے ہیں کہ جدید تحقیقی رپورٹ اس بارے میں کیا کہتی ہے۔

Marfat.com

اقتصادی امور میں ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کی رپورٹ

اشیائے خوردونوش کا استعمال مارکیٹوں میں اسقدر میسر ہو کہ اس کا ملنا کسی بھی وقت مشکل نہ ہو۔ گاہک کی صورت حال چونکہ ضرورت مند ہوتی ہے۔ اسلئے اس کی ضروریات کا خیال کرنا تاجرانہ زندگی کا اصول ہے۔ اشیاء کی ذخیرہ اندوزی کا قانون بروقت عمل میں رہے۔ اور وہ لوگ جو اس جرم میں مبتلاء ہیں۔ انکے خلاف سخت کاروائی کا اجراء ہونا ضروری ہے۔ تاکہ ریاست کے عوام بہتر زندگی گزار سکیں۔ (ورلڈ ہیلتھ رپورٹ)

حقوق العباد میں عام طور پر ایک یا کچھ افراد کو تکلیف پہنچتی ہے مگر ذخیرہ اندوزی سے ایک نہیں بلکہ پورے شہر یا پورے ملک وقوم کو تکلیف پہنچتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس جرم سے لاکھوں یا کروڑوں لوگوں کو تکلیف پہنچ سکتی ہے۔ ان میں معصوم بچے، بوڑھے اور بیمار بھی ہو سکتے ہیں۔

اسی طرح سے اگر کوئی تاجر دوائیوں کا ذخیرہ کرے اس لالچ میں کہ یہ مہنگی ہونگی اور میں زیادہ نفع کماؤں گا تو اب سوچئے کہ مریضوں پر یہ ظلم ہوگا یا نہیں پھر مریضوں کی اکثریت غریبوں کی ہوتی ہے۔

اولاد کے حقوق اور جدید تحقیق

حدیث شریف حضرتِ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اپنی اولاد کو ادب سکھائے تو اس کے لئے ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف حضرتِ ایوب بن موسیٰ رضی اللہ عنہ بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ اچھی تہذیب سے زیادہ ایک باپ

Marfat.com

کا اپنی اولاد کے لئے کوئی عطیہ نہیں ہے۔ (ترمذی شریف)

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ جس کی بیٹی ہو اور وہ اُسے زندہ درگور نہ کرے اور نہ اُسے حقیر سمجھے اور نہ اس پر بیٹوں کو ترجیح دے تو خدا تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

﴿جدید تحقیق﴾ یورپ میں اولاد کی اچھی تربیت نہیں کی جاتی بلکہ ماں باپ دونوں کام کاج میں لگے ہوتے ہیں بچے کو آیا کے پاس رکھوا کر چلے جاتے ہیں وہ ڈبے کا دودھ پلاتی ہے اور ٹائم پاس کرتی ہے۔ اسطرح بچہ اپنے والدین کی تربیت اور پیار سے محروم رہ جاتا ہے۔

اس کا وبال یہ ہوتا ہے کہ پھر وہ لڑکا یا لڑکی دن بھر کالج میں اور رات کو کلب میں گزارتے ہیں۔ ہر لڑکی کا کوئی نہ کوئی بوائے فرینڈ ساتھ ہوتا ہے اور ہر لڑکے کی کوئی نہ کوئی گرل فرینڈ ساتھ ہوتی ہے خوب شراب بھی پی جاتی ہے مگر والدین کو فرصت ہی نہیں کہ وہ یہ معلوم کریں کہ میری جوان بیٹی یا جوان بیٹا کیا کر رہا ہے۔ اگر کبھی والدین اونچی آواز سے ڈانٹ دیں یا اپنی بیٹی کو تھپڑ رسید کر دیں تو یہی اچھی تعلیم و تربیت سے محروم، پیار و محبت سے محروم لڑکی اپنے والدین کی شکایت پولیس کے محکمے میں کرتی ہے۔ یورپی تحقیق بھی یہی ہے کہ والدین کی اچھی تعلیم و تربیت نہ ہونے کی وجہ سے سترہ اور اٹھارہ سال سے کم عمر کی لڑکیاں شادی سے پہلے ماں بن جاتی ہیں پھر اس کا خمیازہ والدین بھگتتے ہیں۔

اسلام جہاں ہر کسی کے حقوق کی بات کرتا ہے وہاں والدین کو بھی یہ لمحہ فکریہ دیتا ہے کہ تم اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرو، کچھ وقت اپنی اولاد کو بھی دو تمہاری اولاد کیا کرتی ہے؟ کہاں جاتی ہے؟ اس کا خیال رکھا جائے ورنہ برے دنوں کا انتظار کیا جائے۔

Marfat.com

نقل اتارنے کی ممانعت اور تحقیقی دنیا

اسلام میں کسی کا مذاق اڑانے اور نقل اتارنے کی ممانعت ہے۔

نقل اور نفسیات

فرائڈ کے نظریات نقل دراصل ذہن کے اس حصے کا عکس ہے جس سے آدمی دوسرے کی طرح بننے کی کوشش کرتا ہے۔ نقل میں تنقید کا پہلو بھی ہے اور اختیار کا بھی۔ یعنی بعض اوقات کسی کی بری عادت کو ظاہر کرنے کے لئے بالکل وہی عمل کیا جاتا ہے حالانکہ یہ انسانی سوچ اور سمجھ پر اتنا برا اثر ڈالتا ہے جس سے زبان کی لکنت، آواز کی کمی جیسے امراض پیدا کرتا ہے۔

ھومر کے تجربات نقل سے ذہنی صلاحیتوں کا نکھار تقریباً ختم ہو جاتا ہے انسان گہری سوچ کو چھوڑ کر صرف لکیر کا فقیر بن جاتا ہے۔ اس کی اپنی سوچیں کم اور دوسروں کی نقل کی زیادہ پڑی ہوتی ہے اسکا نقصان اسکی عملی زندگی میں زوال کا باعث بنتا ہے۔

کسی کا مذاق اڑانا اور نقل اتارنا منع ہے۔ مگر نیک لوگوں کی نقل بغیر کسی بغض و عداوت اور دِلی محبت کے ساتھ اتارنے کی ممانعت نہیں ہے۔ کیونکہ اچھوں کی نقل اچھی چیز ہے کسی کو اچھا کام کرتے دیکھ کر اچھا کام کرنے کی کوشش کرنا اس نیک شخص کا انداز اپنانا یہ صحیح ہے بلکہ اس سے ظاہری اور باطنی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

دعا کے برکات اور جدید تحقیق

حدیث شریف حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز باعظمت نہیں ہے۔ (ابن ماجہ)

Marfat.com

حدیث شریف حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے فرمایا نہیں پھیرتی تقدیر کو مگر دعا اور نہیں زیادہ کرتی عمر کو مگر نیکی۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف حضرتِ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو اسلئے کہ خدا تعالیٰ مانگنے والوں کو بہت پسند کرتا ہے اور بہترین عبادت کشادگی کا انتظار ہے۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔

(ترمذی شریف)

اللہ تعالیٰ کے حضور التجا کرنے کو دعا کہا جاتا ہے۔ دراصل دعا عبادت کا ایک حصہ ہے کیونکہ انسانی زندگی کا مقصد عبادت اور اطاعت ہے اور عبادت ہی انسان کو مقام عبدیت تک پہنچاتی ہے سرکارِ اعظم (ﷺ) کے وسیلے سے دعا مانگنے کا بھی حکم ہے۔

حدیث شریف حضرتِ عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اندھا شخص حضور (ﷺ) کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ میری بینائی کے لئے دعا کیجئے آپ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا اگر چاہو تو دعا کروں اور اگر چاہو تو صبر کرو یہ بہتر ہوگا۔ اس نے کہا دعا کیجئے آپ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر کے کہو اے اللہ جل جلالہٗ میں محمد (ﷺ) کے وسیلے سے بینائی چاہتا ہوں اس نابینا نے ایسا ہی کیا اور آنکھ درست ہوگئی۔

(ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، بیہقی)

جدید تحقیق دعا بندہ کا اپنے خالق سے براہ راست مکالمہ ہے۔ جدید ماہرین نفسیات دعا کی معالجاتی اہمیت سے آگاہ ہو رہے ہیں احساس گناہ جو کہ تشویش، خوف اور ڈپریشن کا

Marfat.com

موجب ہوسکتا ہے۔ اسکو فرد کے ذہن سے نکال پھینکنے میں دعا بحیثیت آلہ علاج بہت اہمیت کی حامل ہے بقول ولیم جیمز" دعا خارجی ماحول میں کوئی تبدیلی پیدا کر سکے یا نہ مگر باطن میں تبدیلی یقیناً ہوتی ہے"۔ مذہب کے اندر یہ یقین واثق ہے کہ جو نتائج کسی اور طریقے (طبعی طریقے) سے پیدا نہیں ہوسکتے وہ دعا سے پیدا ہوسکتے ہیں (نفسیات واردات روحانی) بقول فریڈ مائرز" میرے لئے یہ امر ایک واقعہ ہے کہ ہمارے اردگرد ایک روحانی عالم ہے اور روحانی عالم کا مادی سے حقیقی رابطہ ہے، مادی عالم کا قیام اسی روحانی عالم کی بدولت ہے۔

﴿لیڈ بیٹر کے خیالات﴾ عام طور پر دعا سے مراد وہ کلمات لئے جاتے ہیں جو ایک فرد اپنے سماجی، معاشی، طبی اور روحانی مسائل کے حل میں مدد مانگتے ہوئے اپنے رب کے حضور عرض کرتا ہے۔ لیڈ بیٹر (Invisible Helpers.p.4) پر لکھتا ہے" دعا کیا ہے" کا مک ورلڈ میں قوت کے خزانوں کا منہ کھول دینا، یہ ایک زبردست ذہنی وجذباتی جدوجہد ہے اور اس دنیا میں جو ایک نظام کے تحت چل رہی ہے ہر کوشش کا کوئی نہ کوئی صلہ ہوتا ہے یہاں نتائج اعمال سے یوں بندھے ہوئے ہیں کہ انہیں جدا کرنا ممکن نہیں۔

یہی یورپی صوفی ایک مقام پر کہتا ہے گداز میں ڈوبی ہوئی ہر آواز کا جواب فوراً آتا ہے اگر ایسا نہ ہوتو لوگ کائنات کو مردہ سمجھنے لگیں۔ دعا اور قبولیت ایک سکے کے دورخ ہیں قبولیت اسی طرح دعا کا دوسرا رخ ہے جس طرح نتیجہ سبب کا (The master and the path p:23) (آرڈ بلیوٹرائن) کے بقول ہر خیال ایک لہر ہے جو دماغ سے نکلنے کے بعد موزوں صلہ لے کر واپس آتی ہے۔

﴿مارکیس ایلیس کے الفاظ﴾ اگر انسان پہلے ہی اپنی خواہشات کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع کرتے ہوئے کہے (بقول مارکیس ایلیس)" اے رب جو کچھ تجھے پسند ہے وہ مجھے بھی

Marfat.com

پسند ہے تیرے ہر عمل میں میری بہتری ہے"۔ تو اس صورت میں اسے پریشانی نہ اٹھانا پڑتی۔ سائنسی تحقیق سے بھی یہ بات واضح ہوگئی کہ دعا سوال بھی ہے اور علاج بھی ہے اس کا بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے اس کے اثرات انسانی زندگی پر بھی بہت اچھے پڑتے ہیں اور دعا مانگنے کے بعد انسان اطمینان اور سکون محسوس کرتا ہے۔

﴿آنسو بہانا سنتِ مصطفیٰ (ﷺ) اور سائنسی تحقیق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا ہو وہ جہنم میں داخل نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ دودھ تھن میں لوٹ جائے۔ (ترمذی شریف)

سرکارِ اعظم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ دو آنکھیں جہنم میں نہیں جائیں گی ایک وہ آنکھ جو اسلامی سرحد کی حفاظت کے لئے جاگتی ہو، دوسری وہ جو خوفِ خدا جل جلالہ میں آنسو بہائے۔

﴿جدید سائنسی تحقیق﴾ رونے کا اتنا فائدہ ہے کہ اگر سب کو پتا چل جائے تو لوگ سب کام چھوڑ کر رونا شروع کر دیں رونے سے آنکھوں کی بیماریاں ختم ہوتی ہیں یہ حقیقت ہے کہ ہنسنے والے کی بجائے رونے والا ہر ایک کی توجہ کا مرکز بن جاتا ہے۔ ہم میں سے بہت کم لوگ رونے کی افادیت سے آگاہ ہیں اگر اس مفید عمل کے فوائد پتہ چل جائیں تو لوگ زیادہ سے زیادہ رونا شروع کر دیں۔

ایک بھارتی اخبار کی تحقیق کے مطابق رونے سے آنکھوں کی بیشمار بیماریاں جاتی رہتی ہیں۔ بے شمار نہ پوری ہونے والی خواہشات رو دھو کر پوری کروالی جاتی ہیں۔ رونے سے گناہوں کی دھلائی بھی ہوتی ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندے اپنے رب جل جلالہ کی محبت میں رو رو کر بڑے بڑے راز اور مقامات پا لیتے ہیں سرکارِ اعظم (ﷺ) اکثر اپنی امت کے غم میں روتے تھے رونے سے اپنے محبوب کو پایا جاتا ہے رونے سے محبوب کو بھی راضی کیا جاتا ہے۔

﴿کھیلوں کے نقصانات اور تحقیق﴾

اسلام قید کا مذہب نہیں ہے اور نہ ہی سختی کا مذہب ہے بلکہ اسلام پابندی کا مذہب ہے۔ امت جب بھی ان پابندیوں کو اپنے اوپر لاگو کر کے زندگی گزارے گی وہ خوشحال اور کامران اور ترقی کی منازل طے کرتی چلی جائے گی۔ لیکن آج ہم نے صحت وتندرستی، تفریح کو حاصل کرنے کے لئے جس انداز کی کوشش اور کھیلوں کا انتخاب کیا ہے اس قسم کے کھیلوں میں پڑے رہنا یہ بھی منع ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے جسکا ترجمہ کچھ یوں ہے۔

﴿ترجمہ کنزالایمان﴾ ''اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں اور ان کیلئے ذلت کا عذاب ہے۔ (سورۂ لقمان: آیت نمبر ۶)

تفسیر خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت ہے ''لھو'' ہر اس باطل کو کہتے ہیں جو آدمی کو نیکی اور کام کی بات سے غفلت میں ڈالے۔ ان میں تمام کھیلوں سے بچنے کا حکم ہے۔ جن میں خصوصاً فٹ بال، اسنوکر اور کیرم بورڈ شامل ہیں جو کہ سخت حرام ہیں۔

﴿ڈاکٹر ایڈمن کی وارننگ﴾ میرے خیال میں جتنی عریانی اور فحاشی جیم خانوں اور کلبوں نے پھیلائی موجودہ کھیلوں کے نظام نے اتنی فحاشی نہ پھیلائی حتیٰ کہ بعض لا علاج امراض کو پھیلانے کے لئے کھلاڑیوں نے بہت بڑا کام کیا اگر ہم چاہتے ہیں کہ کھیلوں کے نظام سے پھیلنے والی تمام بیماریوں کا قلع قمع کیا جائے تو اسکا واحد حل ایسے کھیلوں کو اختیار کیا جائے جو یا تو اندرونِ خانہ ہو یا پھر ان کھیلوں میں کھلاڑیوں کے بدن ڈھکے ہوئے ہوں۔

Marfat.com

حدیث شریف حضرتِ علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) کا ارشاد ہے کہ ''اے علی رضی اللہ عنہ! اپنی ران دوسروں کے سامنے ظاہر نہ کرو اور کسی زندہ یا مردہ کی ران کی طرف نہ دیکھو''۔ (مشکوٰۃ شریف)

جدید تحقیق آجکل ہمارے یہاں جو کھیل ہیں مثلاً فٹبال، ہاکی، ٹیبل ٹینس اور کشتی وغیرہ کھیلوں میں ناف سے لے کر گھٹنے تک کا حصہ نظر آتا ہے جو کسی صورت حلال نہیں ہے۔ مرد تو مرد ہیں آجکل عورتوں نے بھی ان کھیلوں میں حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔ یہ لوگ اس کھیل میں حصہ لیکر گنہگار ہوتے ہیں اور عوام ان کھیلوں کو دیکھ کر گنہگار ہوتی ہے۔ کیونکہ گھٹنے ستر عورت کے زمرے میں آتے ہیں ستر کھلا دیکھنا حرام ہے اس لئے عوام بھی حرام کی مرتکب ہوتی ہے۔

اسی طرح ویڈیو گیم اور کیرم بورڈ بھی حرام ہے۔ کراچی کے دار العلوم امجدیہ نے حال ہی میں ویڈیو گیم، اسنوکر، فٹبال اور کیرم بورڈ کھیلنے اور دیکھنے پر حرام کا فتویٰ دیا ہے۔ جو حضرات اپنی دکانوں پر یہ سلسلے کرتے ہیں انکی بھی کمائی حرام ہے۔ اسلئے کہ جتنے لوگ یہ گناہ کرتے ہیں آپ ان سب کا سبب ہیں لہٰذا آپ بھی گناہگار ہونگے اور کوشش کریں کہ اس کاروبار کو بند کر دیا جائے۔

ویڈیو گیم اسلئے منع ہے کہ اس میں تصویریں ہوتی ہیں۔ تاش پتے بھی کھیلنا منع ہے اس میں بھی تصویریں ہوتی ہیں۔ جوئے کے علاوہ ٹائم پاس کرنے کے لئے کھیلنا بھی گناہ ہے والدین کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کو ان کھیلوں سے روکیں اولاد کو ان کاموں سے روکنا والدین کی ذمہ داری ہے کیونکہ اس کا بہت برا اثر بچوں پر پڑتا ہے ساتھ ہی ان کی آنکھیں بھی چھوٹی سی عمر میں خراب ہو جاتی ہیں۔

کفار و مشرکین اس قدر چالاک اور مکار ہیں کہ انہوں نے مسلمانوں کو ان کاموں

Marfat.com

میں لگا دیا ہے۔ امریکہ اتنا بڑا ملک ہے مگر اسکی کوئی کرکٹ ٹیم نہیں ہے۔ ان بد مذہبوں نے مسلمانوں کو ان کاموں میں الجھا کر عبادت واطاعت سے دور کر دیا ہے مگر بڑے افسوس کی بات ہے کہ مسلمانوں کو نہ جانے کب عقل آئیگی؟۔

﴿تحفہ دینے کی سنت اور مشاہدات﴾

﴿حدیث شریف﴾ سرکار اعظم (ﷺ) ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک دوسرے کو تحفہ بھیجا کرو تو باہمی محبت پیدا ہوگی اور دلوں سے دشمنی اور بغض دور ہو جائیگا۔ (مشکوٰۃ شریف)

﴿حدیث شریف﴾ سرکار اعظم (ﷺ) فرماتے ہیں کہ اگر مجھے تحفہ میں کوئی بکری کا ایک پایہ بھی پیش کرے تو میں اسے ضرور قبول کروں گا اور اگر کوئی دعوت میں ایک پایہ بھی کھلائے تو میں اسکی دعوت میں ضرور جاؤں گا۔ (ترمذی شریف)

﴿جدید تحقیق﴾ تحفہ ایک محبت کی نشانی ہے سرکار اعظم (ﷺ) فرماتے ہیں کہ تحفہ محبت بڑھاتا ہے جب آپ کسی کو تحفہ دیں تو قدرتی طور پر آپکے دل میں ایک عجیب خوشی ہوتی ہے دل کو تسکین ہوتی ہے اسی طرح جسکو تحفہ دیا جائے اسکی خوشی کی بھی کوئی انتہا نہیں ہوتی وہ اپنے دل میں یہ طمانیت محسوس کرتا ہے کہ مجھ سے بھی محبت رکھنے والا کوئی ہے وہ سب کو بتاتا ہے اور وہ تحفہ دکھاتا ہے حالانکہ کتنی ہی کم قیمت چیز ہی کیوں نہ ہو پھر بھی اسکا دل یہ گواہی دیتا ہے کہ اب تو بھی اسکو اس سے بہتر تحفہ دے تاکہ وہ بھی خوش ہو اسطرح وہ بھی تحفہ دیتا ہے پھر محبت بڑھتی ہے دوستی بھی مضبوط ہوتی ہے۔ کسی ناراض دوست کو بھی تحفہ دیا جائے تو وہ بھی خوش ہوتا ہے اور ناراضگی دور ہوتی ہے۔ محبت میں اضافہ ہوتا ہے تحفہ دیتے وقت سنت کی نیت کر لی جائے کہ میرے مولا (ﷺ) بھی تحفہ دیتے تھے تو اسکا ثواب بھی ملے گا۔

مگر افسوس کی بات ہے کہ اب پہلے جیسی محبتیں نہیں رہیں۔ بلکہ آپس میں صرف جو

Marfat.com

بھی ہے سامنے ہی سامنے ہے دلوں کے اندر بغض وعداوت ہے۔کوئی کسی کی ترقی نہیں دیکھ سکتا اسی طرح ہمارے ہر کام میں مفادات شامل ہو گئے ہیں۔

مثلاً:۔ میں اسکی میت میں جاؤنگا تو وہ بھی ہمارے یہاں آئیگا، میں اگر اسکی بیٹی کی شادی میں جاؤنگا تو وہ بھی میرے یہاں آئیگا اسی طرح تحفہ بھی اس بنیاد پر دیا جاتا ہے کہ میں اسے تحفہ دونگا تو وہ بھی مجھے اس سے بڑھکر تحفہ دیگا انہی مفادات کی وجہ سے محبت کا خاتمہ ہو گیا ہے۔

انٹرنیٹ کی تباہ کاریاں اور جدید تحقیق

حدیث شریف حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اعظم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ عہد کو توڑیں گے آپس میں قتل کے واقعات ہونے لگیں گے اور جس قوم میں فحش کام ہونے لگیں گے اللہ عزوجل ان پر موت کو مسلط کر دے گا اور جو لوگ زکوٰۃ روک لیں گے ان سے بارش روک لی جائیگی۔ (حاکم)

انٹرنیٹ کی تباہ کاریاں

انٹرنیٹ سے جہاں تبلیغ واشاعت کا ذریعہ ہے وہاں بے حیائی بھی اس میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے یوں سمجھ لیجئے کہ ایک چاقو سے پھل فروٹ کاٹے جاتے ہیں اور مریض کے مرہم کا بھی کام لیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح اس کو غلط کام میں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے اس سے قتل وغارت گری بھی کی جاسکتی ہے۔ لیکن بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ اس انٹرنیٹ سے اچھے کام کم اور برے کام زیادہ ہوتے ہیں نوجوان نسل کو تباہی کے راستے پر دھکیل دیا ہے۔

انٹرنیٹ کیفے یا تباہی کا دروازہ

تحقیقی رپورٹ انٹرنیٹ سے تباہی وبربادی پھیلانے میں اہم کردار کیفے کا ہے ہر

Marfat.com

علاقے میں تین تین چار چار کیفے کھل چکے ہیں حال ہی میں پی ٹی وی نیوز کی رپورٹ جو کہ ایک سروے رپورٹ تھی اس میں بتایا گیا کہ نوجوان بیس یا تیس روپے دیکر روزانہ کیفے میں بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں وہاں وہ چیٹنگ کرتے ہیں لڑکا لڑکی بن کر بات کرتا ہے اسی طرح لڑکی لڑکا بن کر بات کرتی ہے کئی کئی گھنٹوں تک یہ سلسلہ جاری ہوتا ہے آخر کار ایسی چیٹنگ میں نوبت شادی تک بھی پہنچ جاتی ہے۔

اس میں صرف اور صرف الفاظوں والی محبت ہوتی ہے کسی کو کیا معلوم کہ سامنے والا کون ہے اور کیا ہے۔ یہ ایک نشہ ہے جسکو لگ جائے وہ بڑی مشکل سے چھوڑ پاتا ہے۔

﴿دوسری تحقیقی رپورٹ﴾ دوسری جانب اسی انٹرنیٹ سے نوجوان فحاشی اور عریانیت کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ بے حیا اور بے ہودہ تصاویر جس میں لباس کا کوئی تصور ہی نہیں ہوتا نوجوان اسے دیکھتے ہیں۔ اس ویب سائٹ میں بے ہودہ قسم کے ناچ اور عریانیت عام ہوتی ہے۔ لاکھوں ایسے نوجوان لڑکے اور نوجوان لڑکیاں اس کام میں مبتلا ہیں۔ یہ بھی ایک ایسا نشہ ہے جو بہت مشکل سے چھوٹتا ہے۔ یہی چیز شہوت پرستی اور زنا کاری کی طرف مائل کرتی ہے پانچ سالوں کے اندر اس بے حیا سائٹ نے جو تباہی مچاہی ہے وہ سو سال میں کوئی نہیں مچا سکا۔ یہ یہود و نصاریٰ کی بھیانک چال ہے جو کہ مسلمانوں کو خراب اور بے حیاء بنانے کے لئے استعمال کی جا رہی ہے۔ آج یہود و نصاریٰ کامیاب ہیں۔ مسلمانوں کو عقل کب آئے گی؟ تحقیقی رپورٹ میں والدین پر زور دیا گیا ہے کہ وہ اپنی اولاد کا خیال رکھیں کہ لڑکا اور لڑکی کہاں جا رہے ہیں اور اس بات کا بھی خاص خیال رکھا جائے کہ وہ اپنا جیب خرچ کہاں استعمال کرتے ہیں اور اپنی اولاد پر نظر رکھی جائے۔ یہ دور بڑا نازک دور ہے بگڑنے میں کچھ دیر بھی نہیں لگتی پھر ایسا نہ ہو کہ بعد میں والدین کو اپنی اولاد کے کیئے پر پچھتاوا ہو اور پھر رونے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو۔

Marfat.com

﴿ظالموں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب اور جدید تحقیق﴾

قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد ہوتا ہے کہ "اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب (جل جلالہٗ) کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر، بے شک اسکی پکڑ دردناک ہے کڑی ہے"۔ (سورۂ ہود پارہ ۱۲ آیت نمبر ۱۰۲)

﴿جدید تحقیقی انکشافات﴾

﴿۱﴾ Misless Isipi River میں ہر سال سیلاب آتا ہے پانی کا زیادہ سے زیادہ اخراج ڈیڑھ لاکھ کیوسک تک پہنچتا ہے گذشتہ سال سیلاب آیا تو پانی کا اخراج ساڑھے سات لاکھ کیوسک تک پہنچ گیا جتنے پل اور ڈیم بنے ہوئے تھے پانی ان کے نیچے کے بجائے اوپر سے گزرنے لگا سات ریاستیں زیر آب آ گئیں 30 بلین ڈالر کا نقصان ہوا۔

۲......﴿ امریکی ریاست ٹیکساس میں نارپیڈو آیا جسکی طاقت ۱۰ نائیٹروجن بموں سے زیادہ تھی اس نے مکانوں کی چھتوں کو اڑا کر رکھ دیا کاروں کو اٹھا کر پٹخ دیا چند لمحوں میں خوبصورت آبادیاں کھنڈرات میں تبدیل ہو گئیں کئی بلین ڈالرز کا نقصان ہوا نام نہاد سپر پاور محو حیرت رہ گیا

۳......﴿ امریکی ریاست کیلیفورنیا کے شہر لاس اینجلس میں تاریخ کا عبرتناک زلزلہ جنوری 1994ء کو رات چار بجے آیا یہ سترہ جنوری کی وہی رات ہے جب امریکہ نے بغداد شریف کے مقدس مقامات پر بم گرائے تھے زلزلے کے نقصانات عجیب تھے۔

۴......﴿ وقت سے پہلے زلزلے کی اطلاع پانے والے آلات خاموش تھے چونکہ زلزلے کا Epilinentre سطح زمین سے نو کلو میٹر نیچے تھا انجینئرنگ کے نقطۂ نظر سے اس زلزلے کی Fault Probabity One in ten Thousend تھی۔

انجینئر مطمئن تھے کہ یہ زلزلہ کبھی نہیں آئے گا جب آ گیا تو آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں

Marfat.com

سپر پاور کی ٹیکنالوجی دھری کی دھری رہ گئی۔

زلزلے کا Ampitude سات سے زیادہ تھا 45 سیکنڈ کا وقت یوں لگتا تھا کہ کبھی ختم نہیں ہوگا سوئے ہوئے لوگ بستروں سے گیند کی طرح اچھل کر نیچے آگرے۔

اس کے علاوہ 2001ء میں اا ستمبر کا واقعہ آپ کے سامنے ہے دیکھتے ہی دیکھتے آسمان سے باتیں کرنیوالی اونچی اور عالیشان عمارت جسے ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے نام سے یاد کیا جاتا تھا وہ امریکہ جو یہ کہتا ہے کہ ہم آنے والی مکھی کو بھی دیکھ لیتے ہیں ہمارا اسیٹلائٹ نظام اتنا تیز ہے مگر اسی امریکہ کی اتنی بڑی عمارت کو بڑے بڑے طیاروں نے نیست و نابود کر کے رکھ دیا نہ مارنے والے کا پتہ ہے نہ نقصان کا اندازہ ہزاروں لوگ مارے گئے اور نام نہاد سپر پاور امریکہ ہل گیا۔

﴿نام نہاد سپر پاور کا ظلم﴾ امریکہ وہ نام نہاد سپر پاور ہے جس نے عرصہ دراز سے ظلم کا بازار گرم کیا ہوا ہے اس کی بدمعاشی پوری دنیا میں پائی جاتی ہے اس میں اصل کردار یہودیوں کا ہے کیونکہ امریکہ کے پیچھے یہودی لابی ہے جو ہمیشہ اپنے مفادات کے لئے کام کرتی ہے۔

افغانستان جیسے کمزور ملک پر حملہ کر کے اس نے اپنی بھڑاس نکالی شرم بھی نہ آئی ایک غیر مسلح اور کمزور ملک سے لڑائی لڑی وہ بھی اکیلے لڑنے سے ڈرتا تھا لہٰذا سارے چوہوں کو جمع کر کے حملہ کیا ہزاروں بے گناہ عورتیں بچے اور آدمی شہید ہوئے۔ جس طالبان کا بہانہ اس نے بنایا وہ اتنی تعداد میں نہ مرے جتنے عام لوگ مرے۔ امریکہ کے بھی کئی فوجی مارے گئے اور کئی امریکی جہاز تباہ ہوئے جس کے بارے میں بتایا نہیں جاتا۔

عراق جیسے غریب ملک پر جب دل چاہتا ہے بمباری کرتا ہے جس میں ہزاروں لوگ اب تک شہید ہو چکے ہیں عراق پر پابندیاں عائد کی ہوئی ہیں دواؤں پر بھی پابندیاں ہیں جس کے باعث لاکھوں بچے اب تک شہید ہو چکے ہیں عراق کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ

Marfat.com

ہتھیار بناتا ہے اس پر بمباری کی جائے حالانکہ امریکہ اسلحہ بناتا بھی ہے اور بیچتا بھی ہے لہٰذا وہ دوطرح سے مجرم ہے اس پر ڈبل بمباری ہونی چاہیے۔ بالآخر شیطان امریکہ نے عراق کے مظلوم مسلمانوں پر بمباری کردی جس سے لاکھوں مسلمان شہید ہوئے اور اب بھی قتل وغارت گری کا بازار گرم کیا ہوا ہے۔

جاپان کے شہر یروشلم اور ناگاساکی پر بمباری کر کے امریکہ نے ہزاروں لوگوں کو مروایا۔ اسی طرح اپنی ناجائز اولاد اسرائیل کے ہاتھوں ہزاروں فلسطینیوں کو مرواچکا ہے۔ کیا یہ ظلم نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر بڑی چیز کو چھوٹی چیز سے مرواتا ہے وہ ابرہہ جو کعبۃ اللہ شریف کو ڈھانے کیلئے آیا تھا اسے چھوٹی سی مخلوق ابابیل سے مروایا تھا۔ نمرود جیسے ظالم کو اللہ تعالیٰ نے مچھر جیسی کمزور چیز سے مروایا۔ ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے ایک وقت آئے گا کہ ظالم اپنے انجام کو پہنچے گا۔ (انشاء اللہ)

﴿نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر انگوٹھے چومنا اور جدید تحقیق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اذان کہی تو جب "اشھد ان محمد ا" پر پہنچے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگایا یہ دیکھ کر حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ جو میرے صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح کرے تو میں (صلی اللہ علیہ وسلم) کل قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا"۔

(موضوعات کبیر، مقاصد حسنہ ص ۳۸۴)

فقہ حنفی کی کتابوں شرح وقایہ، ردمختار، درالمختار (صفحہ نمبر ۲۶۷ جلد اول باب الاذان) الطحطاوی علی مراقی الفلاح وغیرہ میں انگوٹھے چومنے کو جائز اور مستحب لکھا ہے۔

Marfat.com

﴿جدید تحقیق﴾ ﴿۱﴾ نام محمد (ﷺ) پر انگوٹھے چومنے سے آنکھوں کی روشنی تیز ہوتی ہے۔ ﴿۲﴾ انگوٹھے چومنے والا کبھی اندھا نہیں ہوگا۔ ﴿۳﴾ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ادا ہو جائے گی۔ ﴿۴﴾ سرکار دو عالم (ﷺ) کی شفاعت نصیب ہوگی۔ ﴿۵﴾ محبت رسول (ﷺ) میں اضافہ ہوگا۔

﴿گفتگو کا اسلامی طریقہ اور جدید سائنسی تحقیق﴾

گفتگو کا سنت طریقہ یہ ہے کہ ضرورت کے مطابق بات کی جائے بلا ضرورت ہر وقت ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہنا خلاف سنت ہے بات نرمی سے کرنا چاہیے ہمیشہ درمیانی آواز سے بولنا بہتر ہے۔ یعنی نہ زیادہ آہستہ بولا جائے کہ مخاطب سن ہی نہ سکے کہ کہنے والا کیا کہہ رہا ہے اور نہ زیادہ چیخ کر بولا جائے کہ سننے والا تنگی محسوس کرے۔

﴿حدیث شریف﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سرکار دو عالم (ﷺ) نے فرمایا کہ بعض دفعہ آدمی ایک ایسی بات کہتا ہے کہ جو اُسے پسند ہوتی ہے اور وہ اسکی اہمیت سے واقف نہیں ہوتا اور خداوند تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا درجہ بڑھا دیتا ہے اور کبھی ایسی بات کہتا ہے کہ جو خداوند تعالیٰ کو پسند نہیں ہوتی ہے اور وہ اسکی اہمیت سے واقف نہیں ہوتا اور خداوند تعالیٰ اسے جہنم میں ڈال دیتا ہے"۔ (بخاری شریف از کتاب پیغام مصطفیٰ (ﷺ))

﴿حدیث شریف﴾ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سرکار (ﷺ) نے فرمایا "ایماندار کے ترازو میں قیامت کے دن سب سے زیادہ بھاری چیز جو رکھی جائیگی وہ اچھی عادت ہے اور خدا عزوجل بدگفتار اور بے ادب کو دشمن رکھتا ہے۔

(ترمذی شریف از کتاب:۔ پیغام مصطفےٰ (ﷺ))

Marfat.com

جدید تحقیق نفسیات کے بہت بڑے ماہر کا کہنا ہے جب کسی سے گفتگو کرو تو دوسرے کی بات غور سے اور توجہ سے سنو۔ ٹھہر ٹھہر کر بولو دوسرے کو سننے کا موقع دو۔ سنو بھی اور سناؤ بھی اہم بات کو سمجھانے کے لئے اسے دہرا بھی سکتے ہو۔ اگر دوسرا بات کر رہا ہو تو اسکی طرف ہمہ تن متوجہ ہو جاؤ۔

روحانیت کی حقیقت اور سائنس

القرآن ترجمہ:۔ یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے نالے پر آئے ایک چیونٹی بولی اے چیونٹیوں! اپنے گھروں میں چلی جاؤ تمہیں کچل نہ ڈالیں سلیمان اوران کے لشکر بے خبری میں تو اس کی بات سے مسکرا کر ہنسے۔ (پارہ ۱۹، سورۂ نمل، آیت نمبر ۱۹، ۱۸)

القرآن ترجمہ:۔ سلیمان نے فرمایا اے درباریو! تم میں کون ہے کہ وہ اس کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہوں۔ ایک بڑا خبیث جن بولا کہ میں تخت حضور میں حاضر کر دونگا قبل اس کے کہ حضور اجلاس برخاست کریں اور میں بے شک اس پر قوت والا امانت دار ہوں۔ اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا کچھ علم تھا کہ میں اُسے حضور میں حاضر کر دونگا ایک پل مارنے سے پہلے پھر جب سلیمان نے تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا اور کہا یہ میرے رب کے فضل سے ہے۔ (پارہ ۱۹، سورۂ نمل آیت ۴۰، ۳۹، ۳۸)۔

حدیث شریف حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ”میں سرکار (ﷺ) کے ساتھ مکہ میں تھا جب ہم آپ (ﷺ) کے ساتھ گردونواح میں جاتے تو جو پہاڑ اور درخت سامنے آتا وہ السلام علیک یارسول اللہ (ﷺ) کہتا تھا۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف صاحب دلائل الخیرات اپنی کتاب دلائل الخیرات میں حدیث نقل

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ سرکار (ﷺ) فرماتے ہیں کہ جب کوئی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ میرے پاس پیش کیا جاتا ہے مگر اہل محبت کا درود میں خود اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔

سب سے پہلے روحانی قوت اور قوت سماعت قرآن سے ثابت کی گئی حضرت سلیمان علیہ السلام نے ذرہ برابر چیونٹی کو ان بلوں میں دیکھ بھی لیا آواز بھی سنی اور ان کی زبان بھی سمجھ لی یہ قرآن سے ثابت ہے ایک نبی علیہ السلام کو اللہ عزوجل نے اتنی طاقت دی ہے تو امام الانبیا حضور (ﷺ) کو کیا طاقت دی ہوگی۔

دوسری دلیل ملکہ بلقیس کا تخت دوسرے ملک سے لانا وہ بھی صرف ایک درباری جو سلیمان علیہ السلام کی امت کا ایک فرد تھا جس نے کئی ہزار میل کی مسافت طے کر کے تخت اٹھا کر واپس آ کر حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں حاضر بھی کر دیا وہ بھی پلک جھپکنے سے پہلے کر دیا یہ بھی قرآن سے ثابت ہے اس سے اندازہ کریں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک امتی کی یہ روحانی طاقت ہے تو پھر امت رسول (ﷺ) کے اولیاء اللہ کی کیا روحانی پاور اور اختیارات ہونگے۔

﴿روحانیت اور جدید سائنسی انکشافات﴾

سائنس خلا میں سیارے چھوڑتی ہے خلا میں کئی کئی لاکھ فٹ کی بلندی پر اسے چھوڑا جاتا ہے پھر اس میں ایک آدمی بھی بٹھایا جاتا ہے وہ خلا میں ہوتا ہے زمین پر بیٹھ کر کمپیوٹر کے ذریعے سائنسدان اس سیارے میں بیٹھنے والے شخص کی نبض چیک کر سکتے ہیں کہ آیا یہ بیمار تو نہیں ہو گیا۔ موبائل فون جس میں نہ تار ہے نہ کیبل سسٹم ہے پھر بھی لیزر شعاعوں کے ذریعے ایک آدمی کراچی میں بیٹھا دور ممالک میں اس سے باتیں کرتا ہے ایک پلاسٹک کا مشینی پرزہ یہ کام کر دیتا ہے۔

فیکس مشین جو سیکنڈوں میں یہاں کا پیغام وہاں (جہاں ہوائی جہاز کے ذریعے

Marfat.com

جانے میں دو یا تین دن سفر کرنا پڑتا ہے) سیکنڈوں میں پہنچاتی ہے۔ یہ سب سائنسی ترقی ہے مگر اس سارے کارناموں کے پیچھے یہی بات سامنے آتی ہے کہ انھیں جو عقل دی ہے وہ خدا عزوجل کی عطا کردہ ہے۔ اب آپ فیصلہ آپ کریں کہ جب یہ مشینیں اتنی پاور رکھتی ہیں تو اللہ عزوجل کے نیک بندے کتنی طاقت رکھتے ہونگے۔ کئی لاکھ کی بلندی پر ایک آدمی کی نبض چیک کی جا سکتی ہے تو کیا عجب ہے کہ محبوب خدا (ﷺ) مدینے میں رہ راپنے غلاموں کو دنیا کے کسی بھی حصے میں ملاحظہ فرما سکیں اور اللہ عزوجل کی عطاء سے انکی مدد کریں سائنسدانوں نے یہ کام عقل سے کیئے۔ میرے سرکار اعظم (ﷺ) اور اولیاء اللہ کی طاقت انکے خدا عزوجل کی طرف سے ہے۔

ہمارا ایمان ہے اور حدیث سے ثابت ہے کہ سرکار اعظم (ﷺ) جس آنکھ سے زمین پر دیکھتے ہیں بلکہ ساتوں زمین کی تہہ تک دیکھتے ہیں اسی آنکھ سے آسمان کو دیکھتے ہیں بلکہ ساتوں آسمانوں اور عرش الٰہی کو دیکھتے ہیں جس آنکھ سے بندوں کو دیکھتے ہیں اسی آنکھ سے اللہ عزوجل کو دیکھتے ہیں جو آنکھ اللہ عزوجل کو دیکھ لے پھر اس آنکھ سے کوئی چیز پردے میں نہیں رہ سکتی۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا جب خدا ہی نہ چھپا تم پہ کروڑوں درود

الغرض کہ روحانیت پر سائنس بھی یقین رکھتی ہے اور ہم روحانیت پر ایمان رکھتے ہیں۔

مسور کی دال اور جدید تحقیق

حدیث شریف حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ سرکار اعظم (ﷺ) نے فرمایا" تمہارے لئے کدو موجود ہے یہ دماغ کی صلاحیت بڑھاتا ہے اور تمہارے لئے مسور کی دال موجود ہے جسکی تعریف کم از کم ستر انبیاء کرام علیھم السلام کی زبان

Marfat.com

مبارک پر رہی"۔ (طبرانی شریف)

﴿جدید تحقیق﴾ مسور اور چقندر ملا کر پکانے سے جسم کو عمدہ غذا ملتی ہے اس میں پودینہ ڈالنا بہتر ہے۔ مسور کو اگر خشک مچھلی کے ساتھ کھایا جائے تو بہترین غذا ہے۔

مسور کی دال کو گھی اور دودھ میں ملا کر چہرے پر ملنے سے جلد چمکدار ہوتی ہے اسے گرم پانی میں گھوٹ کر لگانے سے پیروں کی جلن دور ہوتی ہے مسور اور خربوزے کے بیج دودھ میں پیس کر بدن پر ملنے سے جلد صحت مند نظر آتی ہے۔

﴿جو کا کھانا اور جدید تحقیق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک درزی نے سرکار اعظم (ﷺ) کی دعوت کی اور اس نے جو کی روٹی کے ساتھ کدو گوشت پکایا سرکار اعظم (ﷺ) بڑی محبت کے ساتھ سالن سے کدو کے ٹکڑے تلاش کر کے تناول فرماتے رہے۔ (بخاری شریف)

﴿حدیث شریف﴾ یوسف بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے سرکار اعظم (ﷺ) کو دیکھا کہ آپ (ﷺ) نے جو کی روٹی کا ٹکڑا لیا اسکے اوپر کھجور رکھی اور فرمایا کہ یہ اسکا سالن ہے اور کھالیا۔ (ابوداؤد شریف)

﴿جدید تحقیق﴾ پیشاب میں خون اور پیپ کے مریضوں میں وجہ جو کوئی بھی ہو مناسب علاج کیساتھ جو کا پانی اگر شہد ڈال کر پلایا جائے تو یہ تکلیف پندرہ دن میں ختم ہو جاتی ہے بعض دفعہ یہی طریقہ علاج پتھری نکالنے کا باعث بھی ہوا۔

﴿ا﴾ پرانی قبض کے لئے جو کے دلیے سے بہتر کوئی دوائی دیکھی نہ گئی۔

Marfat.com

﴿۲﴾ خون کی کولیسٹرول کو کم کرنے کیلئے جو کے دلیے سے کوئی دوائی مفید نہیں۔

﴿۳﴾ جو کا دلیا کھانے سے خون کی کولیسٹرول کم ہو جاتی ہے۔

﴿۴﴾ امریکی رسالہ ریڈرڈ ائجسٹ کے پچھلے مشاہدات پر مبنی ایک طویل مضمون میں بتایا ہے کہ جو کا دلیا کھانے سے دل کے دورہ کا خدشہ کم ہو جاتا ہے اور خون کی کولیسٹرول کم ہو جاتی ہے۔

﴿۵﴾ اعصابی دردوں، ورم، سوزشوں اور خارش کی مختلف اقسام میں جو کے استعمال کو مفید بتایا ہے جو کا آٹا سرکہ میں گوندھ کر ہر قسم کی خارش میں لگانا مفید ہے سر کی پھپھوندی کو دور کرتا ہے۔ جو کے آٹے کو شہد کے پانی میں گوندھ کر لیپ کریں تو بلغم اور ورم تحلیل ہوتے ہیں۔

﴿۶﴾ جو اور گیہوں کی بھوسی کو پانی میں ابال کر اس پانی سے کلیاں کریں تو دانت کا درد جاتا رہتا ہے۔

﴿۷﴾ جو بدن کو مضبوط کرتا ہے چونکہ یہ جلدی ہضم ہوتا ہے اسلئے کمزوری اور بد ہضمی کے مریضوں کے لئے غذا اور دوا ہے۔

جو کی سب سے بڑی برکت یہ ہے کہ اسے سرکار اعظم (ﷺ) نے پسند فرمایا اور اس آٹے کو سرکار اعظم (ﷺ) کی زبان مبارک سے لگنے کا شرف حاصل ہے۔

﴿سرکہ اور جدید تحقیق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے ایک مرتبہ اپنے گھر والوں سے سالن کا پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس سرکہ کے سوا کچھ نہیں۔ انہوں نے اسے طلب کیا اور فرمایا کہ سرکہ بہترین سالن ہے۔ سرکہ بہترین سالن ہے۔ (مسلم، ابنِ ماجہ)

Marfat.com

حدیث شریف حضرتِ ام ہانی رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ ہمارے گھر سرکار اعظم (ﷺ) تشریف لائے اور پوچھا کہ کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے میں نے کہا نہیں! البتہ باسی روٹی اور سرکہ ہے فرمایا کہ اسے لے آؤ۔ وہ گھر کبھی غریب نہیں ہوگا جس میں سرکہ موجود ہے۔ (ترمذی شریف)

جدید تحقیق ۱ سرکہ ٹھنڈک اور اور حرارت کا ایک حسین امتزاج ہے۔ یہ جسم سے غلط مادوں کو نکالتا ہے اور طبیعت کو فرحت بخشتا ہے

۲...... سرکہ معدے کے التہاب کو دور کرتا ہے۔

۳...... جسم سے زہریلی ادویہ کے اثر کو دور کرتا ہے۔

۴...... پتہ سے صفرا کے نکلنے کی رفتار کو اعتدال پر لاتا ہے۔

۵...... جسم کے کسی حصے میں اگر خون جم جائے تو یہ اسے حل کر کے پھر سے سیال بنا دیتا ہے

۶...... بچے والی عورت کا اگر خون رک جائے تو سرکہ کے لیپ اور سرکہ پینے سے جاری ہو جاتا ہے۔

۷...... پیاس کو بجھاتا ہے اور پیٹ کو چھوٹا کرتا ہے۔

۸...... تلی کے بڑھنے کو روکتا ہے جسم میں ورم کی پیدائش کو روکتا ہے۔

۹...... خوراک کو ہضم کرتا ہے خون کو صاف کرتا ہے اور پھوڑے اور پھنسیوں کو دور کرتا ہے۔

۱۰...... سرکہ کو گرم کر کے اگر اس میں نمک ڈال کر پیا جائے تو یہ منہ کی غلاظت کو دور کرتا ہے، حلق میں تلخی، جلن بوجھ کو دور کرتا ہے، گلے کی رکاوٹ کو دور کرتا ہے اور وہ لوگ جن کو سینے میں بوجھ کی کیفیت محسوس ہوتی ہے ان کو اس سے فائدہ دیتا ہے۔

گلے کے اندر لٹکنے والے کوے کی سوزش، حساسیت اور اس کے ٹیڑھا پن میں مفید

Marfat.com

ہے۔گرم سرکہ کا غرارہ کرنے سے دانت کا درد ٹھیک ہو جاتا ہے اور مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے چہرے کو جاذب نظر بناتا ہے، موسم سرما میں سرکہ پینا جسم کی حدت کو کم کر کے طبیعت کو مطمئن کرتا ہے۔سرکہ گنے کا رس، چقندر، جامن ،انگور، کشمش، میوا، تاڑی، گندم، جو، کھانڈ کی راب اور دوسرے پھلوں سے تیار ہوتا ہے یہ تو معلوم نہیں ہوسکا کہ انسان کب سے سرکہ بنا رہا ہے مگر زمانہ قدیم سے اس کا ذکر کتابوں میں موجود ہے۔تاریخ کے ہر دور میں اسے غذا اور دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا ہے۔

﴿کھجور کے فوائد اور تحقیق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سرکار دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھا کہ وہ کھجوروں کے ساتھ تربوز کھا رہے تھے۔

(ابن ماجہ، ترمذی، مسلم)

(ابوداؤد نے اضافہ کیا کہ انہوں نے فرمایا کہ میں کھجور کی گرمی کو تربوز کی ٹھنڈک سے برابر کر لیتا ہوں یا تربوز کی ٹھنڈک کھجور کی گرمی سے زائل ہو جاتی ہے)۔

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ سرکار اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ ''جس گھر میں کھجور ہو۔ اس گھر والے کبھی بھوکے نہ رہیں گے''۔(مسلم شریف)

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ سلمیٰ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ ''جس گھر میں کھجوریں نہ ہو۔ وہ گھر ایسا ہے جیسے اس میں کھانا نہ ہو''۔

﴿جدید تحقیق﴾ ﴿۱﴾ کھجور کھانا قوت کا باعث ہے۔

Marfat.com

اللہ (ﷺ) مظلوم کی تو میں مدد کرتا ہوں ظالم کی کیوں مدد کروں۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا تو اس کو ظلم سے روک۔ تیرا اس کو ظلم سے باز رکھنا ہی مدد کرنا ہے۔ (مسلم شریف)

﴿بھوکوں، بیماروں اور قیدیوں کے حقوق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے فرمایا کہ بھوکوں کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی عیادت کرو اور قیدیوں کو چھڑاؤ۔ (بخاری شریف)

﴿میت کے حقوق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے فرمایا کہ جو جنازہ کی نماز پڑھے اور ساتھ نہ جائے اس کو ایک قیراط کا ثواب ہے، اور جو ساتھ جائے اس کو دو قیراط کا ثواب ہے۔ کسی نے پوچھا دو قیراط کیا ہیں؟ فرمایا کم از کم احد پہاڑ کے برابر ہے۔ (مسلم شریف)

﴿انتقال کر جانے والوں کے حقوق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے فرمایا قبروں کی زیارت کرو کیونکہ اس سے آخرت کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ (ابن ماجہ)

﴿انسانی حقوق اور جدید تحقیق﴾

اسلام دنیا کا واحد ایسا مذہب ہے جو الگ الگ ہر کسی کے حقوق کے تحفظ کا حکم دیتا ہے۔ انسانوں کے حقوق، بھائی بہنوں کے حقوق، والدین کے حقوق، اولاد کے حقوق، پڑوسیوں کے حقوق، مظلوموں کے حقوق، بیوہ کے حقوق، یتیموں کے حقوق، میت کے حقوق

Marfat.com

اور پھر قبر میں جانے کے بعد مرحومین کے حقوق کی حفاظت کی بھی تعلیم بھی دیتا ہے۔

دنیا کے سینکڑوں مذاہب کی سینکڑوں کتابوں میں کوئی ایک کتاب بھی دکھادی جائے جس میں مکمل طور پر علیحدہ علیحدہ تمام لوگوں کے حقوق کو تحفظ دیا گیا ہے۔اس بات کو دنیا بھر کے لیڈر اور بدمذہب بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اسلام نے کائنات کو کیا کیا دیا۔

۱...... عورتیں زندہ دفن کردی جاتی تھیں اسلام نے انہیں زندگی اور مقام دیا۔

۲...... مظلوموں کو ظلم کے اندھیرے سے نکالا۔ایک دوسرے کی جان کے پیاسوں کو ایک دوسرے پر جان نچھاور کرنے والا بنا دیا۔

۳...... عربی کو عجمی پر اور کالے پر گورے کو کبھی فوقیت نہیں دی۔

۴...... بیوہ کو عزت دی اور یتیموں، مسکینوں کو سینے سے لگانا سکھایا۔

۵...... ماں باپ کا ادب اور بڑوں کا ادب سکھایا۔

۶...... پڑوسیوں کے حقوق اور ان کا خیال رکھنا سکھایا۔

۷...... کسی کو تکلیف دینے سے اور تنگ کرنے سے روکا۔

۸...... بیماروں کی عیادت اور مرنے والوں کے ساتھ تعزیت کرنے کا حکم دیا۔

۹...... مرنے کے بعد اس کی قبر پر جانے اور ایصالِ ثواب کا بھی حکم دیا۔

۱۰...... بچے کے پیدا ہونے سے لے کر قبر میں جانے تک کا ضابطہ اخلاق دیا۔

کوئی شخص بھی ایسا کوئی مذہب دکھادے جو اسقدر وسعتیں اور ضابطۂ حیات دیتا ہو نہیں وہ اسلام ہی ہے جو خوشبو ہے اور خوشبو کی طرح پھیلتا ہے جو مقناطیس ہے جو لوگوں کو اپنی جانب کھینچتا ہے۔

انہی خصوصیات کی وجہ سے آجکل یورپ میں خصوصاً امریکہ، برطانیہ اور جرمنی جیسے ملکوں میں اسلام پھیلتا جا رہا ہے یہود و نصاریٰ کی نوجوان نسل اسلام کیطرف آرہی ہے۔جدید

Marfat.com

تحقیق اور سروے رپورٹ کے مطابق اس وقت امریکہ اور برطانیہ جیسے ملکوں میں اسلام سب سے بڑا مذہب ہے۔ امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد بائیس لاکھ اور برطانیہ میں مسلمانوں کی تعداد ستر لاکھ ہے۔

﴿مراقبہ اور جدید تحقیق﴾

مراقبے سے مراد کچھ دیر بیٹھ کر سوچ بچار کرنا کہ یہ ہم کیا کر رہے ہیں اور ہمیں کیا کرنا چاہیئے، آگے ہم کیا کریں تو ترقی کر سکتے ہیں یہ کام یعنی مراقبہ ہر لحاظ سے کیا جاتا ہے دینی طریقے سے بھی اور دنیاوی طریقے سے بھی۔

نبیوں کے پیشوا سرکارِ اعظم (ﷺ) اپنی ظاہری حیات میں اپنے گھر میں اور غاروں میں مراقبہ فرماتے تھے۔

انبیاء کرام علیہم السلام بھی دینِ حق کے پھیلاؤ کے لئے جن میں حضرتِ نوح، حضرتِ عیسیٰ، حضرتِ موسیٰ، حضرتِ ابراہیم علیہم السلام شامل ہیں مراقبہ فرماتے رہے۔

صحابہء کرام علیہم الرضوان، تابعین اور اولیائے کرام نے بھی چالیس دن تک اور بعضوں نے اسی دنوں تک گوشہء تنہائی میں مراقبے اور غور و فکر کئے۔ مراقبے سے دل کو سکون، ترقی کی منزلیں، آگے بڑھنے کا حوصلہ، صبر و استقامت اور منزلِ مقصود پر پہنچنا نصیب ہوتا ہے۔

وضو کر کے، خالی پیٹ، خوش الحانی کے ساتھ، گوشہء تنہائی میں اور فجر کے بعد کے وقت مراقبہ کریں اس سے آپ کو مراقبے کے فوائد نظر آئیں گے کیونکہ بغیر فوائد کے اتنی بڑی محنت کوئی معنی نہیں رکھتی اسی طریقے پر مراقبے کے فوائد اور اور اس کے کرنے سے مسائل کا حل اور سکون و طمانیت نصیب ہونے پر سائنسی تحقیق بھی موجود ہے۔

﴿سائنسی تحقیق﴾ ماہرین نے مراقبے کو ذہنی دباؤ کے مریضوں پر آزمایا۔ ذہنی دباؤ کے

Marfat.com

مریض ہمیشہ اپنی منفی سوچ کی وجہ سے دباؤ بڑھاتے رہتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اپنے منفی طریق زندگی کو پسِ پشت ڈال کر کسی ایک چیز پر اپنی توجہ مرکوز کرتا ہے تو وہ ضرور آرام محسوس کریگا اور یہی چیز اس کو تندرستی کی طرف لے جائے گی۔ مراقبہ اگر مکمل توجہ سے کیا جائے تو بے چینی، شدید خوف کا احساس اور کھلی جگہ کا خوف جیسی علامات کم ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

مراقبے کی طاقت ذہنی دباؤ کے مریضوں کو ٹھیک کرنے میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے یہ طاقت بھی سائنسی اصولوں پر مبنی ہے۔ جب کبھی آپ کو ناگہانی تکلیف یا حادثے کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو آپ کا دماغ فوراً ایڈرینال گلینڈ کو ہارمون مہیا کرنے کا اشارہ کر دیتا ہے جب آپ کا دل بھاری پن محسوس کرتا ہے۔ بلڈ پریشر فوراً بڑھ جاتا ہے، عضلات میں تناؤ آجاتا ہے، خون کا بہاؤ کم ہو جاتا ہے، اور آپ پسینے میں تر بتر ہو جاتے ہیں۔ دماغی آرام سے اعصاب کو آرام آتا ہے، جس سے انسان کے اندر جنگ ہو رہی ہوتی ہے اس کو روک دیتا ہے، اگر آپ مراقبے کے عادی ہو چکے ہیں تو اوپر والے بیان کردہ حالات میں اپنے آپ پر جلد قابو پائیں گے۔

مراقبہ کوئی مشکل عمل نہیں ہے

مراقبہ سے وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو دل سے توجہ سے مراقبہ کرتے ہیں مراقبہ کرنے سے کبھی اگر فائدہ نہ بھی پہنچے تو بھی اس میں نقصان نہیں ہے البتہ کہیں نہ کہیں فائدہ ضرور ہوتا ہے۔ ہر شخص مراقبہ کر سکتا ہے۔

روزانہ بیس منٹ کا مراقبہ ہر کسی کیلئے آسان اور اچھا ہے تاکہ انسان کے خیالات اس کے سامنے آئیں، آگے کچھ کرنے کا حوصلہ بیدار ہو اور برے حالات کے لئے ایک ذہن بنا ہوا ہوتا کہ اس پر قابو پانا آسان ہو۔

ماہرین کہتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی ذہنی دباؤ کا شکار ہو جائے اور ذہنی طور پر کوئی فیصلہ کرنے کے قابل نہ ہو تو مراقبہ کرنے سے ان دونوں حالتوں سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔

Marfat.com

مراقبے کا عمل آپ کے اندر خوشی کا احساس بیدار کرتا ہے۔ خوشی اس وقت ہوتی ہے جب کوئی وجہ ہو مثلاً آپ کو ابھی اچھی نوکری مل جائے، آپ اپنی پسند اور خواہش کے مطابق کوئی چیز خرید لیں۔ جب خوشی بغیر کسی وجہ کے ہو تو اِسے آپ خوشی سے بہتر کوئی نام دے سکتے ہیں مثلاً قناعت۔

﴿اذان بھلائی کی جانب بڑھانے کی آواز اور تحقیق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تک کوئی انسان اور جن اور دوسری چیزیں مؤذن کی آواز سُنتی ہیں وہ قیامت کے روز مؤذن کے حق میں گواہی دیں گے۔ (بخاری شریف)

﴿حدیث شریف﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سرکارِ اعظم (ﷺ) سے سُنا فرمارہے تھے جب شیطان اذان کی آواز سُنتا ہے تو بھاگتا ہے۔ یہاں تک کہ روحاء تک پہنچ جاتا ہے۔ (راوی کہتے ہیں کہ روحاء مدینہ سے 36 میل ہے)۔

(بحوالہ مسلم شریف)

﴿حدیث شریف﴾ حضرت عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے پروردگار کو چرواہے سے بڑا تعجب ہوتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے میرے اس بندے کی طرف دیکھو جو اذان دے رہا ہے اور نماز پڑھ رہا ہے۔ یہ مجھ سے ڈرتا ہے میں اس بندے کو بخش دوں گا اور اسکو جنت میں داخل کرونگا۔ (ابوداؤد، نسائی)

﴿حدیث شریف﴾ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سرکارِ

Marfat.com

اعظم (ﷺ) کو فرماتے سُنا قیامت کے دن موذن سب سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے۔ (سلم شریف)

اذان نماز کی طرف بُلانے کا طریقہ ہے اسکا عام مطلب خبردار اور آگاہ کرنا ہے لیکن شرعاً مخصوص الفاظ کیساتھ نماز کے وقت کی عام لوگوں کو اطلاع دینے کا نام ہے اذان درحقیت اصول اسلام کی اشاعت اور اعلان ہے اذان کے ذریعے مسلمانوں کو دور نزدیک سے اطلاع دی جاتی ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا وقت آگیا ہے لہٰذا ہر کام چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی یاد کی طرف آجاؤ یہ ایک ایسا طریقہ ہے کہ جس میں کشش اور سادگی ہے اور مسلمان اذان سُنتے ہی مسجدوں میں کھنچتے چلے آتے ہیں۔

﴿برٹش گورنمنٹ اور اذان﴾

برٹش حکومت کے دور میں ایک کیس سامنے آیا ایک علاقے میں مندر اور مسجد آمنے سامنے تھیں آپ کو معلوم ہے کہ مساجد میں صرف مقررہ اوقات میں ہی اذان کا وقت ہوتا مندر میں گھنٹے بجنا شروع ہوجاتے آخرکار یہ معاملہ برٹش حکومت کے سامنے آیا برٹش حکومت کے اعلیٰ حکام کی ایک ٹیم تحقیقات کیلئے نکلی سب سے پہلے وہ مندر میں گئی اندر جاکر انہوں نے گھنٹے بجوانے کا حکم دیا حکام کے کہنے پر مندر کے گھنٹے بجوائے گئے۔ پھر وہ لوگ یعنی اعلیٰ برٹش حکام مسجد کی جانب گئے مسجد میں داخل ہونے ہی والے تھے کہ خادم مسجد نے ان سے کہا کہ جوتے باہر اتاریئے پھر مسجد میں داخل ہوں چنانچہ حکام نے جوتے اتارے اور مسجد میں داخل ہوئے۔ خادم مسجد سے کہا ہمیں اذان سنائی جائے خادم نے کہا کہ اذان ہر وقت نہیں دی جاتی بلکہ خاص وقتوں میں اور خاص مقامات پر دی جاتی ہے لہذا ہم اس وقت اذان نہیں دے سکتے یہ سن کر اعلیٰ حکام چلے گئے۔

اسکے بعد برٹش حکومت نے یہ آرڈر جاری کیا کہ جس وقت مسلمان اذان دیتے ہیں

Marfat.com

اس وقت مندر کے گھنٹے نہ بجائے جائیں اس طرح مسلمانوں کے حق میں فیصلہ دیا گیا اور اذان کی برکت سے مسلمانوں کو سرخروئی نصیب ہوئی۔

اذان اسلامی شعار ہے اگر خوش الحانی سے دی جائے تو کیف وسرور بھی نصیب ہوتا ہے کسی مذہب میں گھنٹے کسی مذہب میں ڈھول کسی مذہب میں گھنٹیاں اور کسی مذہب میں آگ روشن کی جاتی ہے مگر اسلام واحد مذہب ہے جس میں پاک وصاف ہو کر باادب طریقے سے مسلمانوں کو یہ ندا دی جاتی ہے کہ آ و بھلائی کی طرف آ وٴ فلاح کی طرف۔

﴿اچھی نیت اور جدید سائنسی تحقیق﴾

﴿حدیث شریف﴾ سرکار دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ (بخاری شریف)

امام بخاری علیہ الرحمتہ حدیث کے جید اور قد آور امام ہیں آپ نے بخاری شریف جیسی کتاب جس میں مستند احادیث کا ذخیرہ موجود ہے اور یہ کتاب قرآن مجید فرقان حمید کے بعد سب سے بڑی اور مستند مانی جاتی ہے اتنی معتبر کتاب کو شروع کرنے کے لیے آپ نے اس حدیث کا انتخاب کیا جو ہم نے اوپر تحریر کی ہے۔

احادیث میں آتا ہے جس کا مفہوم یوں ہے کہ جب بندہ کسی نیک کام کی نیت کرتا ہے تو اسی وقت ایک نیکی اسکے لئے لکھ دی جاتی ہے اور اگر کوئی شخص گناہ کی نیت کرتا ہے تو گناہ نہیں لکھ دیا جاتا یہاں تک کہ وہ گناہ کر لے۔ معلوم ہوا کہ اچھی نیت کا اجر ملتا ہے اور بری نیت کا گناہ نہیں ملتا جب تک اس پر عمل نہ کر لیا جائے۔

﴿نیت کا اثر پھلوں پر بھی ہوتا ہے﴾

نوشیرواں بادشاہ ایک دن اپنے ملک کی سیر کے لیے نکلا سیر کرتے وقت وہ ایک باغ

Marfat.com

میں پہنچا جب اس نے باغ دیکھا تو باغ کے اندر جانے کا اشتیاق ہوا باغ میں پھلوں کے درخت دیکھے چنانچہ انار کھانے کا دل ہوا اس نے خادم سے انار منگوایا باغ کے مالی نے انار توڑ کر بادشاہ کو دیا وہ پھل جب بادشاہ نے کھایا تو چونک گیا کہ اتنا میٹھا اور رسدار پھل ہماری مملکت میں موجود ہے۔ یکا یک اس نے دل میں ارادہ کیا کہ اس باغ پر قبضہ کر لیا جائے تا کہ ہمارا جب دل چاہے پھل کھاتے رہیں۔ دل میں یہ ارادہ کر لیا تھا اس کے بعد دوبارہ انار منگوایا جب بادشاہ نے انار کھایا تو بالکل بدمزہ اور بغیر رس والا تھا۔ جب اس نے ایسا پھل دیکھا تو سوچنے لگا کہ ابھی ابھی رس بھرا اور میٹھا پھل تھوڑی ہی دیر میں مزہ بدل گیا مالی سے دریافت کیا کہ یہ کیا وجہ ہے؟ مالی نے کہا جب میں نے پہلا انار دیا تو اس وقت بادشاہ سلامت کی نیت اچھی تھی مگر بعد میں بادشاہ سلامت کی نیت خراب تھی جسکا اثر پھلوں پر بھی ہوتا ہے اچھی نیت کا اثر اچھا اور بری نیت کا برا اثر۔

نیت اور یورپی ماہرین کی تحقیق

''ڈاکٹر لیڈی ٹر جوہرا'' جو کہ سائیکالوجی کے ماہرین میں شمار ہوتے ہیں انکا تجربہ ہے کہ ہوٹل کا کھانا کبھی بھی جسم اور صحت کے لیے شفاء کا ذریعہ نہیں بن سکتا۔ کیونکہ ہوٹل والے کی نیت گاہک کی جیب سے زیادہ سے زیادہ رقم وصول کرنا ہوتی ہے۔ میرا سائنسی تجربہ کہتا ہے کہ اس کھانے میں قطعی شفاء اور برکت نہیں ہوسکتی۔

علم غیب رسول (ﷺ) اور جدید تحقیق

القرآن ترجمہ: ''یہ نبی (ﷺ) غیب کی خبر بتانے میں بخیل نہیں''۔ قرآن کی اس آیت سے ثابت ہے کہ سرکار اعظم (ﷺ) اللہ کی عطا سے غیب کا علم جانتے ہیں اس کے علاوہ غیبی باتوں پر مبنی احادیث اور اس پر تحقیق اور مشاہدات بیان کیے جائیں گے۔

Marfat.com

﴿حدیث شریف﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سرکار اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ جب مال غنیمت کو (گھر کی دولت) سمجھا جانے لگے امانتیں مال غنیمت سمجھ کر دبالی جایا کریں زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے دینی تعلیم دنیا کے لیے حاصل کی جائے انسان اپنی بیوی کی اطاعت کرنے لگے اور ماں کو ستائے دوست کو قریب کرے اور باپ کو دور کرے مسجدوں میں (دنیا کی باتوں کا) شور ہونے لگے قبیلہ (خاندان) کے سردار بدترین لوگ بن جائیں کمینے قوم کے حکمراں ہو جائیں انسان کی عزت اسلئے کی جائے کہ وہ شرارت نہ پھیلادے۔ گانے بجانے والی عورتیں اسلئے گائیں کہ سامان کی کثرت ہو جائیں شرابیں پی جانے لگیں بعد میں آنے والے لوگ امت کے پچھلے نیک لوگوں پر لعنت کرنے لگیں تو اس زمانے میں سرخ آندھیوں اور زلزلوں کا انتظار کرو صورتیں مسخ ہو جانے زمین دھنس جانے اور آسمان سے پتھر برسنے کے بھی منتظر رہو اور ان عذابوں کے ساتھ دوسری نشانیوں کا بھی انتظار کرو جو پے در پے اس طرح ظاہر ہوں گی جیسے کسی لڑی کا دھاگہ ٹوٹ جائے اور پے در پے دانے گرنے لگے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے اور اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ (مرد) ریشمی لباس پہننے لگیں گے۔ (ترمذی شریف)

﴿حدیث شریف﴾ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے مہاجرین! پانچ چیزوں میں جب تم مبتلا ہو جاؤ اور خدا تعالیٰ نہ کرے کہ تم مبتلا ہو (تو پانچ چیزیں بطور نتیجہ ظاہر ہوں گی پھر ان کی تفصیل فرمائی کہ) جب کسی قوم میں کھلم کھلا بے حیائی کے کام ہونے لگیں تو ان میں ضرور طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیلنے لگیں گی جو ان کے باپ داداؤں میں کبھی نہیں ہوئیں۔ اور جو لوگ اپنے

Marfat.com

مالوں کی زکوٰۃ روک لیں گے ان سے بارش روک لی جائے گی۔(حتیٰ کہ)اگر چوپائے (گائے ،بیل، گدھا، گھوڑا) وغیرہ نہ ہوں تو بالکل بارش نہ ہو اور جو قوم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کے عہد کو توڑ دے گی خدا تعالیٰ ان پر غیروں میں سے دشمن مسلط کر دے گا۔ جو ان کی بعض مملوکہ چیزوں پر قبضہ کرے گا اور جس قوم کے با اقتدار لوگ اللہ تعالی کی کتاب کے خلاف فیصلے دیں گے اور احکام خداوندی میں اپنا اختیار و انتخاب جاری کریں گے تو وہ خانہ جنگی میں مبتلا ہوں گے۔ (ابن ماجہ)

مشاہدات اور جدید تحقیقی انکشافات

ان احادیث کے پڑھنے کے بعد میں آپ سے کچھ سوالات کرتا ہوں ان پر غور فرمایئے گا کہ کیا ہم سب ان کاموں میں مبتلا نہیں ہیں۔

1. کیا ہمارے حکمرانوں نے مالِ غنیمت کو گھر کا مال نہیں سمجھ لیا؟
2- کیا ہم دوسرے کے مال کو اپنا مال کہہ کر نہیں کھا جاتے؟
3- کیا ہم نے زکوٰۃ کو بوجھ اور تاوان نہیں سمجھا؟
4- کیا ہم نے دینی تعلیم دنیا حاصل کرنے کیلئے نہیں حاصل کی؟
5- کیا ہم نے بیوی کی غلامی اور ماں باپ کو تنگ کرنا شروع نہیں کیا؟
6- کیا ہم نے اپنے دوستوں کو اپنے والد پر فوقیت نہیں دی؟
7- کیا ہم مسجد میں دنیا کی باتیں کر کے شور نہیں مچاتے؟
8- کیا خاندان کا ذلیل آدمی خاندان کا سرپرست نہیں بن گیا؟
9- کیا ناچ گانا ہر گھر میں شروع نہیں ہو گیا؟
10- کیا ہم نے شراب کا نام بدل کر اس کا استعمال شروع نہیں کر دیا؟
11- کیا ہماری آنے والی نسلیں نیک لوگوں کو برا بھلا نہیں کہتیں؟

Marfat.com

12- کیا ہمارے گھروں میں جوان اولاد کے سامنے بے حیا پروگرام ٹی وی پر نہیں چلتے؟
13- کیا ناپ تول میں کمی اور کپڑوں کو کھینچ کھینچ کر نہیں ناپا جاتا؟
14- کیا ہم نے کبھی ایمانداری کیساتھ غریبوں کے گھروں میں زکوٰۃ پہنچائی؟
15- کیا ہم پر ظالم جابر حکمران جو قوم کے اموال پر قبضہ اور اسلام کے خلاف فیصلے نہیں کرتے؟

ان تمام باتوں کا جواب ہاں میں ہوگا کیونکہ ہم اس میں ملوث اور ان تمام باتوں کا شکار ہیں اسی لیے ہم ان عذابات کا شکار ہیں۔

1- کیا ہم پر قتل وغارت گری کا عذاب نہیں آیا؟
2- کیا ہم قحط سالی اور بارش نہ ہونے کے عذاب میں گرفتار نہیں ہیں؟
3- کیا ہم پر ظالم حکمران مسلط نہیں جو کسی کی نہیں سنتے؟
4- کیا ہم پر طوفان، کالی آندھی، زلزلہ، طاعون اور کئی بیماریاں عذاب بن کر نہیں آئیں؟
5- کیا ہمارے کاروبار اور اموال میں برکتیں ختم نہیں ہوگئیں؟
6- کیا ہم ایک دوسرے کے دشمن نہیں ہوگئے اور محبتیں نفرتوں میں نہیں بدل گئیں؟
7- کیا ہماری اولاد ہماری نافرمان اور باغی نہیں ہوگئی؟
8- کیا ہم حادثاتی اموات اور زمینی آسمانی مصیبتوں کا شکار نہیں ہیں؟
9- کیا ہم پر جنگ کے بادل اور اسکا خوف نہیں منڈلا رہا؟
10- کیا ہم پر قوم پرستی، نسل پرستی اور فتنہ پرستی کا عذاب نہیں آیا؟

ان سب عذابات کا پوری قوم شکار ہے اور اسکی پیشن گوئی میرے سرکار اعظم (ﷺ) نے آج سے چودہ سو سال پہلے اپنی نور والی آنکھوں سے دیکھ کر دی تھی اور یقیناً یہ سب کچھ ہو رہا ہے یہ سب میرے سرکار اعظم (ﷺ) کا علم غیب ہے دن رات میں بدل سکتا ہے سورج چاند میں بدل سکتا ہے مگر میرے سرکار اعظم (ﷺ) نے جو ارشاد فرمایا وہ کبھی نہیں بدل سکتا۔

Marfat.com

بے شک ہے۔

وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پر لاکھوں سلام

ہے میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کسی کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

﴿وعدہ پورا کرنا اور جدید تحقیق﴾

جب کسی مسلمان سے وعدہ کیا جائے تو اسے پورا کیا جائے۔ اللہ عزوجل قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ ترجمہ: بے شک وعدوں کے بارے میں پوچھا جائیگا۔ (پارہ نمبر 15 سورہ بنی اسرائیل)

﴿حدیث شریف﴾ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اعظم (ﷺ) نے فرمایا جس میں چار باتیں ہوں گی وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان چاروں میں سے ایک خصلت ہوگی تو اس میں نفاق کی ایک ہی عادت ہے یہاں تک کہ اس کو چھوڑ دے ایک تو یہ کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ دوسرا یہ کہ جب اقرار کرے تو اس کے خلاف کرے تیسرا یہ کہ جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے چوتھا یہ کہ جب جھگڑا کرے تو ناحق کرے۔ (مسلم شریف بخاری شریف: کتاب الایمان)

﴿حدیث شریف﴾ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن ہر عہد شکنی کرنے والے کے لئے ایک جھنڈا ہوگا کہا جائے گا کہ یہ فلاں شخص کی عہد شکنی کی علامت ہے۔ (سنن دارمی صفحہ نمبر 358 طبع کراچی)

﴿جدید تحقیق﴾ وعدہ خلافی کرنا ہر کسی کے نزدیک برائی ہے کیونکہ اس کے بہت سے نقصانات ہیں اور وعدہ پورا کرنے کے فوائد ہیں۔ ﴿ا......﴾ وعدہ پورا کرنے پر خوشی ہوتی ہے اور وعدہ خلافی کرنے پر ندامت اور پشیمانی ہوتی ہے۔

Marfat.com

۲...... وعدہ پورا کرنے سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے اور وعدہ خلافی کرنے پر نفرت اور بد گمانی پیدا ہوتی ہے۔

۳...... وعدہ پورا کرنے والوں کو لوگ پسند کرتے ہیں اور وعدہ خلافی کرنے والے کا وقار ختم ہو جاتا ہے۔

۴...... کاروبار میں وعدہ خلافی کرنے والوں کو لوگ کاروباری نہیں سمجھتے۔

۵...... دوستی میں وعدہ خلافی کرنے والوں کو بے وفا سمجھا جاتا ہے۔

۶...... اچھا اور سچا آدمی اپنے سچے وعدے کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے۔

۷...... اسلام نے وعدہ خلافی کرنے والے کو منافق قرار دیا ہے۔

الغرض کہ سچے وعدے سے انسان پہچانا جاتا ہے اسلام نے ہمیشہ وعدہ خلافی کی مذمت کی ہے۔

لمحہ فکریہ

اللہ اللہ! آپ کے سامنے ایک سو ایک سنتوں پر سائنسی تحقیق اور ماہرین کے حوالے اور ان کے مضامین جو ریسرچ شدہ ہیں پیش کیے میرے سرکار (ﷺ) کی ہر ادا وہ مبارک ادا ہے جس پر مسلمانوں نے تو عمل نہ کیا مگر موجودہ سائنس نے اس بات کا اقرار کیا کہ مسلمانوں کے نبی (ﷺ) کے فرمان ان کی سنتوں میں اس قدر حکمتیں اور فوائد موجود ہیں کہ اگر اس کو انسان اپنا لے تو وہ کبھی بھی برے امراض میں مبتلا نہیں ہوگا بلکہ گندی بیماری کا لگنا درکنار گندی بیماری اس کے قریب سے بھی نہیں گزرے گی۔

اللہ اکبر! اس بات کو آپ سب تسلیم کریں گے کہ ہمارے آقا (ﷺ) نے بدترین کافروں کو جب اپنے کردار سے منوالیا اور انہوں نے بھی اقرار کیا اور آج چودہ سو سال گزرنے کے بعد موجودہ سائنس سے بھی اپنی سنتوں کے فوائد و برکات منوا لیئے یہ بھی تو کمال مصطفیٰ

Marfat.com

(صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔

مگر افسوس صد افسوس کہ آج کے نوجوان جو سائنس کے پیچھے دوڑتے ہیں سائنس کو دیوانگی کی حد تک مانتے ہیں اس پر مہارت اور جانکاری رکھنے کی دل میں چاہت رکھتے ہیں سائنسی بات کو فوراً قبول کرلیں گے یوں لگتا ہے کہ سائنس کو اپنی زندگی کا حصہ سمجھ بیٹھے ہیں مگر انہی نوجوانوں نے سنت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پس پشت ڈال دیا ہے سنتوں پر عمل کرنے والوں کو طعنہ دیئے جاتے ہیں سنتوں کا مذاق اڑایا جاتا ہے نام بگاڑ بگاڑ کر سنتوں پر عمل کرنے والوں کے نام لئے جاتے ہیں انہیں کم عقل اور بیوقوف سمجھا جاتا ہے عمامہ شریف کو پاگڑا یا پگڑی تحقیری الفاظ سے بولتے ہیں سنتوں بھرے شہنشاہوں والے لباس کو فقیروں کا لباس کہا جاتا ہے۔

کیا یہ افسوس کی بات نہیں ہے کہ ہم سائنسی باتوں کو سچ مانیں سائنسی علوم سیکھنے کے لئے اولاد کو لاکھوں روپے کی کتابیں خرید کر دیں خوب خوب محنتیں کریں اور سرکار دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت کا (جنہوں نے رو رو کر ہمارے لئے دعائیں کیں پیدا ہوتے ہی امت کی مغفرت کی دعا کی ساری زندگی صحرا میں مجلس میں گھر میں مسجد میں اور یہاں تک کہ شب معراج میں اپنے رب جل جلالہٗ کے دیدار کے موقع پر بھی اپنی امت کے لئے مغفرت کی دعائیں کیں یہی نہیں بلکہ قبر انور کے اندر بھی آقا ہمارے لئے دعا گو ہیں اور میدان محشر میں بھی ہمارے لئے وسیلہ بخشش بنیں گے) کیا ہم پر ان کا اتنا بھی حق نہیں ہے کہ ہم دل و جان سے آپ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنتوں کو اپنائیں۔

ہاں اگر کوئی شخص عمامہ باندھ کر داڑھی رکھ کر الٹے سیدھے کام کرتا ہے تو عمامہ اور داڑھی غلط نہیں وہ شخص غلط ہے۔ اس کو ایسا نہیں کرنا چاہیے ان سنتوں کا ادب و احترام کرنا چاہیے ہمیں یہ کوشش کرنا چاہئے کہ ہم سنتوں کا مذاق نہیں اڑائیں۔

یاد رکھئے! کہ امام ملت حضرت امام رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جو شخص سرکار دو

Marfat.com

عالم (ﷺ) کی کسی سنت کا مذاق اڑائے گا خوف ہے کہ وہ بے ایمان مرے گا یعنی کفر پر مرے گا آپ کو سن کر حیرت ہوگی کہ غیروں نے آج سرکار دو عالم (ﷺ) کی سنتوں پر تحقیق کر کے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا ہے۔

اے میرے بھائیو! آج سے ہم سب مل کر یہ عہد کریں کہ جس قدر ہو سکے گا سرکار دو عالم (ﷺ) کی سنتوں پر عمل کریں گے دنیا کی پروا نہیں کریں گے کیونکہ حضور اکرم (ﷺ) کی سنتیں رنج و غم کا علاج ہیں بیماریوں کی دوا ہیں حکمتوں کی برسات اور برکتوں کا دریا ہیں دنیا میں عزت کا ذریعہ ہیں بلاؤں سے چھٹکارا ہیں آخرت میں بخشش کا سرمایہ ہیں اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہیں سرکار دو عالم (ﷺ) کی رضا کا باعث ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی محبت کا ثبوت ہیں الغرض کہ ایمان کی حفاظت کا نسخہ ہیں۔

اے اللہ تبارک وتعالیٰ ! ہمیں سرکار دو عالم (ﷺ) کی سنتوں پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرما اور اسی پر ہمیں موت دے۔

آمین ثم آمین. بجاه حبیبک سید المرسلین (ﷺ)

الفقیر محمد شہزاد قادری ترابی غفرلہٗ

24 ذوالحجہ 1423ھ بمطابق 26 فروری 2003ء بروز شب بدھ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اللہ تعالیٰ اعلمُ بالصواب وأو کما قال رسول اللہ عنیه الصلوٰۃ والسلام فی الاحادیث کتبتُ فی هذا الکتاب.

Marfat.com

☆......خوشخبری......☆

تحریک تحفظ اسلام کے زیر اہتمام ہر دوسرے ماہ ایک علمی رسالہ تحفظ اسلام کے نام سے شائع ہوتا ہے اس رسالے میں فہم القرآن ،فہم الحدیث آپ کے سوالات کے جوابات سائنس،ٹیکنالوجی ،کمپیوٹر ،تعلیم،طب و صحت ،ذہنی آزمائش ،منتخب اشعار،اسلامی ہیرو کی کہانیاں،اصلاف کے واقعات اورکارنامے اور دیگر عنوانات پر مبنی ہوتا ہے۔

لہٰذا آپ حضرات اسے ضرور خرید فرمائیں ۔''تحفظ اسلام''اہلسنت کے تمام مکتبوں سے طلب کر سکتے ہیں۔

Marfat.com

اللہ (ﷺ) مظلوم کی تو میں مدد کرتا ہوں ظالم کی کیوں مدد کروں۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا تو اس کو ظلم سے روک۔ تیرا اس کو ظلم سے باز رکھنا ہی مدد کرنا ہے۔ (مسلم شریف)

﴿بھوکوں، بیماروں اور قیدیوں کے حقوق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے فرمایا کہ بھوکوں کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی عیادت کرو اور قیدیوں کو چھڑاؤ۔ (بخاری شریف)

﴿میت کے حقوق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے فرمایا کہ جو جنازہ کی نماز پڑھے اور ساتھ نہ جائے اس کو ایک قیراط کا ثواب ہے، اور جو ساتھ جائے اس کو دو قیراط کا ثواب ہے۔ کسی نے پوچھا دو قیراط کیا ہیں؟ فرمایا کم از کم احد پہاڑ کے برابر ہے۔ (مسلم شریف)

﴿انتقال کر جانے والوں کے حقوق﴾

﴿حدیث شریف﴾ حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم (ﷺ) نے فرمایا قبروں کی زیارت کرو کیونکہ اس سے آخرت کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ (ابن ماجہ)

﴿انسانی حقوق اور جدید تحقیق﴾

اسلام دنیا کا واحد ایسا مذہب ہے جو الگ ہر کسی کے حقوق کے تحفظ کا حکم دیتا ہے۔ انسانوں کے حقوق، بھائی بہنوں کے حقوق، والدین کے حقوق، اولاد کے حقوق، پڑوسیوں کے حقوق، مظلوموں کے حقوق، بیوہ کے حقوق، یتیموں کے حقوق، میت کے حقوق

Marfat.com

اور پھر قبر میں جانے کے بعد مرحومین کے حقوق کی حفاظت کی بھی تعلیم بھی دیتا ہے۔

دنیا کے سینکڑوں مذاہب کی سینکڑوں کتابوں میں کوئی ایک کتاب بھی دکھادی جائے جس میں مکمل طور پر علیحدہ علیحدہ تمام لوگوں کے حقوق کو تحفظ دیا گیا ہے۔ اس بات کو دنیا بھر کے لیڈراور بدمذہب بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اسلام نے کائنات کو کیا کیا دیا۔

١...... عورتیں زندہ دفن کردی جاتی تھیں اسلام نے انہیں زندگی اور مقام دیا۔

٢...... مظلوموں کو ظلم کے اندھیرے سے نکالا۔ ایک دوسرے کی جان کے پیاسوں کو ایک دوسرے پر جان نچھاور کرنے والا بنادیا۔

٣...... عربی کو عجمی پر اور کالے پر گورے کو کبھی فوقیت نہیں دی۔

٤...... بیوہ کو عزت دی اور یتیموں، مسکینوں کو سینے سے لگانا سکھایا۔

٥...... ماں باپ کا ادب اور بڑوں کا ادب سکھایا۔

٦...... پڑوسیوں کے حقوق اوران کا خیال رکھنا سکھایا۔

٧...... کسی کو تکلیف دینے سے اور تنگ کرنے سے روکا۔

٨...... بیماروں کی عیادت اور مرنے والوں کے ساتھ تعزیت کرنے کا حکم دیا۔

٩...... مرنے کے بعد اس کی قبر پر جانے اور ایصالِ ثواب کا بھی حکم دیا۔

١٠...... بچے کے پیدا ہونے سے لے کر قبر میں جانے تک کا ضابطہ اخلاق دیا۔

کوئی شخص بھی ایسا کوئی مذہب دکھادے جو اسقدر وسعتیں اور ضابطۂ حیات دیتا ہو نہیں وہ اسلام ہی ہے جو خوشبو ہے اور خوشبو کی طرح پھیلتا ہے جو مقناطیس ہے جو لوگوں کو اپنی جانب کھینچتا ہے۔

انہی خصوصیات کی وجہ سے آجکل یورپ میں خصوصاً امریکہ، برطانیہ اور جرمنی جیسے ملکوں میں اسلام پھیلتا جارہا ہے یہود و نصاریٰ کی نوجوان نسل اسلام کیطرف آرہی ہے۔ جدید

Marfat.com

تحقیق اور سروے رپورٹ کے مطابق اس وقت امریکہ اور برطانیہ جیسے ملکوں میں اسلام سب سے بڑا مذہب ہے۔ امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد بائیس لاکھ اور برطانیہ میں مسلمانوں کی تعداد ستر لاکھ ہے۔

﴿مراقبہ اور جدید تحقیق﴾

مراقبے سے مراد کچھ دیر بیٹھ کر سوچ بچار کرنا کہ یہ ہم کیا کر رہے ہیں اور ہمیں کیا کرنا چاہئے، آگے ہم کیا کریں تو ترقی کر سکتے ہیں یہ کام یعنی مراقبہ ہر لحاظ سے کیا جاتا ہے دینی طریقے سے بھی اور دنیاوی طریقے سے بھی۔

نبیوں کے پیشوا سرکارِ اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی ظاہری حیات میں اپنے گھر میں اور غاروں میں مراقبہ فرماتے تھے۔

انبیاء کرام علیہم السلام بھی دینِ حق کے پھیلاؤ کے لئے جن میں حضرتِ نوح، حضرتِ عیسیٰ، حضرتِ موسیٰ، حضرتِ ابراہیم علیہم السلام شامل ہیں مراقبہ فرماتے رہے۔

صحابہء کرام علیہم الرضوان، تابعین اور اولیائے کرام نے بھی چالیس دن تک اور بعضوں نے اسی دنوں تک گوشہء تنہائی میں مراقبے اور غور وفکر کیے۔ مراقبے سے دل کو سکون، ترقی کی منزلیں، آگے بڑھنے کا حوصلہ، صبر واستقامت اور منزلِ مقصود پر پہنچنا نصیب ہوتا ہے۔

وضو کر کے، خالی پیٹ، خوش الحانی کے ساتھ، گوشہء تنہائی میں اور فجر کے بعد کے وقت مراقبہ کریں اس سے آپ کو مراقبے کے فوائد نظر آئیں گے کیونکہ بغیر فوائد کے اتنی بڑی محنت کوئی معنی نہیں رکھتی اسی طریقے پر مراقبے کے فوائد اور اس کے کرنے سے مسائل کا حل اور سکون وطمانیت نصیب ہونے پر سائنسی تحقیق بھی موجود ہے۔

﴿سائنسی تحقیق﴾ ماہرین نے مراقبے کو ذہنی دباؤ کے مریضوں پر آزمایا۔ ذہنی دباؤ کے

Marfat.com

مریض ہمیشہ اپنی منفی سوچ کی وجہ سے دباؤ بڑھاتے رہتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اپنے منفی طریق زندگی کو پسِ پشت ڈال کر کسی ایک چیز پر اپنی توجہ مرکوز کرتا ہے تو وہ ضرور آرام محسوس کریگا اور یہی چیز اس کو تندرستی کی طرف لے جائے گی۔ مراقبہ اگر مکمل توجہ سے کیا جائے تو بے چینی، شدید خوف کا احساس اور کھلی جگہ کا خوف جیسی علامات کم ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

مراقبے کی طاقت ذہنی دباؤ کے مریضوں کو ٹھیک کرنے میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے یہ طاقت بھی سائنسی اصولوں پر مبنی ہے۔ جب بھی آپ کو ناگہانی تکلیف یا حادثے کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو آپ کا دماغ فوراً ایڈرینال گلینڈ کو ہارمون مہیا کرنے کا اشارہ کر دیتا ہے جب آپ کا دل بھاری پن محسوس کرتا ہے۔ بلڈ پریشر فوراً بڑھ جاتا ہے، عضلات میں تناؤ آ جاتا ہے، خون کا بہاؤ کم ہو جاتا ہے، اور آپ پسینے میں تر بتر ہو جاتے ہیں۔ دماغی آرام سے اعصاب کو آرام آتا ہے، جس سے انسان کے اندر جنگ ہو رہی ہوتی ہے اس کو روک دیتا ہے، اگر آپ مراقبے کے عادی ہو چکے ہیں تو اوپر والے بیان کردہ حالات میں اپنے آپ پر جلد قابو پائیں گے۔

﴿مراقبہ کوئی مشکل عمل نہیں ہے﴾

مراقبہ سے وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو دل سے توجہ سے مراقبہ کرتے ہیں مراقبہ کرنے سے کبھی اگر فائدہ نہ بھی پہنچے تو بھی اس میں نقصان نہیں ہے البتہ کہیں نہ کہیں فائدہ ضرور ہوتا ہے۔ ہر شخص مراقبہ کر سکتا ہے۔

روزانہ بیس منٹ کا مراقبہ ہر کسی کیلئے آسان اور اچھا ہے تاکہ انسان کے خیالات اس کے سامنے آئیں، آگے کچھ کرنے کا حوصلہ بیدار ہو اور برے حالات کے لئے ایک ذہن بنا ہوا ہوتا کہ اس پر قابو پانا آسان ہو۔

ماہرین کہتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی ذہنی دباؤ کا شکار ہو جائے اور ذہنی طور پر کوئی فیصلہ کرنے کے قابل نہ ہو تو مراقبہ کرنے سے ان دونوں حالتوں سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔

Marfat.com

مراقبے کا عمل آپ کے اندر خوشی کا احساس بیدار کرتا ہے۔ خوشی اس وقت ہوتی ہے جب کوئی وجہ ہو مثلاً آپ کو ابھی اچھی نوکری مل جائے، آپ اپنی پسند اور خواہش کے مطابق کوئی چیز خرید لیں۔ جب خوشی بغیر کسی وجہ کے ہو تو اِسے آپ خوشی سے بہتر کوئی نام دے سکتے ہیں مثلاً قناعت۔

اذان بھلائی کی جانب بڑھانے کی آواز اور تحقیق

حدیث شریف حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تک کوئی انسان اور جن اور دوسری چیزیں مؤذن کی آواز سُنتی ہیں وہ قیامت کے روز مؤذن کے حق میں گواہی دیں گے۔ (بخاری شریف)

حدیث شریف حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سرکارِ اعظم (ﷺ) سے سُنا فرما رہے تھے جب شیطان اذان کی آواز سُنتا ہے تو بھاگتا ہے۔ یہاں تک کہ روحاء تک پہنچ جاتا ہے۔ (راوی کہتے ہیں کہ روحاء مدینہ سے 36 میل ہے)۔

(بحوالہ مسلم شریف)

حدیث شریف حضرت عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے پروردگار کو چرواہے سے بڑا تعجب ہوتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے میرے اس بندے کی طرف دیکھ جو اذان دے رہا ہے اور نماز پڑھ رہا ہے۔ یہ مجھ سے ڈرتا ہے میں اس بندے کو بخش دوں گا اور اسکو جنت میں داخل کرونگا۔ (ابوداؤد، نسائی)

حدیث شریف حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سرکارِ

Marfat.com

اعظم (ﷺ) کو فرماتے سُنا قیامت کے دن موذن سب سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے۔ (سلم شریف)

اذان نماز کی طرف بُلانے کا طریقہ ہے اسکا عام مطلب خبردار اور آگاہ کرنا ہے لیکن شرعاً مخصوص الفاظ کیساتھ نماز کے وقت کی عام لوگوں کو اطلاع دینے کا نام ہے اذان درحقیقت اصول اسلام کی اشاعت اور اعلان ہے اذان کے ذریعے مسلمانوں کو دور نزدیک سے اطلاع دی جاتی ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا وقت آ گیا ہے لٰہذا ہر کام چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی یاد کی طرف آ جاؤ یہ ایک ایسا طریقہ ہے کہ جس میں کشش اور سادگی ہے اور مسلمان اذان سُنتے ہی مسجدوں میں کھنچتے چلے آتے ہیں۔

﴿برٹش گورنمنٹ اور اذان﴾

برٹش حکومت کے دور میں ایک کیس سامنے آیا ایک علاقے میں مندر اور مسجد آمنے سامنے تھیں آپ کو معلوم ہے کہ مساجد میں صرف مقررہ اوقات میں ہی اذان کا وقت ہوتا مندر میں گھنٹے بجنا شروع ہو جاتے آخر کار یہ معاملہ برٹش حکومت کے سامنے آیا برٹش حکومت کے اعلیٰ حکام کی ایک ٹیم تحقیقات کیلئے نکلی سب سے پہلے وہ مندر میں گئی اندر جا کر انہوں نے گھنٹے بجوانے کا حکم دیا حکام کے کہنے پر مندر کے گھنٹے بجوائے گئے۔ پھر وہ لوگ یعنی اعلیٰ برٹش حکام مسجد کی جانب گئے مسجد میں داخل ہونے ہی والے تھے کہ خادم مسجد نے ان سے کہا کہ جوتے باہر اتاریئے پھر مسجد میں داخل ہوں چنانچہ حکام نے جوتے اتارے اور مسجد میں داخل ہوئے۔ خادم مسجد سے کہا ہمیں اذان سنائی جائے خادم نے کہا کہ اذان ہر وقت نہیں دی جاتی بلکہ خاص وقتوں میں اور خاص مقامات پر دی جاتی ہے لہذا ہم اس وقت اذان نہیں دے سکتے یہ سن کر اعلیٰ حکام چلے گئے۔

اسکے بعد برٹش حکومت نے یہ آرڈر جاری کیا کہ جس وقت مسلمان اذان دیتے ہیں

Marfat.com

اس وقت مندر کے گھنٹے نہ بجائے جائیں اس طرح مسلمانوں کے حق میں فیصلہ دیا گیا اور اذان کی برکت سے مسلمانوں کو سرخروئی نصیب ہوئی۔

اذان اسلامی شعار ہے اگر خوش الحانی سے دی جائے تو کیف وسرور بھی نصیب ہوتا ہے کسی مذہب میں گھنٹے کسی مذہب میں ڈھول کسی مذہب میں گھنٹیاں اور کسی مذہب میں آگ روشن کی جاتی ہے مگر اسلام واحد مذہب ہے جس میں پاک وصاف ہو کر باادب طریقے سے مسلمانوں کو یہ ندا دی جاتی ہے کہ آؤ بھلائی کی طرف آؤ فلاح کی طرف۔

اچھی نیت اور جدید سائنسی تحقیق

حدیث شریف سرکار دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ (بخاری شریف)

امام بخاری علیہ الرحمتہ حدیث کے جید اور قد آور امام ہیں آپ نے بخاری شریف جیسی کتاب جس میں مستند احادیث کا ذخیرہ موجود ہے اور یہ کتاب قرآن مجید فرقان حمید کے بعد سب سے بڑی اور مستند مانی جاتی ہے اتنی معتبر کتاب کو شروع کرنے کے لیے آپ نے اس حدیث کا انتخاب کیا جو ہم نے اوپر تحریر کی ہے۔

احادیث میں آتا ہے جس کا مفہوم یوں ہے کہ جب بندہ کسی نیک کام کی نیت کرتا ہے تو اسی وقت ایک نیکی اسکے لئے لکھ دی جاتی ہے اور اگر کوئی شخص گناہ کی نیت کرتا ہے تو گناہ نہیں لکھ دیا جاتا یہاں تک کہ وہ گناہ کر لے۔ معلوم ہوا کہ اچھی نیت کا اجر ملتا ہے اور بری نیت کا گناہ نہیں ملتا جب تک اس پر عمل نہ کر لیا جائے۔

نیت کا اثر پھلوں پر بھی ہوتا ہے

نوشیرواں بادشاہ ایک دن اپنے ملک کی سیر کے لیے نکلا سیر کرتے وقت وہ ایک باغ

Marfat.com

میں پہنچا جب اس نے باغ دیکھا تو باغ کے اندر جانے کا اشتیاق ہوا باغ میں پھلوں کے درخت دیکھے چنانچہ انار کھانے کا دل ہوا اس نے خادم سے انار منگوایا باغ کے مالی نے انار توڑ کر بادشاہ کو دیا وہ پھل جب بادشاہ نے کھایا تو چونک گیا کہ اتنا میٹھا اور رسدار پھل ہماری مملکت میں موجود ہے۔ یکا یک اس نے دل میں ارادہ کیا کہ اس باغ پر قبضہ کر لیا جائے تا کہ ہمارا جب دل چاہے پھل کھاتے رہیں۔ دل میں یہ ارادہ کر لیا تھا اس کے بعد دوبارہ انار منگوایا جب بادشاہ نے انار کھایا تو بالکل بدمزہ اور بغیر رس والا تھا۔ جب اس نے ایسا پھل دیکھا تو سوچنے لگا کہ ابھی ابھی رس بھرا اور میٹھا پھل تھوڑی ہی دیر میں مزہ بدل گیا مالی سے دریافت کیا کہ یہ کیا وجہ ہے؟ مالی نے کہا جب میں نے پہلا انار دیا تو اس وقت بادشاہ سلامت کی نیت اچھی تھی مگر بعد میں بادشاہ سلامت کی نیت خراب تھی جسکا اثر پھلوں پر بھی ہوتا ہے اچھی نیت کا اثر اچھا اور بری نیت کا برا اثر۔

﴿نیت اور یورپی ماہرین کی تحقیق﴾

''ڈاکٹر لیڈی ٹر جوہرا'' جو کہ سائیکالوجی کے ماہرین میں شمار ہوتے ہیں انکا تجربہ ہے کہ ہوٹل کا کھانا کبھی بھی جسم اور صحت کے لیے شفاء کا ذریعہ نہیں بن سکتا۔ کیونکہ ہوٹل والے کی نیت گاہک کی جیب سے زیادہ سے زیادہ رقم وصول کرنا ہوتی ہے۔ میرا سائنسی تجربہ کہتا ہے کہ اس کھانے میں قطعی شفاء اور برکت نہیں ہو سکتی۔

﴿علم غیب رسول (ﷺ) اور جدید تحقیق﴾

﴿القرآن﴾ ترجمہ: ''یہ نبی (ﷺ) غیب کی خبر بتانے میں بخیل نہیں''۔ قرآن کی اس آیت سے ثابت ہے کہ سرکار اعظم (ﷺ) اللہ کی عطا سے غیب کا علم جانتے ہیں اس کے علاوہ غیبی باتوں پر مبنی احادیث اور اس پر تحقیق اور مشاہدات بیان کیے جائیں گے۔

Marfat.com

حدیث شریف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سرکار اعظم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ جب مال غنیمت کو (گھر کی دولت) سمجھا جانے لگے امانتیں مال غنیمت سمجھ کر دبالی جایا کریں زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے دینی تعلیم دنیا کے لیے حاصل کی جائے انسان اپنی بیوی کی اطاعت کرنے لگے اور ماں کو ستائے دوست کو قریب کرے اور باپ کو دور کرے مسجدوں میں (دنیا کی باتوں کا) شور ہونے لگے قبیلہ (خاندان) کے سردار بدترین لوگ بن جائیں کمینے قوم کے حکمراں ہو جائیں انسان کی عزت اسلئے کی جائے کہ وہ شرارت نہ پھیلادے۔ گانے بجانے والی عورتیں اسلئے گائیں کہ سامان کی کثرت ہو جائیں شرابیں پی جانے لگیں بعد میں آنے والے لوگ امت کے پچھلے نیک لوگوں پر لعنت کرنے لگیں تو اس زمانے میں سرخ آندھیوں اور زلزلوں کا انتظار کرو صورتیں مسخ ہو جانے زمین دھنس جانے اور آسمان سے پتھر برسنے کے بھی منتظر رہو اور ان عذابوں کے ساتھ دوسری نشانیوں کا بھی انتظار کرو جو پے در پے اس طرح ظاہر ہوں گی جیسے کسی لڑی کا دھاگہ ٹوٹ جائے اور پے در پے دانے گرنے لگے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے اور اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ (مرد) ریشمی لباس پہننے لگیں گے۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم (ﷺ) ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے مہاجرین! پانچ چیزوں میں جب تم مبتلا ہو جاؤ اور خدا تعالیٰ نہ کرے کہ تم مبتلا ہو (تو پانچ چیزیں بطور نتیجہ ظاہر ہوں گی پھر ان کی تفصیل فرمائی کہ) جب کسی قوم میں کھلم کھلا بے حیائی کے کام ہونے لگیں تو ان میں ضرور طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیلنے لگیں گی جو ان کے باپ داداؤں میں کبھی نہیں ہوئیں۔ اور جو لوگ اپنے

Marfat.com

مالوں کی زکوٰۃ روک لیں گے ان سے بارش روک لی جائے گی۔ (حتیٰ کہ) اگر چوپائے (گائے، بیل، گدھا، گھوڑا) وغیرہ نہ ہوں تو بالکل بارش نہ ہو اور جو قوم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کے عہد کو توڑ دے گی خدا تعالیٰ ان پر غیروں میں سے دشمن مسلط کر دے گا۔ جو ان کی بعض مملوکہ چیزوں پر قبضہ کرے گا اور جس قوم کے با اقتدار لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے خلاف فیصلے دیں گے اور احکام خداوندی میں اپنا اختیار و انتخاب جاری کریں گے تو وہ خانہ جنگی میں مبتلا ہوں گے۔ (ابنِ ماجہ)

مشاہدات اور جدید تحقیقی انکشافات

ان احادیث کے پڑھنے کے بعد میں آپ سے کچھ سوالات کرتا ہوں ان پر غور فرمایئے گا کہ کیا ہم سب ان کاموں میں مبتلا نہیں ہیں۔

1. کیا ہمارے حکمرانوں نے مالِ غنیمت کو گھر کا مال نہیں سمجھ لیا؟
2- کیا ہم دوسرے کے مال کو اپنا مال کہہ کر نہیں کھا جاتے؟
3- کیا ہم نے زکوٰۃ کو بوجھ اور تاوان نہیں سمجھا؟
4- کیا ہم نے دینی تعلیم دنیا حاصل کرنے کیلئے نہیں حاصل کی؟
5- کیا ہم نے بیوی کی غلامی اور ماں باپ کو تنگ کرنا شروع نہیں کیا؟
6- کیا ہم نے اپنے دوستوں کو اپنے والد پر فوقیت نہیں دی؟
7- کیا ہم مسجد میں دنیا کی باتیں کر کے شور نہیں مچاتے؟
8- کیا خاندان کا ذلیل آدمی خاندان کا سرپرست نہیں بن گیا؟
9- کیا ناچ گانا ہر گھر میں شروع نہیں ہو گیا؟
10- کیا ہم نے شراب کا نام بدل کر اس کا استعمال شروع نہیں کر دیا؟
11- کیا ہماری آنے والی نسلیں نیک لوگوں کو بُرا بھلا نہیں کہتیں؟

Marfat.com

12- کیا ہمارے گھروں میں جوان اولاد کے سامنے بے حیا پروگرام ٹی وی پر نہیں چلتے؟

13- کیا ناپ تول میں کمی اور کپڑوں کو کھینچ کھینچ کر نہیں ناپا جاتا؟

14- کیا ہم نے کبھی ایمانداری کیساتھ غریبوں کے گھروں میں زکوٰۃ پہنچائی؟

15- کیا ہم پر ظالم جابر حکمران جو قوم کے اموال پر قبضہ اور اسلام کے خلاف فیصلے نہیں کرتے؟

ان تمام باتوں کا جواب ہاں میں ہوگا کیونکہ ہم اس میں ملوث اور ان تمام باتوں کا شکار ہیں اسی لیے ہم ان عذابات کا شکار ہیں۔

1- کیا ہم پر قتل وغارت گری کا عذاب نہیں آیا؟

2- کیا ہم قحط سالی اور بارش نہ ہونے کے عذاب میں گرفتار نہیں ہیں؟

3- کیا ہم پر ظالم حکمران مسلط نہیں جو کسی کی نہیں سنتے؟

4- کیا ہم پر طوفان، کالی آندھی، زلزلہ، طاعون اور کئی بیماریاں عذاب بن کر نہیں آئیں؟

5- کیا ہمارے کاروبار اور اموال میں برکتیں ختم نہیں ہوگئیں؟

6- کیا ہم ایک دوسرے کے دشمن نہیں ہوگئے اور محبتیں نفرتوں میں نہیں بدل گئیں؟

7- کیا ہماری اولاد ہماری نافرمان اور باغی نہیں ہوگئی؟

8- کیا ہم حادثاتی اموات اور زمینی آسمانی مصیبتوں کا شکار نہیں ہیں؟

9- کیا ہم پر جنگ کے بادل اور اسکا خوف نہیں منڈلا رہا؟

10- کیا ہم پر قوم پرستی، نسل پرستی اور فتنہ پرستی کا عذاب نہیں آیا؟

ان سب عذابات کا پوری قوم شکار ہے اور اسکی پیشن گوئی میرے سرکار اعظم (ﷺ) نے آج سے چودہ سو سال پہلے اپنی نور والی آنکھوں سے دیکھ کر دی تھی اور یقیناً یہ سب کچھ ہو رہا ہے یہ سب میرے سرکار اعظم (ﷺ) کا علم غیب ہے دن رات میں بدل سکتا ہے سورج چاند میں بدل سکتا ہے مگر میرے سرکار اعظم (ﷺ) نے جو ارشاد فرمایا وہ کبھی نہیں بدل سکتا۔

Marfat.com

بے شک ۔

وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں اس کی نافذ حکومت پر لاکھوں سلام

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کسی کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

﴿وعدہ پورا کرنا اور جدید تحقیق﴾

جب کسی مسلمان سے وعدہ کیا جائے تو اسے پورا کیا جائے ۔ اللہ عزوجل قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے ۔ ترجمہ: بے شک وعدوں کے بارے میں پوچھا جائیگا ۔ (پارہ نمبر 15 سورہ بنی اسرائیل)

﴿حدیث شریف﴾ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اعظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جس میں چار باتیں ہوں گی وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان چاروں میں سے ایک خصلت ہو گی تو اس میں نفاق کی ایک ہی عادت ہے یہاں تک کہ اس کو چھوڑ دے ایک تو یہ کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے ۔ دوسرا یہ کہ جب اقرار کرے تو اس کے خلاف کرے تیسرا یہ کہ جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے چوتھا یہ کہ جب جھگڑا کرے تو ناحق کرے ۔ (مسلم شریف بخاری شریف: کتاب الایمان)

﴿حدیث شریف﴾ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن ہر عہد شکنی کرنے والے کے لئے ایک جھنڈا ہو گا کہا جائے گا کہ یہ فلاں شخص کی عہد شکنی کی علامت ہے ۔ (سنن دارمی صفحہ نمبر 358 طبع کراچی)

﴿جدید تحقیق﴾ وعدہ خلافی کرنا ہر کسی کے نزدیک برائی ہے کیونکہ اس کے بہت سے نقصانات ہیں اور وعدہ پورا کرنے کے فوائد ہیں ۔ ﴿ا......﴾ وعدہ پورا کرنے پر خوشی ہوتی ہے اور وعدہ خلافی کرنے پر ندامت اور پشیمانی ہوتی ہے ۔

Marfat.com

۲...... وعدہ پورا کرنے سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے اور وعدہ خلافی کرنے پر نفرت اور بد گمانی پیدا ہوتی ہے۔

۳...... وعدہ پورا کرنے والوں کو لوگ پسند کرتے ہیں اور وعدہ خلافی کرنے والے کا وقار ختم ہو جاتا ہے۔

۴...... کاروبار میں وعدہ خلافی کرنے والوں کو لوگ کاروباری نہیں سمجھتے۔

۵...... دوستی میں وعدہ خلافی کرنے والوں کو بے وفا سمجھا جاتا ہے۔

۶...... اچھا اور سچا آدمی اپنے سچے وعدے کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے۔

۷...... اسلام نے وعدہ خلافی کرنے والے کو منافق قرار دیا ہے۔

الغرض کہ سچے وعدے سے انسان پہچانا جاتا ہے اسلام نے ہمیشہ وعدہ خلافی کی مذمت کی ہے۔

لمحہ فکریہ

اللہ اللہ! آپ کے سامنے ایک سو ایک سنتوں پر سائنسی تحقیق اور ماہرین کے حوالے اور ان کے مضامین جو ریسرچ شدہ ہیں پیش کیے میرے سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہر ادا وہ مبارک ادا ہے جس پر مسلمانوں نے تو عمل نہ کیا مگر موجودہ سائنس نے اس بات کا اقرار کیا کہ مسلمانوں کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فرمان ان کی سنتوں میں اس قدر حکمتیں اور فوائد موجود ہیں کہ اگر اس کو انسان اپنا لے تو وہ کبھی بھی برے امراض میں مبتلا نہیں ہوگا بلکہ گندی بیماری کا لگنا درکنار گندی بیماری اس کے قریب سے بھی نہیں گزرے گی۔

اللہ اکبر! اس بات کو آپ سب تسلیم کریں گے کہ ہمارے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بدترین کافروں کو جب اپنے کردار سے منوالیا اور انہوں نے بھی اقرار کیا اور آج چودہ سو سال گزرنے کے بعد موجودہ سائنس سے بھی اپنی سنتوں کے فوائد و برکات منوا لیئے یہ بھی تو کمال مصطفیٰ

Marfat.com

(صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔

مگر افسوس صد افسوس کہ آج کے نوجوان جو سائنس کے پیچھے دوڑتے ہیں سائنس کو دیوانگی کی حد تک مانتے ہیں اس پر مہارت اور جانکاری رکھنے کی دل میں چاہت رکھتے ہیں سائنسی بات کو فوراً قبول کر لیں گے یوں لگتا ہے کہ سائنس کو اپنی زندگی کا حصہ سمجھ بیٹھے ہیں مگر انہی نوجوانوں نے سنت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پس پشت ڈال دیا ہے سنتوں پر عمل کرنے والوں کو طعنہ دیئے جاتے ہیں سنتوں کا مذاق اڑایا جاتا ہے نام بگاڑ بگاڑ کر سنتوں پر عمل کرنے والوں کے نام لئے جاتے ہیں انہیں کم عقل اور بیوقوف سمجھا جاتا ہے عمامہ شریف کو پاگڑ ایا پگڑی تحقیری الفاظ سے بولتے ہیں سنتوں بھرے شہنشاہوں والے لباس کو فقیروں کا لباس کہا جاتا ہے۔

کیا یہ افسوس کی بات نہیں ہے کہ ہم سائنسی باتوں کو سچ مانیں سائنسی علوم سیکھنے کے لئے اولاد کو لاکھوں روپے کی کتابیں خرید کر دیں خوب خوب محنتیں کریں اور سرکار دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت کا (جنہوں نے رو رو کر ہمارے لئے دعائیں کیں پیدا ہوتے ہی امت کی مغفرت کی دعا کی ساری زندگی صحرا میں مجلس میں گھر میں مسجد میں اور یہاں تک کہ شب معراج میں اپنے رب جل جلالہٗ کے دیدار کے موقع پر بھی اپنی امت کے لئے مغفرت کی دعائیں کیں یہی نہیں بلکہ قبر انور کے اندر بھی آقا ہمارے لئے دعا گو ہیں اور میدان محشر میں بھی ہمارے لئے وسیلہ بخشش بنیں گے) کیا ہم پر ان کا اتنا بھی حق نہیں ہے کہ ہم دل و جان سے آپ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنتوں کو اپنائیں۔

ہاں اگر کوئی شخص عمامہ باندھ کر داڑھی رکھ کر الٹے سیدھے کام کرتا ہے تو عمامہ اور داڑھی غلط نہیں وہ شخص غلط ہے۔ اس کو ایسا نہیں کرنا چاہیے ان سنتوں کا ادب و احترام کرنا چاہیے ہمیں یہ کوشش کرنا چاہئے کہ ہم سنتوں کا مذاق نہیں اڑائیں۔

یاد رکھئے! کہ امام ملت حضرت امام رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جو شخص سرکار دو

Marfat.com

عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کسی سنت کا مذاق اڑائے گا خوف ہے کہ وہ بے ایمان مرے گا یعنی کفر پر مرے گا آپ کو سن کر حیرت ہوگی کہ غیروں نے آج سرکار دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنتوں پر تحقیق کر کے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا ہے۔

اے میرے بھائیو! آج سے ہم سب مل کر یہ عہد کریں کہ جس قدر ہو سکے گا سرکار دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنتوں پر عمل کریں گے دنیا کی پرواہیں کریں گے کیونکہ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنتیں رنج وغم کا علاج ہیں بیماریوں کی دوا ہیں حکمتوں کی برسات اور برکتوں کا دریا ہیں دنیا میں عزت کا ذریعہ ہیں بلاؤں سے چھٹکارا ہیں آخرت میں بخشش کا سرمایہ ہیں اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہیں سرکار دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رضا کا باعث ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی محبت کا ثبوت ہیں الغرض، کہ ایمان کی حفاظت کا نسخہ ہیں۔

اے اللہ تبارک وتعالیٰ! ہمیں سرکار دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنتوں پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرما اور اسی پر ہمیں موت دے۔

آمین ثم آمین. بجاہ حبیبک سید المرسلین (صلی اللہ علیہ وسلم)

الفقیر محمد شہزاد قادری ترابی غفرلہ

24 ذوالحجہ 1423ء بمطابق 26 فروری 2003ء بروز شب بدھ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اللہ تعالیٰ اعلمُ بالصواب وأو کما قال رسول اللہ عنیہ الصلوٰۃ والسلام فی الاحادیث کتبتُ فی ھذا الکتاب۔

Marfat.com

﴿☆......خوشخبری......☆﴾

تحریک تحفظ اسلام کے زیر اہتمام ہر دوسرے ماہ ایک علمی رسالہ تحفظ اسلام کے نام سے شائع ہوتا ہے اس رسالے میں فہم القرآن ،فہم الحدیث آپ کے سوالات کے جوابات سائنس،ٹیکنالوجی ،کمپیوٹر ،تعلیم،طب و صحت ،ذہنی آزمائش ،منتخب اشعار،اسلامی ہیرو کی کہانیاں،اصلاف کے واقعات اور کارنامے اور دیگر عنوانات پر مبنی ہوتا ہے۔

لہٰذا آپ حضرات اسے ضرور خرید فرمائیں ۔''تحفظ اسلام'' اہلسنت کے تمام مکتبوں سے طلب کر سکتے ہیں۔

Marfat.com

Marfat.com

بارھویں صدی ھجری کی معرکۃ الآرہ

تفسیر

اہلسنت وجماعت کے عقائد کی بہترین عکاس ومؤید

تفسیر صاوی

پاکستان میں پہلی مرتبہ مکمل امانتداری کیساتھ

مکتبہ غوثیہ (ہول سیل)

کے زیر اہتمام:

عمدہ کاغذ، دیدہ زیب، طباعت اور
بہترین تزئین و آرائش کیساتھ شائع کی جارہی ہے۔

فون نمبر : 4926110-4910584
موبائل : 0300-2196801
Email:- maktabaghosia2004@yahoo.com
qasimhazarvi@hotmail.com

Marfat.com